یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

(جلد دوئم)

تقریریں

ترتیب

راشدہ مہہ گل

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ لاہور فون 5425372

کتاب ---------------- خطباتِ محسن (جلد دوئم)

تقریریں ---------------- سید محسن نقوی شہید

ترتیب ---------------- راشدہ مہہ گل

اہتمام ---------------- مولانا ریاض حسین جعفری

کمپوز ---------------- ادارہ منہاج الصالحین لاہور

کمپوزر ---------------- محمد حسنین عباس

اشاعت ---------------- 2001ء

تعداد ---------------- 1100

قیمت ---------------- 125روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین

دکان نمبر20 'فسٹ فلور' الحمد مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار'

لاہور- فون: 7225252

فہرست مجالس

حرفِ ناشر

ادارہ منہاج الصالحین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ محسن نقوی کی مجالس کو یکجا کر کے قارئین کرام' خاص کر محبان آلِ محمدؐ کی خدمت کر رہا ہے۔ یہ ''خطباتِ محسن'' کی جلد دوئم ہے۔

محسن نقوی کی شان میں کیا کہوں......؟ محسن کے لئے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ جتنا بلند پایہ شاعر ہے اتنا ہی بلند پایہ خطیب آلِ محمدؐ تھا۔ محسن کی شاعری کمال فکر کا دوسرا نام ہے' محسن ایک شاعر تھا جس کے کلام میں گہرائی اور لطافت کا وہ حسن ہے کہ سامعین جس سے محفوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

محسن کی شاعری لذت' لطافت' پاکیزگی اور بلندی کی رفعتوں کو چھوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ محسن نقوی نے شاعری اور خصوصیت کے ساتھ شبستان اہل بیتؑ میں ایسے پھول کھلائے ہیں کہ آج جب کے محسن نقوی ہمارے درمیان موجود نہیں......لیکن اس کی شاعری......اس کا خطاب......اس کے انفاظ......اس کی آواز......ہم سب کے اردگرد موجود ہے۔ اس کی آواز' اس کے الفاظ......کبھی نہیں مر سکتے......محسن نقوی کب مرا......؟ نہیں' وہ تو زندہ ہے' جب تک اس کی شعری...... اس کے الفاظ...... اس کی آواز بن کے زندہ رہیں گے۔ محسن کا کلام موجبہ الہام کی طرح' مدح اہل بیتؑ میں نفیس

ہے۔ اس کے خطاب میں وہ اوج و عروج ہے جو شاید کسی کو نہ مل سکے۔ اس کی رباعیات' اس کے قصیدے' اس کی نظمیں...... اس کی نثر سب انسانی ناطقے کا کمال ہے۔

محسن نقوی شاعری ہی میں نہیں حکمت و بلاغت' فلسفہ و منطق اور درس و تدریس میں بھی اپنا ایک مقام رکھتا ہے۔ جلد دوئم میں خطیب آلِ محمدؐ کے جن خطبات کو پیش کیا جا رہا ہے' یہ عشرہ اول کی مجالس ہیں جنہیں محسن نقوی نے شیخوپورہ میں امام بارگاہ ''شانِ حسینؑ'' میں پڑھا ہے۔ ان مجالس کی ترتیب و تزئین مومنہ آلِ محمدؐ محترمہ راشدہ مہہ گل نے دی ہے۔

ادارہ منہاج الصالحین کو علمی و تحقیقی کتب کی اشاعت کا شرف حاصل ہے۔ مدحت اہل بیتؑ میں مجالس کی اشاعت کا بیڑہ بھی ادارہ ہذا اٹھائے ہوئے ہے۔ سید محسن نقوی کی لافانی خطابت اور کمال فکر کی بے مثال شاعری کی اشاعت ہماری اشاعتی ترجیحات میں خاص مقام رکھتی ہے۔

اللہ رب العزت سے ہر دم دعا گو ہیں کہ وہ ہماری نیک کاوشوں' ہمارے سچے عقیدوں' ہمارے سچے جذبوں کو بہ تصدق چہاردہ معصومینؑ اور با تعاون مومنین و مومنات کامیابی و کامرانی عطا فرمائے' تاکہ ہم اپنے مشن کو بطریق احسن جاری و ساری رکھ سکیں۔

والسلام

دعا گو!

علامہ ریاض حسین جعفری

چیئرمین ادارہ منہاج الصالحین' لاہور

مجلس اول

حسینؑ جیسا تو کوئی نہیں

صلواۃ...... اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمد ؑ

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ پڑھیں! (نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

مزاج معلّٰی کی نفاستوں پر ناگوار نہ گزرے تو بلند آواز سے صلواۃ......!

ہم میں سے ہر انسان کسی نہ کسی موڑ پر' ہر انسان کسی نہ کسی روڈ پر' ہر انسان کسی نہ کسی رنگ میں' ہر انسان کسی نہ کسی ترنگ میں' ہر انسان کبھی نہ کبھی سفر میں' ہر انسان کبھی نہ کبھی حضر میں' ہر انسان کبھی نہ کبھی مشکل میں' ہر انسان کہیں نہ کہیں منزل پر' ہر انسان کبھی نہ کبھی' کہیں نہ کہیں' کسی نہ کسی موڑ پر' ہر انسان کسی پل' کسی کے ساتھ' کسی لمحے' ہر انسان مقروض ہے آلِ محمدؐ کے احسانات کا! (صلواۃ)

جس جس انسان کی لوحِ زمین پر' جس انسان کی قرطاس پر' جس انسان کے حافظہ کے صفحہ پر آلِ محمدؐ کے احسانات کا کوئی نقش محفوظ ہو' وہ قرض سمجھ کر نہیں فرض سمجھ کر اور احسان سمجھ کر نہیں ایمان سمجھ کر صلواۃ پڑھے...... اللہ!

صلواۃ بلند آواز میں تاکہ ذہنی طور پر بلند ہو سکے۔(صلواۃ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

بڑی نوازش' بہت شکریہ!

۱۸۰۰ عالمین میں اللہ خالق ہے' حسینؑ مخلوق ہے۔ اللہ خالق ہے' حسینؑ مخلوق ہے۔ ۱۴۱۶ھ کے عشرہ کا آغاز ہو رہا ہے۔امام بارگاہ ''شانِ حسینؑ'' میں آج کی پہلی مجلس......اس عشرہ محرم الحرام کی جس میں حاضری کا مجھے شرف عطا ہوا ہے' اعزاز ملا ہے۔ ''شانِ حسینؑ'' ہے اس امام بارگاہ کا نام! میں شانِ حسینؑ سے آغاز کر رہا ہوں' لیکن پورا عشرہ گزر نہیں گیا۔ آپ کی خاموشی' سکوت معنی خیز ضرور ہیں۔(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

انتہائی توجہ سے آپ سن رہے ہیں' میں کوئی طنز نہیں کر رہا' میری ہزار توبہ میں مومنین پر طنز کروں۔ صرف میرے ساتھ ساتھ بولتے آئیں' کیونکہ حسینؑ ہمارا آقا ہے اور حسینؑ نے ہمیں چپ رہنے کی تلقین کبھی نہیں کی۔ حسینؑ چونکہ وہ رہبر ہے جس نے نیزہ پر بھی چپ رہنا جرم سمجھا۔(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

میں دعا گو ہوں کہ اس عشرۂ محرم کی مجالس میں حسینؑ کا خالق' حسینؑ کے صدقے' جو جو مومنین و مومنات مجالس عزا میں شریک ہو رہے ہیں خالق ان مجالس کے اجر کے طور پر آپ کے اپنے اور دنیاوی و اخروی مقاصد پورے فرمائے اور توفیق عطا فرمائے آپ کو کہ آپ سید الشہداءؑ کی یاد انتہائی عقیدت و احترام سے منا سکیں۔

پہلا لفظ میں نے عرض کیا ہے کہ اللہ خالق ہے اور حسینؑ مخلوق' اللہ رازق ہے حسینؑ مرزوق ہے' حسینؑ ساجد ہے اللہ مسجود' حسینؑ عابد ہے اللہ معبود' حسینؑ مسافر

ہے اللہ منزل ہے' حسینؑ مسافر ہے اور اللہ منزل ہے' حسینؑ کائنات کا عظیم واقعہ ہے۔(میرے ساتھ چلتے آؤ!)

خالق ہونے کے ناطے' خالق ہونے کی حیثیت میں.....(پوری توجہ چاہتا ہوں) پڑھے لکھے دوست' نوجوان جن کی رگوں میں حسینیت ہے اور میرا یہ جملہ آپ کو زندگی بھر یاد رہے گا' نوجوانوں کو خصوصاً' بزرگوں سے دعا لینے کیلئے.....قبلہ! اللہ خالق ہونے کے ناطے ''لاشریک'' ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں بے مثال ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں کوئی ثانی نہیں رکھتا' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں کوئی مشیر نہیں رکھتا' اللہ خالق ہونے کی حیثیت سے اپنی مرضی کا خود مالک ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں اٹل ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں واحدہ لاشریک ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں احد ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں ایک ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں اکیلا ہے' اللہ خالق ہونے کی حیثیت میں لاشریک ہے' خالق ہونے کی حیثیت میں ۱۸ ہزار عالمین میں اللہ کی کوئی مثال نہیں' کوئی ثانی نہیں' کوئی شریک نہیں۔

لیکن مخلوق ہونے کی حیثیت میں حسینؑ بھی لاشریک ہے' حسینؑ کا بھی کوئی ثانی نہیں' حسینؑ کا بھی کوئی مشیر نہیں' حسینؑ کا بھی کوئی ایسا نہیں جس سے ہم حسینؑ کی مثال دے سکیں۔(بات میں کر گیا ہوں' میرے ساتھ بولے نہیں ہو!)

حسینؑ وہ ہے جو ہمیشہ منوائے کہ میں حسینؑ ہوں۔ اللہ کا اللہ ہونے کی حیثیت میں' خالق ہونے کی حیثیت میں! حسینؑ کا کوئی ثانی نہیں مخلوق ہونے کی حیثیت میں! خالق ہونے کی حیثیت میں' اللہ کا کوئی ثانی نہیں! مخلوق ہونے کی حیثیت

میں حسینؑ کا کوئی ثانی نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ کی کوئی مثال نہیں، مخلوق ہونے کی حیثیت میں حسینؑ کی کوئی مثال نہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ جیسا کوئی نہیں، مخلوق ہونے کی حیثیت میں حسینؑ جیسا کوئی نہیں۔

خالق ہونے کی (پوری توجہ!) خالق ہونے کی حیثیت میں...... (توجہ میری جانب!) خالق ہونے کی حیثیت میں اللہ، اللہ، اللہ، اللہ...... اپنے نام میں بھی ایک ہے، اپنے کام میں بھی ایک ہے اور مخلوق ہونے کی حیثیت میں حسینؑ اپنے نام میں بھی ایک ہے، اپنے کام میں بھی ایک ہے۔

آدمؑ سے محمدؐ تک سارے انبیاءؑ کے نام پڑھ لو...... آدمؑ آیا، شیثؑ آیا، شعبانؑ آیا، مُخلِسؑ آیا، مُحلوقؑ آیا، امیشؑ آیا، جافسؑ آیا، براؑ آیا، ھفیناؑ آیا، عمرانؑ آیا، ابراہیمؑ آیا، اسماعیلؑ آیا، اسحاقؑ آیا، یعقوبؑ آیا، یوسفؑ آیا، کبریاؑ آیا، زکریاؑ آیا، ہودؑ آیا، سارے نبی آتے رہے، موسیٰؑ آیا، عیسیٰؑ آیا، محمدؐ آیا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے نام پڑھ لو، ان میں کوئی حسینؑ نہیں، کوئی حسینؑ نہیں، کوئی حسینؑ نہیں۔

اگر آ جاؤ چودہ میں...... پھر آ جاؤ چودہ میں، پہلا محمدؐ! ان چودہ میں محمد کتنے ہیں، پہلا محمدؐ خود...... دوسرا محمد باقرؑ، تیسرا محمد تقیؑ، چوتھا محمد مہدیؑ، چار محمد ہیں۔

علیؑ دوسرا ہے، پہلا علیؑ خود...... دوسرا علی زین العابدینؑ، تیسرا علی رضاؑ اور چوتھا علی نقیؑ!

تیسرا کون ہے قبلہ......؟

حسنؑ ہے، پہلا حسنؑ خود...... دوسرا حسن عسکریؑ، سورج کی آنکھ سے دیکھو،

رات کے آئینے سے دیکھو...... چودہ میں بھی حسینؑ ایک! (نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......
حسینیت زندہ باد' حسینیت زندہ باد...... یزیدیت' مردہ باد...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

(سمجھ میں آ گئی میری بات! اس پورے عشرے میں کوششیں کروں گا کہ کچھ نہ کچھ لے کر جاؤں)۔

اللہ بھی ایک...... خالق ہونے کے ناطے! مخلوق ہونے کی حیثیت سے حسینؑ بھی ایک! حسینؑ سے پہلے کسی کا نام حسین نہیں' حسینؑ سے پہلے کسی کا نام حسینؑ جیسا نہیں' چودہ میں بھی حسینؑ ایک (رکھ لیتے چودہ میں بھی دوسرا حسینؑ' لیکن نہیں ہوسکتا) اللہ کا بھی ایک دشمن! (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

اللہ کا بھی ایک دشمن...... ابلیس! حسینؑ کا بھی ایک دشمن...... یزید! اللہ کا بھی ایک نافرمان...... ابلیس! حسینؑ کا بھی ایک منکر یزید! دونوں کا مزاج ایک...... دونوں کی نیت ایک...... دونوں کی شخصیت ایک! ابلیس کی بھی اور یزید کی بھی' لیکن فرق اتنا ہے اللہ کے دشمن میں اور حسینؑ کے دشمن میں...... (پوری توجہ) اللہ کے دشمن میں......

(اگر اس میں مجھے آسمانی نعرہ سنائی نہ دیا تو آگے پڑھنا فضول ہے!)

اللہ کا دشمن ابلیس' قبلہ! حسینؑ کا دشمن یزید! لیکن فرق ہے قبلہ! اللہ کے دشمن ابلیس اور حسینؑ کے دشمن یزید میں! اللہ کا دشمن ابلیس ہر دور میں ابلیس کا نام بھی ایک رہا...... کام بھی ایک رہا۔

یہ شیخوپورہ ہے اور اس میں ۲ سال ہو گئے مجھے محرم پڑھتے ہوئے۔ میری طبیعت کو جانتے ہو' مزاج جانتے ہو' قبرستان میں مجھے نہ پڑھنے کا تجربہ ہے اور نہ میں عادی ہوں' میرے ساتھ بولتے آؤ گے تو لطف آئے گا۔ (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

اللہ کا دشمن ابلیس' ہر دور میں ابلیس نام رہا اس کا! ہر دور میں شیطان نام رہا اس کا' ہر دور میں کام بھی وہی......! آج بھی اگر مولوی بہک جائے۔(آہا' آہا...... ذرا جاگو' ذرا جاگو!......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

آج بھی مولوی بہک جائے تو کہتا ہے' مجھے ابلیس نے بہکایا ہے' مجھے شیطان نے بہکایا ہے۔کوئی پوچھے' قبلہ! آپ نے دیکھا ہے شیطان کو یا ابلیس کو...... کہتا ہے نہیں......

کمال ہے مولوی کا...... اپنا شیطان غائب ہو مان لے گا' ہمارا امامؑ غائب ہو......نہیں مانے گا۔(آؤ میرے ساتھ ساتھ بولتے آؤ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... بڑی مہربانی!)

ہر دور میں اللہ کا دشمن ابلیس ایک رہا' کتنا گہرا ہے محسن نقوی......! ابلیس کا کام بھی ایک رہا...... ''پہچاننا' نام بھی ایک رہا۔اب لطف کی بات یہ ہے' اردو کا محاورہ ہے' کوئی بھی ابلیس یا شیطان جیسی حرکت کرے' ہم کہتے ہیں شیطان ہے......کوئی کہتا ہے وہ جی بڑا شیطان ہے۔اسے فوراً شیطان کا نام دے دیتے ہیں' اگر شیطان جیسا کام کرے' اگر شیطان جیسا کوئی کام کرے' ہم کہتے ہیں شیطان ہے۔

اگر کوئی یزید جیسی حرکت کرے...... (پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے آپ کو' پتہ نہیں یہاں بیٹھے ہیں) اگر کوئی یزید جیسی حرکت کرے۔(نعرۂ حیدری......یاعلیؑ)

(میری ایک ایک سپیچ (Speach) ان دس دنوں میں' انتظامیہ سے میں گزارش کروں گا.کہ انتہائی پڑھے لکھے سی آئی ڈی (.C.I.D) کے لوگ بھیجا کریں' ایک ایک میری تقریر کی ٹیپ (Tape) بھی منگوا لیا کریں۔ اگر کوئی لفظ کسی فرقے

کے لئے دل آزاری کا باعث ہو تو میں ضامن ہوں۔ ہر قسم کی ذمہ داری کے ساتھ جاؤں گا)۔

اللہ کا دشمن ابلیس! ہر دور میں نام بھی ابلیس رہا اور کام بھی ایک رہا اور نام بھی ایک رہا...... لیکن حسینؑ ہر دور میں تیرا دشمن نام بھی بدلتا رہا اور کام بھی بدلتا رہا۔(آہا' آہا...... ذرا دوڑ کے آؤ میرے ساتھ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... آخری آدمی تک...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

ہر دور میں حسینؑ کا دشمن نام بھی بدلتا رہا اور کام بھی بدلتا رہا' فرق اتنا ہے...... فرق اتنا ہے قبلہ کہ پہلے حسینؑ کا دشمن اپنے نام کے ساتھ باپ کا نام بتاتا تھا' بتاتا تھا نا...... یزید ابن معاویہ...... کہتے ہیں۔ شمر ابن جوشن' عبیداللہ ابن زیاد' حرمل ابن کاہل' عبیداللہ ابن زیاد' مروان بن حکم...... باپ کا نام یاد نہیں' آج اپنا نام بھی بدل لیا...... ولایت بھی! حسینؑ کا دشمن نامعلوم لکھواتا ہے۔ حسینؑ کے دشمن کی ظاہری نہیں اعلانیہ ہے' شکست!

اس دور میں حسینؑ ابن علی اور حسینؑ اور اسلام اکٹھے پیدا ہوئے۔ (آج میں ''جنگ اخبار'' صفحہ نمبر ۲ پر ملی یکجہتی کونسل کی طرف سے ۳۵ علماء کا مشترکہ اعلامیہ' جس میں سب نے دستخط کئے ہیں' وہ پڑھ رہا آج...... ابھی...... اس میں بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی مسلمان فرقے کے کسی بھی فرد کو کافر کہنا بذات خود کفر ہے۔ مجھے خوشی ہوئی اس بات کی! ہم تائید کرتے ہیں کہ ملی یکجہتی کونسل اگر اچھا کام کرے تو ہم ساتھ ہیں...... لیکن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے سب ہیں...... سب پڑھتے ہیں...... سب پڑھتے ہیں' دیکھنا یہ ہے کہ حسینؑ قربان کس لئے ہوا؟)

میں کہتا ہوں' حسینؑ اور اسلام ہم سن ہیں۔ (سرکار پوری توجہ' مولانا پوری توجہ' پروفیسر صاحب پوری توجہ' سید زادو! پوری توجہ' سارے نوجوان بیٹھے ہیں...... پوری توجہ!)

حسینؑ اور اسلام اکٹھے پیدا ہوئے' ایک ہی گھر میں پیدا ہوئے۔(سلامت رہو سلامت رہو...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

اکٹھے پیدا ہوئے حسینؑ اور اسلام ایک ہی گھر میں پیدا ہوئے' فرق اتنا تھا کہ اسلام رسولؐ کے سینے میں پل رہا تھا' حسینؑ رسولؐ کے سینے پر پل رہا تھا۔(ہائے ہائے...... ذرا دھیان سے!...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

حسینؑ رسولؐ کے سینے پر پل رہا تھا' اسلام رسولؐ کے سینے میں پل رہا تھا۔ رسولؐ کے منہ سے جو لفظ نکلتے اسلام کی غذا بنتے' جو لعاب نکلتا حسینؑ کی غذا بنتا...... دونوں آغوش فاطمہؑ میں پلے۔

شام ہوتی...... حسینؑ کی ماں کا دسترخوان بچھتا' اسلام بھی وہیں...... حسینؑ بھی وہیں۔ جس اسلام پر بہت ناز ہے تمہیں وہ اسلام تو میرے حسینؑ کی ماں کے دسترخوان پر پلا ہے۔(نہ سمجھو تو تیرا قصور ہے اپنا' کوئی نہ بولے اس کی اپنی مرضی ہے!...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

وہ اسلام میرے حسینؑ کی ماں کے دسترخوان پر پلا ہے۔ رات ہوتی ہے اسلام کو حسینؑ سینے سے لگاتا' اکٹھے سو جاتے۔(لطف آ رہا ہے یا نہیں آ رہا......؟ سب کو لطف آ رہا ہے نا......)

اسلام اور حسینؑ اکٹھے سوتے' ایک رات اسلام نے کہا:

''حسینؑ یہ چادر مجھے دینا۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''یہ چادر میری ماں کی ہے۔''

(نعرۂ حیدری' یا علیؑ ......ایسا نعرۂ پھر کبھی کوشش نہ کرنا' کیونکہ وزنی نعرہ ہے نفیس لوگ ہو......نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

اسلام کہتا ہے:

''یہ چادر مجھے دو۔''

(اپیل کروں آج سے شیخوپورہ کے اہل سنت کو کہ مجالس میں آئیں' ''شان حسینؑ'' میں خصوصاً مل کر حسینؑ کی یاد منائیں ہمارے ساتھ......ہمیں خوشی ہوگی' ہم ضمانت دیتے ہیں کہ ہمیں خوشی ہوگی' ہم شکرگزار ہیں)۔

اسلام کہتا ہے:

''چادر مجھے دے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''یہ چادر میری ماں کی ہے۔''

اسلام کہتا ہے:

''میں اسلام ہوں۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''میں حسینؑ ہوں۔''

اسلام کہتا ہے:

''آدمؑ سے لے کر تیرے ناناؐ تک میرے محتاج ہیں۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''محتاج ہیں......لیکن آدم سے میرے ناناؐ تک......میرے ناناؐ سے
تجھ تک......میرے مقروض ہیں۔''

(او...... بولو تو سہی کیا ہو گیا ہے تمہیں!)

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... سلامت رہو! اٹھ کے...... سارے مل کر......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

تیرے محتاج ہیں آدمؑ سے محمدؐ تک اور محمدؐ سے لے کر تجھ تک میرے مقروض ہیں......اور محمدؐ سے لے کر تجھ تک میرے مقروض ہیں۔

اسلام کہتا ہے:

''میں اسلام ہوں۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''میں حسینؑ ہوں۔''

اسلام کہتا ہے:

''وزن کر لے......''

حسینؑ کہتا ہے:

''تو عادل سوچ' اس کے ہاں دونوں چل کر وزن کر لیتے ہیں۔''

اسلام کہتا ہے:

''تو بتا......!''

حسینؑ کہتا ہے:

''نہیں تو بتا......!''

اسلام کہتا ہے:

''تیرے ناناً سے بڑا عادل کوئی اور نہیں۔''

حسینؑ کہتا ہے کہ

''ابھی چلنا ہے یا صبح......!''

اسلام کہتا ہے:

''ابھی جا کر جگاؤں گا تو تیرا ناناً ہو سکتا ہے پریشان ہو جائے' ناراض ہو جائے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''یہی فرق ہے۔(آہا' آہا......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ) یہی فرق ہے' تو محتاج ہے میرے ناناً کے جاگنے کے وقت کا...... میرا جب جی چاہے میں چلا جاؤں۔''

اسلام کہتا ہے:

''صبح ہو گی تیرا ناناً مسجد میں آئے گا...... وہاں چل کے دونوں وزن کر لیں گے' تو بڑا ہے یا میں۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''منظور!''

اسلام کہتا ہے:

''کائنات کی سب سے بڑی مسجد تیرے ناناً کی مسجد ہے۔ کائنات
میں اول وقت صبح کا ہے' کائنات کا سب سے بڑا نمازی تیرا ناناً
ہے۔ اس وقت جا کر پوچھ لیں گے کہ تو بڑا ہے کہ میں!''

حسینؑ کہتا ہے:

''تینوں چیزیں تیرے حق میں گئیں' نماز بھی تیرا رکن' مسجد بھی تیری
پہچان! (ذرا جاگو تو سہی نا...... پوری طرح سے!) مسجد بھی تیری
پہچان' نماز بھی تیرا رکن اور نمازی بھی تیری پہچان کیلئے...... لیکن
میں حسینؑ ہوں' مجھے ساری شرطیں قبول ہیں' ساری شرطیں قبول
ہیں۔''

اسلام سو گیا' حسینؑ نہیں سویا......!

صبح ہوئی اذان ہوئی' (جن کی رگوں میں حسینیت ہے' وہ جاگے) مسجد نبویؐ میں اذان ہوئی...... قبلہ! حسینؑ نے اسلام کو جگایا' (خدا کا واسطہ ذرا جاگ کے آؤ! اگر لطف آئے تو سننا......)

حسینؑ نے اسلام کو جگایا' تیرے میرے وزن کرنے کا وقت آ گیا' تو چل مسجد میں' اپنے حامی جج ہوں گے۔' تجھے وقت دیتا ہوں' جسے جسے چاہے' اپنا قائل کر...... میں بعد میں آؤں گا۔

اسلام مسجد میں چلا گیا' حسینؑ ماں کے حجرے میں چلا گیا۔ ماں نماز کے لئے کھڑی ہوئی' حسینؑ نے سلام کیا۔

''حسینؑ اس وقت خیریت تو ہے؟''

''اماں! وہ جو اسلام ہے نا..... ہمارے گھر میں پل رہا ہے۔ (پتہ نہیں سمجھے کہ نہیں سمجھے..... نعرۂ حیدری' یا علیؑ ..... ہاں مل کر مل کر نعرۂ حیدری' یا علیؑ) وہ جو اسلام ہے نا..... ہمارے گھر میں پل رہا ہے' رات کہتا تھا میں بڑا ہوں۔ اماں! میں نے کہا' میں بڑا ہوں۔ اماں! طے یہ ہوا کہ ناناؐ کی مسجد میں ناناؐ سے پوچھتے ہیں..... کون بڑا ہے.....؟ میں مسجد میں جا رہا ہوں' اسلام چلا گیا۔ اماں! دعا مانگنا کہ کامیاب واپس آؤں۔ اماں! پہلا مباہلہ ہے۔''

(نعرۂ حیدری..... یا علیؑ)

ماں کی حویلی سے باہر آیا' مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا۔ اسلام نے استقبال کیا۔ (یار یہاں بیٹھے ہو!)

حسینؑ کہتے ہیں اسے جس کا استقبال اسلام کرے۔

حسینؑ کہتا ہے:

''میرا ناناؐ کہاں ہے.....؟''

کہا:

''مصلیٰ پر.....!''

کہا:

''کیا کر رہا ہے.....؟''

کہا:

''صبح کی نماز شروع ہے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''الحمدللہ......!''

''تیرا ناناؐ قیام میں ہے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''ٹھیک ہے۔''

اسلام کہتا ہے:

''تیرا ناناؐ رکوع میں ہے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''سبحان ربی العظیم!''

تیرا ناناؐ سجدے میں چلا گیا......!''

(اب اگر میرا لفظ نہ سمجھو تو زندگی بھر مجھے پڑھنے کا لطف نہیں آئے گا' اگر سمجھ گئے تو پانچ نعروں کی بس سلامی لوں گا)۔

جب اسلام نے کہا' تیرا ناناؐ سجدے میں چلا گیا' حسینؑ نے اسلام سے ہاتھ چھڑایا اور تیز تیز قدم چلتا ہوا قریب پہنچا۔ ناناؐ سجدے میں تھا' حسینؑ اپنی حقیقی مسند سے ناناؐ کی پشت پر آ کے سوار ہو گیا۔ (آہا' آہا......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

اپنی حقیقی مسند سے ناناؐ کی پشت پر......اجل معراج کا یہ عقیدہ حسینؑ کی......

(صرف ان سے خطاب کر رہا ہوں جو منتشر ذہن کا آدمی ہے' اس سے میرا خطاب یونہی نہیں ہے' یہاں سے لے کر صدر صاحب تک یہ آدمی کو!)

حسینؑ بیٹھا' کبھی لوح محفوظ کے حروف لکھنے والی انگلیوں سے ناناؐ کی زلفوں

سے کھیلتا ہے۔(آہا' آہا.....نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

لوحِ محفوظ کے حروف لکھنے والی انگلیوں سے ناناؐ کی زلفوں سے کھیلتا ہے' بیٹھا ہے مسند پر..... کائنات پر سکوت طاری ہے۔ اللہ نے ملائکہ سے کہا:

''میری تسبیح چھوڑو.....اور دیکھو کیا ہو رہا ہے؟''

قرآن نے قل کو حکم دیا' قل کے دریچے کھولو..... مسجد نبوی میں دیکھو' کیا ہو رہا ہے؟ آسمان نے چھپ چھپ کے دیکھا' کیا ہو رہا ہے؟

ہوا نے چل چل کر دیکھا' کیا ہو رہا ہے.....؟ شاخوں نے پتوں سے کہا' ہمیں نہ چھیڑو..... پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے؟

اٹھ اٹھ کے دیکھا' پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے؟ سلسبیل نے سبیل نکالی' اللہ جانے کیا ہونے والا ہے۔ (قبلہ! ایک فقرہ کہنے والا ہوں اور آپ کے لئے کہہ رہا ہوں' یہ فقرہ ضائع ہوا تو مجھے دکھ ہو گا) سلسبیل نے سبیل نکالی' پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے' ملائکہ زمین پر نہ چلی گئی..... پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے' انبیاءؑ کی آنکھیں دم بخود رہ گئیں..... پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے۔ سلسبیل نے سبیل نکالی' اللہ جانے کیا ہونے والا ہے.....؟؟؟

اور.....کوثر کے تو منہ میں پانی بھر آیا۔(آہا' آہا.....نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

(سلامت رہو' قبلہ آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھے) کوثر کے منہ میں پانی بھر آیا..... پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے.....؟ اللہ کی بخشش چھلکنے لگی' اللہ جانے کیا ہو رہا ہے' حسینؑ بیٹھا ہے۔(اب چیلنج ہے محسن نقوی کا!)

حسینؑ بیٹھا ہے' رسولؐ سجدے میں یا رسالت سجدے میں..... نبیؐ سجدے میں

یا نبوت سجدے میں! نبوت کی پشت حسینؑ سوار ہے' اسلام شاہد ہے۔ (تیری سمجھ میں نہیں آیا!)

اسلام شاہد ہے...... بلکہ اسلام عینی شاہد ہے' نبوت کی پشت پر حسینؑ بیٹھا ہے' نبیؐ کے پیچھے اصحاب سجدے میں ہیں' یوں کیوں نہ کہیں کیونکہ نبیؐ کا سجدہ ہے' ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی سجدے میں ہیں' تمام اولیاء سجدے میں ہیں' تمام ملائکہ سجدے میں ہیں' تمام اصحاب سجدے میں ہیں' سب سجدے میں ہیں۔ حسینؑ بیٹھا ہے مہر نبوت پر سوار ہو کر' پشت نبوت پر حسینؑ بیٹھا ہے' اسلام عینی شاہد بن کر دیکھ رہا ہے' اللہ حسینؑ کا وزن برقرار رکھنے کے لئے سوچ رہا ہے۔

(اب دیکھو میری طرف......) کسی مولوی سے جا کے پوچھ لو' کسی بھی فرقے کا ہو' ملی یکجہتی کونسل میں شریک ہو' ہر فقہ کے مولوی سے جا کے پوچھ لو...... کسی بھی فرقہ کا ہو...... واجب نماز ہو' اس کا واجب سجدہ ہو' اس میں کتنی مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنا واجب ہے۔ چیلنج ہے...... علی کا واسطہ' آج میں رباعی پڑھوں نہ پڑھوں...... لیکن میری یہ بات سن لینا۔

واجب نماز...... (ویڈیو بھی بن رہی ہے' ٹیپ بھی ہو رہی ہے' نوٹ بھی ہو رہی ہے' سیکورٹی نوٹ بھی کر رہی ہے) واجب نماز یہ ہے کہ قبلہ واجب سجدے میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کتنی مرتبہ واجب ہے۔ واجب ایک دفعہ...... کوئی نماز نہیں' دو مرتبہ سنت...... تین مرتبہ کہنا مستحب ہے۔ (علی کا واسطہ ذرا جاگو!)

واجب نماز کے واجب سجدے میں ایک مرتبہ سبحان ربی الا علیٰ'' کہنا واجب...... واجب' دو مرتبہ کہنا سنت' تین مرتبہ کہنا مستحب! بڑے سے بڑا نمازی ہو'

واجب نماز ہو...... واجب سجدہ ہو' زیادہ سے زیادہ سات مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں...... اس سے زیادہ نہیں...... حسینؑ بیٹھا ہے نبوت کی پشت پر...... واجب نماز ہے' صبح کی نماز ہے' واجب سجدہ ہے' کائنات کے نبیؐ کا سجدہ ہے...... کائنات کے نبیؐ کا سجدہ......!

ایک دفعہ واجب کر کے کہا:

سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ

نبیؐ کو خیال آیا' کوئی بیٹھا ہے۔ (اب کوئی نہ بولا تو مجھے دکھ ہو گا) دوسری مرتبہ کہا:

سبحان ربی الاعلیٰ

خوشبو آئی' یہ تو حسینؑ ہے......!

تیسری مرتبہ پڑھا:

سبحان ربی الا علی و بحمدہ

مستحب ہو گیا' سوچا مرضی کا مالک ہے' شریعت جانتا ہے' میرا لعاب چوسا ہے' شریعت اس کے رگوں میں ماں کے دودھ کی طرح حل ہو چکی ہے' خود ہی اتر جائے گا...... چوتھی مرتبہ پڑھا:

سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ۔

پانچویں مرتبہ پڑھا:

سبحان ربی......

(اگر چاہتے ہو اگلے سال کی ان مجالس تک سرور نہ ٹوٹے' حسینیت کا نشہ نہ

ٹوٹے، ریش کی تار نہ ٹوٹے...... محسن نقوی کا لفظ سننا!)

جب چھ مرتبہ رسولؐ سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ پڑھ چکے اور

حسینؑ پشت مبارک سے نہ اترا......!

حسینؑ نہیں اترا، حسینؑ نہیں اترا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے...... وہ بھی کرتا جاؤں کہ تو جو کہتا ہے کہ نماز

اللہ کی ہے، اس میں غیر اللہ کا خیال آ جائے۔ (یار جاگو تو سہی...... نعرۂ حیدری،

یاعلیؑ)

کسی غیر اللہ کا خیال آ جائے نماز نہیں رہتی، اب نماز ہے نبیؐ کی...... خیال

ہے حسینؑ کا۔(جاگو ذرا جاگو!)

خیال ہے حسینؑ کا...... نماز ہے نبیؐ کی، نماز بھی واجب...... (قلم نکالنا فتویٰ

دینے کیلئے!)

نماز ہے نبیؐ کی...... پشت (مبارک) پر بیٹھا ہے حسینؑ! خیال ہے حسینؑ کا!

چھ مرتبہ سبحان ربی الا علیٰ پڑھ چکا، کائنات کا رسولؐ......!

(حسین کا واسطہ، تم میں ہر مومن کو حسینؑ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، اب

پورے جنون کے ساتھ سننا میرا فقرہ!)

اور ساتویں مرتبہ یقیناً رسولؐ کو اٹھنا ہے۔ چھ مرتبہ رسولؐ پڑھ چکا، ادھر نبوت

نے حسینؑ کے سامنے سر اٹھانے کی کوشش کی، ادھر اللہ نے...... (نعرۂ حیدری......

یاعلیؑ ...... توجہ میری جانب......!)

نبوت نے سر اٹھانے کی کوشش کی، اس کی تار نہ ٹوٹے۔

ادھر نبوت نے سر اٹھانے کی کوشش کی...... ادھر اللہ نے کہا:

''جبرائیلؑ!''

''جی! رب الجلیل!''

''جلدی جاؤ...... حسینؑ ہے...... یوسفؑ نہیں۔''

(آہا' آہا...... حسینیت' زندہ باد...... حسینیت' زندہ باد...... نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ ...... ہم پاگل تو نہیں' ہم دیوانے تو نہیں!)

''جلدی جاؤ...... حسینؑ ہے یوسفؑ نہیں۔''

جبرائیلؑ نازل ہوئے کہا:

''اللہ کے رسولؐ! اللہ کہتا ہے' اسلام بھی میرا' حسینؑ بھی میرا' تو بھی میرا' نماز بھی میری! زندگی میں پہلی بار حسینؑ مجھ سے پوچھ رہا ہے' میرا مقام کیا ہے؟ اللہ کا حکم ہے' جب تک حسینؑ اپنی مرضی سے نہ اترے...... قیامت تک سر نہ اٹھانا۔''

اور جب حسینؑ کا مقام جبرائیلؑ نے آ کے بتایا' حسینؑ کی مرضی جبرائیلؑ نے آ کے بتائی۔ (توجہ' یاحسینؑ مجھے معاف کر کہ میں یہ فقرہ کہہ سکوں!)

رسولؐ پڑھتا جا رہا ہے' **سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ** ...... نماز واجب' سجدہ واجب...... پشت پر حسینؑ!

(علماء اہلسنت سے لے کر تمام فرقوں کے علماء کو محسن نقوی کا چیلنج ہے)۔

رسولؐ پڑھتا جا رہا ہے...... حسینؑ بیٹھا ہے' (پشت مبارک پر) پیچھے صحابی ہیں' سر اٹھاتے ہیں' سامنے حسینؑ ہے' پھر سر رکھ دیتے ہیں سجدے میں......! (اب فتویٰ

اگاتا!)

نماز اللہ کی.....زیارت حسینؑ کی۔(آہا' آہا' آہا)

نماز اللہ کی' زیارت حسینؑ کی' رسولؐ سجدے میں..... رسولؐ نے ۷۰ مرتبہ

سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ پڑھا۔

اسلام آگے بڑھا:

''حسینؑ! میں مان گیا تو بڑا ہے۔''

(حسینؑ) اپنی مرضی سے اترا' ۷۰ مرتبہ رسولؐ نے پڑھا' (کیا عجیب رخ ہو گیا ہے مجلس کا' رخ ہی عجیب ہو گیا ہے مجلس کا!)

۷۰ مرتبہ پڑھا رسولؐ نے **سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ** اپنی مرضی سے۔ حسینؑ اترا' اپنی مرضی سے اترا' مسجد کے دروازے تک اسلام چھوڑنے آیا' گھر گیا' اماں سے کہا:

''اماں مبارک ہو! ۱۰ مرتبہ نانا نے پڑھا **سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ** میں اپنی مرضی سے اترا ہوں۔''

ایک لفظ کہتا جاؤں..... بتولؑ کہتی ہے:

''حسینؑ تیرا نانا نفیس مزاج کا مالک ہے نہ تکلیف دیا کر' آپ تو ۷۰ دفعہ میرے باباؐ نے پڑھا ہے **سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ**۔''

ماں کی گردن سے بانہیں چھڑا کے حسینؑ پیچھے ہٹ گیا۔ آواز آئی:

''اماں میں حسینؑ ہوں' کسی کا مقروض نہیں رہتا۔ آج نانا نے ۷۰

مرتبہ پڑھا ہے **سبحان ربی الا علیٰ و بحمدہ**' کل اگر اسلام
پر بن گئی ۷۰ کے بدلے ۷۲ نہ دوں تو حسینؑ نہ کہنا۔"

(شاباش' شاباش ...... حلقہ آرگنائزیشن کا عظیم الشان مجمع' عظیم الشان جلسہ' عظیم الشان محرم! جعفری صاحب کل باقی سناؤں گا' کیونکہ عوام رو پڑی ہے)۔

(ایام عزا ہے) ۷۲ نہ دوں تو حسینؑ نہ کہنا۔ (ذاکر لوگ بیٹھے ہیں' یہاں ضلع سا رگا ر کے سیدوں کو سال دو سال ہو گئے ذاکری اور عزاداری کرتے ہوئے' ایک لفظ کہتا ہوں) عرصہ گزرا...... اسلام اور حسینؑ میں دوستی چلتی رہی' ایک دن اسلام نے کہہ دیا:

"حسینؑ میں ذرا شام جا رہا ہوں۔" (شاباش' شاباش' شاباش!)

میں شام جا رہا ہوں' حسینؑ کہتا ہے:

"ہو آ...... سیر کر آ۔"

چلا گیا شام! ۲۷ رجب' ۶۰ ہجری' ۲۷ رجب' ۶۰ ہجری' حسینؑ نانا کی مسجد میں نماز کے لئے وضو کر رہا ہے۔

حسینؑ کے کانوں میں آواز آئی:

"مشکل کشا کے بیٹے! میری مدد کر۔"

حسینؑ نے وضو چھوڑا...... یہ آواز تو میرے ساتھ اسلام کی ہے۔

آواز آئی:

"کون ہے......؟"

"اسلام ہوں۔"

''کیا ہوا......؟''

''مجھے بادشاہت نے ڈس لیا' مجھے ملوکیت نے نگل لیا' میں بیمار ہو
گیا ہوں' میری مدد کر۔''

(اس رنگ میں کبھی نہیں سنا ہوگا آپ نے!)

اسلام کہتا ہے:

''میں بیمار ہو گیا!''

حسینؑ کہتا ہے:

''میں آیا......!''

(میں اولاد قربان کردوں' حسینؑ کا ذکر کرنے والے ذاکروں پر!)

کل سے تیاری سن رہے ہو' کل میرے بھائی منظور حسین نے بھی تیاری پڑھی ہو گی' آج چشتی صاحب بھی پڑھ گئے ہیں۔ مولا ان کی زبانوں میں زیادہ تاثیر عطا کرے' لیکن دو لفظ ہی تیاری کے بند میں کہتا ہوں' جو تمہیں ہمیشہ یاد رہیں گے۔

حسینؑ کہتا ہے:

''میں آیا...... میں آیا۔''

شریکۃ الحسین بی بی زینبؑ ابھی ام المصائب نہیں بنی تھی' حسینؑ کو دیکھا' حسینؑ پریشان ہے:

''ہاں! زینبؑ بہن وہ جو میرا ساتھی ہے نا اسلام' وہ بیمار ہو گیا' شام
میں اس کا علاج کرنا ہے' وہ زخمی ہو گیا' اس کا علاج کرنا ہے۔''

زینبؑ کہتی ہے:

''میں ساتھ چلوں گی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''تو کیوں ساتھ چلے گی......؟''

آواز آئی:

حسینؑ تو تو زخمی کا علاج کرے گا نا...... میں ماں زہراؑ کے پہلو سے لے کر حسنؑ کے جنازے تک پٹیاں باندھنا مجھے آتا ہے۔ خون کی ضرورت ہو تو تم دینا' پٹیاں باندھنا ہوں گی تو میں ساتھ چلوں گی۔''

(سلامت رہو بھئی!) باقی کل شروع کروں گا' لیکن دو لفظ کہہ کر چھوڑتا ہوں' آج کی مجلس کو اور یہ دو لفظ میرے عجیب ہیں!)

ولید نے دربار میں بلایا' حسینؑ گیا' یزید کی بیعت کا مطالبہ ہوا۔ سب جانتے ہیں حسنؑ نے رد کیا' گھر آیا' بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''کیا ہوا......؟''

''یزید نے بیعت مانگی ہے۔''

علیؑ کی بیٹی کھڑی ہوئی' حسنؑ کے شانے پر ہاتھ رکھا......اور کہتی ہے:

''میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال حسینؑ! تو نے کیا جواب دیا......؟''

حسینؑ کہتا ہے:

''کیا جواب ہونا چاہیے......؟''

دونوں بہن بھائی کے منہ سے بیک وقت نکلا:

''نہیں' بیعت نہیں کرنی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''پھر یزید جنگ کرے گا۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''حاضر!''

حسینؑ کہتا ہے:

''تو گھر پر رہ' میری فوج بھی ہے' میں جاتا ہوں۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''میری بھی فوج ہے' تو اپنی فوج کے ایک ایک سپاہی کا نام بتا' میں اپنی فوج کے سپاہیوں کے نام بتاؤں گی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''میری فوج کا سالار عباسؑ ہوگا۔''

''میری فوج کی سالار رقیہؑ ہوگی۔''

(شاباش' شاباش' شاباش' شاباش...... تیرے کیا کہنے حسینؑ' تیرے کیا کہنے حسینؑ !...... واہ جی واہ!)

تیری فوج کا سالار عباسؑ ہوگا۔ زینبؑ کہتی ہے:

''میری فوج کی سالار رقیہ ہوگی' میری فوج کا مہتمم سجاد کے پاس ہوگا۔''

بی بی کہتی ہے:

''میرے ساتھ کبریٰؑ ہو گی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''میرے ساتھ عباسؑ جائے گا۔''

زینبؑ کہتی ہے:

''میرے ساتھ رقیہؑ جائے گی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''میرے ساتھ سجادؑ جائے گا۔''

زینبؑ کہتی ہے:

''میرے ساتھ کبریٰؑ جائے گی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''میرے ساتھ اکبرؑ جائے گا۔''

زینبؑ کہتی ہے:

''میرے ساتھ لیلیٰؑ جائے گی۔''

حسینؑ کہتا گیا...... نام لیتا گیا۔ حسینؑ کہتا ہے:

''میرے پاس ایک ایسا مجاہد ہے کہ تیرے پاس اس کا کوئی توڑ نہیں۔''

آواز آئی:

''کونسا مجاہد؟''

حسینؑ کہتا ہے:

''میرا آخری مجاہد اصغرؑ ہوگا۔''

جب حسینؑ نے کہا نا..... میرا آخری مجاہد اصغرؑ ہوگا' بی بی کہتی ہے

''حسینؑ میں بھی زینبؑ ہوں' اصغرؑ تیرے ساتھ جائے گا' سکینہؑ
میرے ساتھ جائے گی۔'' (شاباش' شاباش' شاباش! یہ ہے حق
رونے کا' میرے آقا کو رونے کا یہ حق ہے!)

اصغرؑ تیرے ساتھ جائے گا' سکینہؑ میرے ساتھ جائے گی' بی بی کہتی ہے

''فرق ہوگا تو اصغرؑ کو اپنے پہلو میں سلا لے گا' میں سکینہؑ کو اکیلا
چھوڑ آؤں گی۔''

تو اصغرؑ کو اپنے پہلو میں سلا لے گا' میں سکینہؑ کو اکیلا چھوڑ آؤں گی۔ شاباش شاباش' شیخوپورہ والو! اگر رونے پر تل گئے ہو اور جس انداز میں مصائب تم سن رہے ہو کب تک میں جاگوں۔ حسینؑ کی غربت کی قسم! یہ شیخوپورہ ہے' گرمی کا موسم ہے' اس گرمی کے موسم میں بھی میں تم سے سوال کرتا ہوں' اگر آج بھی شاہ جی! کوئی آدھی رات کو تمہارا ہمسایہ مستورات کو' بچوں کو ساتھ لے کر..... سامان لے کر..... محلے میں..... گلی میں سفر کی تیاری کر لے' سارے محلے والے اکٹھے ہو کر جاتے ہیں' گرمی کا موسم ہے کہاں سفر کر رہا ہے؟ تو پانی ساتھ لے جا' بچوں کو نہ لے جا' عورتوں کو ساتھ نہ لے جا۔

تجھے حسینؑ کی غربت کی قسم! سیدو! مجھے معاف رکھنا' جب تک مدینے کا آخری گھر نظر آتا رہا' محمل کا پردہ ہٹا ہٹا کر زینبؑ دیکھتی گئی' کوئی تو روکے گا.....؟

(شاباش' شاباش' شاباش' حوصلہ...... سیدزادو!)

پورے پاکستان میں عشرے ہوتے ہیں "شانِ حسینؑ" میں پہلی مجلس ہے' تیرے عشرے کی دوسری مجلس ہے' ایسے دسویں محرم کی وجہ سے نہیں ہوتی' یہ معجزہ ہے امام حسینؑ کا' اس کے ذکر کا!

میرے نوجوانو! مجھے حسینؑ کی غربت کی قسم اپنی ماؤں بہنوں سے جو پردے میں بیٹھی ہوئی ہیں' ایک سوال کروں گا۔

شاہ جی! انوکھا سفر تھا' اس شہر کا' انوکھا سفر تھا' میری مائیں بہنیں جانتی ہیں' کسی بہن کا بھائی سفر میں چلا جائے' پردیس میں چلا جائے۔ دبئی چلے جاتے ہیں' انگلینڈ چلے جاتے ہیں' سفر میں چلے جاتے ہیں' ۲۰ سال' ۲۲ سال سفر میں بھائی رہ جائے' جب واپس آنا ہو' سارا خاندان جاتا ہے ہوائی اڈے پر لینے کے لئے! ادھر بھائی اترتا ہے جہاز سے...... چاہے ۲۰ سال گزر گئے ہوں' دور سے بہن دیکھتی ہے' کہتی ہے' وہ میرا بھائی آ رہا ہے...... بھائی کہتا ہے' وہ میری بہن کھڑی ہے۔(ہائے' ہائے) غربت حسینؑ کی!

ایک سال کے بعد جب زینبؑ واپس آئی' سگے بھائی حنفیہؑ نے کہا:

"ضعیفہ میری بہن زینبؑ کہاں ہے؟"

(شاباش' شاباش' حوصلہ میرے جوانو!)

محمد حنفیہؑ قریب آ کر کہتا ہے:

"سفید سر والی ضعیفہ ایک طرف ہو جا...... میں اپنی بہن زینبؑ سے ملنے جا رہا ہوں۔"

منہ آسمان کی طرف کر کے بی بی زینبؑ کی چیخ نکلی' آواز آئی: واغربتاہ

''ہائے میری غربت...... میرا بھائی نہیں پہچانتا......''

(حوصلہ' حوصلہ) سفید سر والی میری اماں ہے' سر پر ماتم کر رہی ہے' اسے تو روکنے والا تو کوئی نہیں' اتنے بدل گئے تھے مصیبت میں' ایسا رنگ کر دیا تھا مصیبت نے سیدوں کا!

میرے نوجوان اور میرے بزرگ بیٹھے ہو' حسینؑ کی غربت کی قسم! جب رہا ہو کے آئی ہے نا...... اور محمد حنفیہؒ گیا ملنے کے لئے' ۲۳ سال کا سجادؑ جا کر کہتا ہے:

''بابا...... بابا......''

محمد حنفیہؒ آ رہا ہے' سجادؑ قریب گیا' کہتا ہے:

''چاچا میرا سلام!''

محمد حنفیہؒ کہتا ہے:

''اے اجنبی کچھ تو خیال کر' اپنی عمر بھی دیکھ اور میری عمر بھی دیکھ' تو ضعیف ہے' میں جوان ہوں۔''

رو کر کہتا ہے:

''چاچا! میں ضعیف نہیں ہوں' میں سجادؑ ہوں۔''

محمد حنفیہؒ گھوڑے سے اترا' آواز آئی:

''تیری داڑھی سفید کیوں ہو گئی؟''

سجادؑ کہتا ہے:

''میرا اکبرؑ مارا گیا' میرا قاسمؑ مارا گیا' میری پھوپھیاں قید ہوئیں'

بے پردہ ہوئیں۔''

(سلامت رہو' سلامت رہو' سلامت رہو بھئی' عجیب قسمت......)

''سجادؑ میرے قریب آ......''

(چلو چھوڑتا ہوں آج کی مجلس...... دیر نہ ہو جائے' کوشش کرتا ہوں چھوڑنے کی' اگر تیاری پوری پڑھ دوں' تیری خدا زندگی دراز کرے' میں مر جاؤں گا' چھ سال ہو گئے' عشرہ پڑھتے ہوئے' آج تک میں تیاری نہیں پڑھ سکا۔ لیکن...... ایک لفظ ہے قبلہ!)

جنان بن انس کہتا ہے' میں کوفہ سے آیا' مدینے میں حسینؑ کو خط دینے۔ علامہ دربندی ''اسرار و بشارت'' میں لکھتے ہیں' جنان بن انس آیا' اس دن ۲۸ رجب تھی' میں شام کو پہنچا' مدینہ سنسان تھا' دکانیں بند تھیں' دروازے پر دستک دینے کا حکم نہیں تھا۔

میں نے ایک سے پوچھا:

''حسینؑ کا گھر کہاں ہے؟''

وہ مجھے دیکھ کر کہتا ہے:

''اجنبی معلوم ہوتے ہو......''

میں نے کہا:

''ہاں!''

''کیوں آئے ہو......؟''

''میں نے خط دینا ہے۔ کیا حسینؑ سفر پر تیار ہو رہا ہے؟''

''آ...... تجھے ساتھ لے چلوں۔''

جنان کو لے آیا...... (اب جس کا جی چاہے روتا رہے' جس کا چاہے اٹھ کر ماتم کرے!)

جنان کہتا ہے' میں آیا' دیکھا سفید لباس میں صحابی رسولؐ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے' میں وہیں رک گیا۔

کہا:

''وہ سامنے حسینؑ کا گھر ہے۔''

تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا' ایک نوجوان نکلا' ۲۴ سال کے لگ بھگ اس کی عمر تھی' سیاہ عمامہ تھا' سیاہ داڑھی تھی' دائیں رخسار پر سیاہ تل تھا۔

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؑ

کذب و ریا کو اذن اشاعت نہ دیجئے
جھوٹی خبر کو حقِ طباعت نہ دیجئے
کچھ تو خیال کیجئے آدابِ حرب کا
فرار کو تو دادِ شجاعت نہ دیجئے

(افسر عباس)

مجلس دوئم

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں گود میں بولے

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ......

مزاج معلٰی کی نفاستوں پر ناگوار نہ گزرے تو تکلیف کریں' بلند آواز میں صلواۃ!......

طبیعتوں' حیثیتوں' نیتوں' ذہنیتوں کو اگر گردش دوراں کی حبس آلود تھکن اجازت دے تو تھکن شکن صلواۃ پڑھیں۔

اللھم صلی علی محمدؐ و آل محمدؐ

(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

صدنشین بزم زیر ردا' صدنشین بزم زیر ردا' یعنی چادر تطہیر کے سائے میں منعقد ہونے والے پنجتن کے پہلے عوامی اجلاس کی محمدؐ' علیؑ' حسنؑ' حسینؑ کے ہوتے ہوئے صدارت کرنے والی مخدرات عصمت جسے زمین پر فاطمہؑ کہتے ہیں اور آسمان پر بتولؑ کہتے ہیں۔

(سامعین! واہ' واہ' واہ......نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

اس مخدراتِ عظمت' مودۃ عصمت و طہارت بی بی کے نام پر جتنی بلند صلوٰۃ ہو سکتی ہے' پڑھیں۔

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

ماشاء اللہ چشم بدور......! سرزمین کربلا کی حدوں سے مودت حسینؑ کشید کرنے والے دیوانوں کا تحت نگاہ کرم نفیس اس بات کی علامت ہے کہ ۱۸۰۰۰ عالمین نے آدمؑ سے محمدؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کے مشترکہ قرضے...... آدمؑ سے محمدؐ تک......(پوری توجہ چاہتا ہوں!)

آدمؑ سے محمدؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار' نبیوںؑ کے نبی کے مشترکہ قرضے جو انسان ایک مختصر ترین سجدے کی مہلت میں ادا کر کے اپنی باقی عبادت سے توحید' نبوت' امامت اور شریعت کو قیامت تک کے لئے اپنا ذاتی مقروض بنا دے' اسے حسینؑ کہتے ہیں۔(واہ' واہ' واہ......نعرہَ حیدری' یاعلیؑ)

بڑی مہربانی...... میری خوش نصیبی ہے کہ میرا پہلا فقرہ میری حوصلہ افزائی کا سبب بن گیا۔ آدم سے محمدؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کے قرضے...... جو انسان ایک مختصر ترین سجدے کی مہلت میں ادا کر کے اپنی باقی عبادت سے......توحید' نبوت' امامت' عدل' قیامت یعنی اصول دین کو...... اصول دین کو قیامت تک کے لئے اپنا ذاتی مقروض بنا لے......اسے حسینؑ کہتے ہیں۔

جو حُسن کا محتاج ہو اسے حسین کہتے ہیں۔(واہ' واہ' واہ)

جو حُسن کا محتاج ہو اسے حسین کہتے ہیں' حُسن جس کا محتاج ہو اسے حسینؑ کہتے ہیں۔(واہ' واہ' واہ...... پوری توجہ سے......حسینیت' زندہ باد......حسینیت' زندہ باد......

یزیدیت' مردہ باد...... یزیدیت مردہ باد...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

جو حُسن کا محتاج ہو وہ حسین ہوتا ہے' حسن جس کا محتاج ہو وہ حسینؑ ہوتا ہے'

انوکھی شخصیت...... میرا حسینؑ ہر دور میں!

ہر بادشاہ نے تاریخ لکھوائی اپنے عہد کی...... اپنی مرضی کے مطابق اور تاریخ جھوٹ بولتی رہی' اپنے عہد کے بادشاہ کی تعریف کرتی رہی' ہر دور میں مورخ خریدے گئے' ہر دور میں قلم خریدا گیا' ہر دور میں ضمیر بیچے گئے' ہر دور میں ضمیروں کا نیلام گھر سجایا گیا' ہر دور میں خزانوں کے منہ کھلتے رہے۔

میرا حسینؑ وہ واحد انسان ہے جس کے دروازے پر تاریخ اپنا کشکول لے کر دو پہر تک کھڑی رہی' حسینؑ کچھ سچ کی بھیک اس میں ڈال دے۔ (آہا' آہا' آہا!)

حسینؑ نے تاریخ کو جھوٹ نہیں بولنے دیا' مورخ کا محتاج نہیں حسینؑ...... مورخ حسینؑ کا محتاج ہے' تاریخ کا محتاج نہیں حسینؑ! تاریخ محتاج ہے حسینؑ کی' تخت و تاج کا محتاج نہیں حسینؑ......! تخت و تاج حسینؑ کا محتاج ہے۔

(پوری توجہ چاہتا ہوں......!)

بڑا ناز تھا یزید کو اپنے لشکر پر' اپنے تاج پر' اپنے تخت پر...... اپنی سپاہ' بڑا ناز تھا یزید کو اپنی حکومت پر' (مجھے حسینؑ کی قسم! پوری توجہ چاہتا ہوں جہاں جہاں بیٹھے ہو اور اسی عروج سے سنتے رہنا' جس عروج پر سن رہے ہو' جہاں کہیں بیٹھے ہوئے ہو)۔

میری خوش نصیبی ہے کہ قرار مہدی صاحب شیعہ مرکز کے صدر ہیں' آپ تشریف فرما ہیں' دانشور ہیں' قانون جانتے ہیں' لاء کے بہت بڑے ماسٹر ہیں۔ ان کے سامنے میں ایک بار کہتا ہوں کہ پوری کائنات پر حسینؑ کی حکومت...... پوری کائنات

پر...... پہلے چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں میں کہ پوری کائنات پر آج میرے حسینؑ کی حکومت ہے' اس لئے کہ کائنات ہے مجموعہ چار عناصر کا...... مٹی' پانی' ہوا اور آگ مل کر کائنات بنے۔

مٹی' پانی' ہوا اور آگ ان چار کا مجموعہ ہے کائنات...... قبلہ! مٹی' پانی' ہوا اور آگ کا! مٹی' پانی' ہوا اور آگ مل کر کائنات بنے ہیں۔ آج دیکھ لو مٹی پر حسینؑ کی مجالس ہو رہی ہیں' پانی کی سبیلیں لگی ہوئی ہیں' آگ پر حسینؑ کا ماتم ہو رہا ہے' ہوا میں حسینؑ کے نوحے گونج رہے ہیں۔ (بولتے آؤ میرے ساتھ!)

ہے حکومت حسینؑ کہ نہیں...... اگر حکومت کے لئے ۴ چیزیں کافی ہیں' قبلہ! کہیں بھی سلطنت کو یکجان کرو ۴ چیزیں' بس پہلے زمین ہونی چاہیے' حسینؑ نے عہدے یزیدی میں اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے زمین خریدی جسے کربلا کہتے ہیں۔ (بولو' بولو میرے ساتھ بولو تو سہی نا......)

زمین خریدی کہ نہیں...... حسینؑ نے اپنی زمین خریدی' ساٹھ ہزار دینار میں...... قبیلہ بنی اسد سے خریدی۔ وہ زمین خریدی جس میں رات کو سناٹا پھرتا تھا' صبح کی دوپہریں کاٹتی تھیں' جس سے نبیؐ ڈرتے ہوئے گئے۔ اس زمین نے کہا تھا:

''زہراؑ کے لعل مجھ پر اپنے خیام نہ لگا۔ میں کرب بھی ہوں' بلا بھی ہوں...... کرب بھی ہوں' بلا بھی ہوں' مصیبت ہوں' رنج و الم بھی مجھ میں پلتے ہیں' نبیؐ مجھ سے ڈرتے گئے ہیں...... ابراہیمؑ کے گھوڑے کو یہاں پر کانٹا چبھا تھا زمین پر گر پڑا تھا' اسماعیلؑ کو جب یہاں چوٹ لگی تھی...... یحییٰؑ کو یہاں تکلیف پہنچی تھی'

موسیٰؑ کو یہیں پر تکلیف پہنچی تھی‘ نوحؑ کی کشتی جب ادھر سے گزری
تھی‘ اس نے کہا تھا‘ خالق عجیب سرزمین پر آیا ہوں‘ نہ میری کشتی کو
کوئی سکون ہے‘ نہ میری طبیعت کو کوئی قرار ہے۔ مجھ سے نبی
ڈرتے گئے ہیں۔“

حسینؑ نے مٹھی میں مٹی کو لے کر کہا:

”خبردار! مجھ سے گستاخی کے انداز میں بات نہ کرنا۔ وہ نبی
تھے...... میں حسینؑ ہوں۔“ (آہا‘ آہا‘ آہا!) وہ نبی تھے‘ میں
حسینؑ ہوں‘ وہ آئے تھے گزرنے کے لئے...... میں آیا ہوں
سنورنے کے لئے! میں بتاؤں گا تجھے آسمانوں پر عرش معلّیٰ ہے‘
میں تجھے معلّیٰ بناؤں گا۔“

زمین اپنی خریدی حسینؑ نے حکومت کے لئے‘ دوسری چیز کیا ہوتی ہے قبلہ!
لشکر! عجیب لشکر ہے میرے حسینؑ کا‘ عجیب لشکر ہے میرے حسینؑ کا! ۸۸ سال کے
ضعیف بھی لشکر میں...... چھ ماہ کا بچہ بھی لشکر میں! کائنات میں ایسا حاکم میں نے نہیں
دیکھا کہ جو ڈھائی لاکھ کے لشکر سے...... ڈھائی لاکھ کے لشکر پر آخری حملہ ایک چھ ماہ
کے کمسن سے کرائے۔ (شیخوپورہ ہے‘ یہاں کوئی لفظ میرا ضائع نہیں ہوگا!)

کوئی ہے ایسا آخری حملہ! ایک شعر یاد آ گیا مجھے‘ اللہ کرے سمجھا سکوں۔

تپیا میں علی اصغرؑ نے کر دیا ثابت

یہ شعر اگر میرا ضائع ہو گیا تو مجھے قیامت تک دکھ رہے گا‘ سمجھ میں آئے تو
میرے ساتھ بولنا ضرور ہے۔ ۵۰ ہزار کا مجمع ہے اور ایسا سکوت اور خاموشی ہے‘ یہ

میرے لئے موت کا باعث ہوگا' اگر یہ شعر سمجھ میں نہ آیا اور آپ نہ بولیں۔

تپسیا میں علی اصغرؑ نے کر دیا ثابت

تپسیا میں علی اصغرؑ نے کر دیا ثابت......قبلہ!۔

تپسیا میں علی اصغرؑ نے کر دیا ثابت

یزیدیت پر تو بچے بھی مسکراتے ہیں

(آہا' آہا' آہا! حسینیت' حسینیت......مل کر' سب مل کر' سبحان اللہ......حسینیت' زندہ باد......حسینیت' زندہ باد......یزیدیت' مردہ باد......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

اب مجھے یقین ہے کہ شعر میرا ضائع نہیں ہوگا۔

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں گود میں بولے

(ہائے' ہائے' ہائے......ذرا جاگو!)۔

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں گود میں بولے

کیا نام ہے اصغرؑ کا' پورا نام علی اصغرؑ ہے نا......اب شعر سنو!۔

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں گود میں بولے

میدان میں بولے گا کہ آ کر یہ علیؑ ہے

(آہا' آہا' آہا...... ہائے' ہائے......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......آخری آدمی تک نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

مہربانی' سلامت رہو' قبلہ......آخری آدمی تک! جس کی رگوں میں حسینیت ہے' یزیدیت پر کاری ضرب لگانے کے لئے جتنی آواز حسینؑ نے دی ہے' پوری آواز صرف کر کے نعرۂ حیدری......یاعلیؑ !۔

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں گود میں بولے

میدان میں بولے گا.....................

(واہ' واہ' واہ...... بولو' بولو...... میرے ساتھ......!)

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں...... جی قبلہ!

اصغرؑ کوئی عیسیٰؑ تو نہیں گود میں بولے

میدان میں بولے گا کہ آخر یہ علیؑ ہے

کیسا ہے حسینؑ کا انتخاب...... یہ حسینؑ کا انتخاب ہے نا...... حسینؑ کا تخاب...... قبلہ! صحابی حسینؑ کو ملے' کس کو ملے' تمہاری آواز بن کر بات کرتا ہوں' یسے صحابی...... قبلہ حسینؑ کو ملے کسی نبی کو ملے......؟

آدمؑ سے محمدؐ تک اسٹوریکل فیکٹ (Historical Fact)' ڈیم فیکٹ (Deam Fact) ہے' یونیورسل ٹرتھ (Universal Truth) عالمی سچائی ہے کہ حابی حسینؑ کے ہیں' ایسے صحابیؓ کس نبی کو بھی نہیں ملے۔

فرق ہے نا قبلہ! میدان احد میں محمدؐ اپنے صحابیوں سے کہتے ہیں' آؤ...... وہ تے نہیں تھے اور شب عاشور حسینؑ اپنے ساتھیوں سے کہتا تھا' جاؤ...... (او یار بولو تو ہی نا...... نعرہ حیدری' یا علیؑ)

محمدؐ کہتا ہے آؤ...... وہ آتے نہیں' حسینؑ کہتا ہے' جاؤ...... وہ راز چھپا رہا ہے' کوئی کسی کو نہیں دیکھ رہا' جاؤ...... وہ جاتے نہیں' ایسے صحابیؓ' ایسا لشکر حسینؑ کا حکومت کے لئے' P.C.G. خزانہ ہوتا ہے' قبلہ! آج تک مجھے بتاؤ کونسا بادشاہ ایسا آیا ہے س کا اتنا وسیع لنگر ہو' جیسا حسینؑ کا ہے؟ انٹرنیشنل سروے ہے۔ (جو باتیں میں کر رہا

ہوں غور سے سنا کرو!)

عام جو مولوی باتیں کرتے ہیں، عام زندگی میں، نہیں یہ باتیں میری ہیں، وہ ہم کہتے ہیں تو عجیب انداز میں کہتے ہیں۔

قبلہ! انٹرنیشنل سروے ہے کہ "The Time" میں بھی چھپا، "Young Heka World Record" میں بھی چھپا ہے۔ کہا ہے کہ محرم کے دس دنوں میں جتنی نیازیں، جتنا شربت، جتنا دودھ، جتنا لنگر حسینؑ کے نام پر تقسیم ہوتا ہے، اگر وہ اکٹھا کرلیا جائے تو چھ ملکوں کا دس سال کا بجٹ بنتا ہے۔ (سامعین واہ واہ واہ!)

حسینؑ کو میں کیا کہوں قبلہ! جس کا لنگر ہے۔ ۲۵ ملکوں نے خط بھیجا، یہ بھی ایک سروے ہے، انٹرنیشنل سروے کہ پورے ورلڈ (World) میں پوری روئے زمین پر ۲۴ گھنٹے میں...... ہاں جی پوری روئے زمین پر ۲۴ گھنٹے میں روزانہ ۱۴۰۰ سال سے...... روزانہ ۲۴ گھنٹے میں ہر ۳ منٹ کے بعد کہیں نہ کہیں حسینؑ کا ذکر ہوتا ہے۔ (آہا، آہا، آہا...... واہ، واہ، واہ!)

انٹرنیشنل سروے یہ ہے، ہر ۳ منٹ کے بعد کہیں نہ کہیں حسینؑ کا ذکر ہو رہا ہے، کسی محفل میں، کسی انجمن میں، کسی مجلس میں، کسی حلقے میں حسینؑ کا خزانہ اپنا عجیب خزانہ ہے...... عجیب خزانہ ہے۔ چوتھی چیز ہے ''علم'' (پرچم) کسی بھی ملک کی پہچان...... پرچم...... قومی پرچم! حسینؑ کا اپنا پرچم ہے...... ہے نا کے نہیں، لیکن فرق ہے۔ یہ بھی انٹرنیشنل لاء (International Law) بین الاقوامی قانون ہے کہ کسی ملک کا پرچم صرف اس ملک میں لہرا سکے گا۔

(نہیں سمجھے ہو تم، نہیں سمجھے تو میں کیا کروں......؟) کہ کسی ملک کا پرچم! نعرۂ

حیدری یا علیؑ !(آہا' آہا' آہا' آہا.....حسینیت' زندہ باد..... یزیدیت' مردہ بادہ)

(مل کر' مل کر سارے.....نعرۂ حیدری' یا علیؑ !)

کسی ملک کا پرچم! ڈاکٹر صاحب کوئی بات غلط تو نہیں کہہ رہا نا.....؟ انٹرنیشنل لا: حسین زیدی صاحب' بھائی ناظم' شاہ جی! انٹرنیشنل لاء ہے۔ اچھا! کوئی ہندوستان والا اپنے گھر پر پاکستان کا پرچم لہرا دے تو تعزیرات ہند کے مطابق اس کے خلاف انٹی اسٹیٹ (Anti State) لگ گئی' یعنی کہ بغاوت کا مقدمہ درج ہو گا اور کوئی پاکستانی اپنے گھر پر خدانخواستہ اگر ہندوستان کا پرچم لہرا دے تو بغاوت شمار ہو گی۔

حسینؑ تیرے کیا کہنے' پوری کائنات میں' جس ملک میں' جس کا جی چاہے اپنے گھر پر تیرا پرچم (عَلَم) لہرا دے' آسمان دن میں پانچ مرتبہ تیرے عَلَم کو سلامی نہ دے تو حسینؑ نام نہیں۔(آہا' آہا' آہا!)

یہ ہے میرا ارشاد' خبردار! حسینؑ سے محبت نہ کرو (ہائے ..... رو کے) محسن نقوی کیا کہہ گیا کہ حسینؑ سے محبت نہ کرو' حسینؑ سے عشق کرو..... حسینؑ سے عشق کرو..... محبت نہ کرو۔ اس لئے کہ محبت کبھی نفرت میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔(ہائے' ہائے' ہائے) حسینؑ سے عشق کرو کہ عشق معراج پر پہنچتا ہے' پھر حسینؑ سمجھ آئے گا۔ حسینؑ کو ہاتھوں سے نہ سمجھو' حسینؑ کبھی سمجھ میں نہیں آئے گا' حسینؑ کو دست سے سمجھو' حسینؑ کھلتا چلا جائے گا۔

ختم ہو گئیں حکومتیں' تباہ ہو گئے لشکر' ٹوٹ گئیں تلواریں' دفن ہو گئے نیزے جھک گئیں کمانیں' ختم ہو گئے تیر' برباد ہو گئے تیر انداز..... گالی بن گیا یزید' مر گیا نام شمر کا.....

شمر بغیر ولایت کے ختم ہو گیا' ابن زیاد تباہ ہو گیا' ولید برباد ہو گیا' مروان کو کوئی نہیں جانتا' حُرمل کو کوئی نہیں جانتا' عمر بن سعد کو...... بنی امیہ کے تمام کے تمام بادشاہ اپنی اپنی قبروں کے جہنم میں چلے گئے' بنو عباس کے سارے بادشاہ اپنی اپنی قبروں میں کیڑوں کا رزق بن گئے' ختم ہو گیا تاج' ٹکڑے ہو گیا تخت...... برباد ہو گئیں حکومتیں' خالی ہو گئے خزانے' ختم ہو گئیں تلواریں' بوسیدہ ہو گیا قانون' پھٹ گئے آئین' بہہ گئے سارے دستور......! حسینؑ کے خلاف بولنے والے' اب اذیت کے اندھیرے غاروں میں ہمیشہ کے لئے گم ہو گئے ہیں' حسینؑ کے خلاف پڑھنے والے ہمیشہ کے لئے نابینا ہو گئے۔

لیکن ۱۴۰۰ سال گزرنے پر بھی...... ۱۴۰۰ سو سال گزرنے پر بھی...... شان حسینؑ شیخوپورہ میں بارگاہ حسینیت کے تحت ٹھاٹھیں مارتے ہوئے مومنین اور مومنات کے اس سمندر میں...... آج بھی اس وقت بھی ہم ثابت کر رہے ہیں کہ ۱۴۰۰ سال گزرنے کے بعد بھی...... نہ یزید رہا' نہ یزید کا ظلم رہا' نہ لشکر رہے' نہ تاج رہے' نہ تخت رہے' نہ قصیدہ خواں رہے' نہ قصیدہ نگار رہے' نہ مورخ رہے' نہ ضمیر فروش رہے' نہ قلم فروش رہے' نہ زبان دان رہے' نہ زبان دراز رہے' نہ گستاخ رہے' نہ دست دراز رہے۔

۱۴۰۰ سال بعد آج بھی میرے حسینؑ کا نام ہے' تاریخ کی پوری پیشانی پر تازہ تراشتے ہوئے جھومر کی طرح لٹک رہا ہے۔ یا حسینؑ! (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ!)

یہ ہے میرا حسینؑ!

دو ہستیاں بڑے سے بڑے مجرموں کو بخش دینے کا اختیار رکھتی ہیں' ایک خالق ہے ایک مخلوق ہے' ایک اللہ ہے ایک حسینؑ ہے۔ اللہ بھی جس کو' جس وقت

چاہے' جس کو چاہے...... معاف کر دے' کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اللہ چاہے تو کنکر کو در کر دے اور حسینؑ چاہے تو آدمی کو حُر کر دے۔(آہا' آہا...... بولتے آؤ میرے ساتھ ساتھ!...... آسمانی نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

یہ حسینیت ہے' اس دروازے سے آؤ...... وحشی ہو تو انسان بنائے گا۔ حسینؑ کے پاس آؤ' انسان ہو تو مسلمان بنائے گا...... حسینؑ کے پاس آؤ' مسلمان ہو تو مسلمان بنائے گا...... حسینؑ کے پاس آؤ' سلمانؓ ہو تو فخر سلمانؓ بنائے گا...... حسینؑ کے پاس آؤ' کنکر ہو تو در بن جاؤ گے...... حسینؑ کے پاس آؤ' مجرم ہو تو حُر بن جاؤ گے...... حسینؑ کے پاس آؤ' بے زر ہو تو ابوذرؓ کہلاؤ گے...... حسینؑ کے پاس آؤ' صاحب کردار ہو تو میثم تمار بن جاؤ گے...... حسینؑ کے پاس آؤ...... حسینؑ کے پاس آؤ...... یہ تو ہماری آنکھوں دیکھی باتیں ہیں' دروازے کے اندر جو بھکاری ہے' (ڈاکٹر بخاری صاحب آپ کے سامنے بیٹھے ہیں' ساری زندگی صرف مجلسوں میں آتے رہے' مجلس چلاتے رہے۔) آج حسینؑ نے عدالت کا ترازو ان کے ہاتھ میں دے کر ثابت کیا کہ میرے ساتھ وابستہ ہو' میں حسینؑ ہوں۔ اگر وہ وکیل ہو اس کو وکالت سے تب بلا کر ثابت کرتا ہوں کہ حسینؑ زندہ ہے۔(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ !) اور یاد رکھو حسینؑ کے خلاف فیصلہ دینے والے...... حسینؑ مورخ کا محتاج نہیں' حسینؑ خود تاریخ ہے۔

یہ یاد رکھو...... حسینؑ خود تاریخ ہے قبلہ!

حسینؑ شخص نہیں شخصیت ہے' حسینؑ ذہن نہیں ذہنیت ہے' حسینؑ آدمی نہیں آدمیت ہے۔

وارث آدمؑ صفی اللہ...... حسینیت زندہ باد

وارث ابراہیمؑ خلیل اللہ...... حسینیت زندہ باد

وارث موسیٰؑ کلیم اللہ...... حسینیت زندہ باد

وارث اسماعیلؑ ذبیح اللہ...... حسینیت زندہ باد

وارث عیسیٰؑ روح اللہ...... حسینیت زندہ باد

وارث محمدؐ حبیب اللہ...... حسینیت زندہ باد

وارث امیرالمومنین علی ولی اللہ...... حسینیت زندہ باد

حسینؑ انسان نہیں، انسانیت ہے۔ حسینؑ کا مقابلہ انسانوں سے نہ کرو، اگر میرے حسینؑ کا مقابلہ کرنا ہے تو نبیوں سے کرو۔ (تھکے ہوئے ہو میرا خیال ہے کہ گرمی زیادہ ہے؟...... نعرۂ حیدری، یاعلیؑ)

آدمؑ سے کرو حسینؑ کا مقابلہ ہمیں بھی لطف آئے، انسان سے موازنہ کرو۔ آدمؑ سے کرو ہمیں بھی پتہ چلے آدمؑ اور ایمان ہے، لیکن مرکز ہے تو ایمان نہیں آتا۔

آدمؑ کی ذات مرکز ایمان بھی نہیں
آدمؑ کا نطق محور قرآن بھی نہیں
آدمؑ خطا کرے کوئی نقصان بھی نہیں

گھبرا گئے ہیں سارے آدم سے حسینؑ کا مقابلہ ہو رہا ہے، آدمؑ جو جانتا ہے میں ثابت کرتا ہوں۔

آدمؑ کی ذات مرکز ایمان بھی نہیں
آدمؑ کا نطق محور قرآن بھی نہیں

آدمؑ خطا کرے کوئی نقصان بھی نہیں

اور آگے دیکھئے میں قرآن کی بات کرتا ہوں' تجھے سمجھ ہی نہیں آتی میں کیا کروں......؟ اگلا شعر سننے کے لئے بے تاب ہیں' اگلا شعر میں سناؤں گا جب یہ سمجھیں گے' ایسے نہیں میں سناتا' شعر ضائع کرنے والا تو محسن نقوی ہے نہیں!

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ !)

آدمؑ کی ذات مرکز ایمان بھی نہیں

''آدم پر ہمارا ایمان ضرور ہے لیکن مرکز ایمان نہیں۔''

آدمؑ کا نطق محور قرآن بھی نہیں

آدمؑ خطا کرے کوئی نقصان بھی نہیں

لیکن یہ شان دیکھئے شہ مشرقین کی۔ (اب آہستہ آہستہ بولے ہیں) اب میں چوتھا مصرعہ پڑھوں گا' بعد کا مصرعہ پڑھا کر دہرا رہا ہوں۔

آدمؑ کی ذات مرکز ایمان بھی نہیں

(آخری آدمی تک بولنا اگر سمجھ میں آئے' نہ سمجھ آئے تو نہ بولنا!)

آدمؑ کی ذات مرکز ایمان بھی نہیں

آدم کا نطق محور قرآن بھی نہیں

آدمؑ خطا کرے کوئی نقصان بھی نہیں

شبیرؑ میں خطا کا تو امکان بھی نہیں

(آہا' آہا' آہا...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

آدم خطا کرے...... (اب سمجھ میں آئی بات' آخری آدمی تک سمجھ میں آئی۔

اللہ کو بھی ! حسینؑ کا نام' حسینؑ کا واسطہ دو' اس نے کبھی نہیں ٹھکرایا' تم میں ہر مومن کو حسینؑ کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں' مت طلملاؤ...... مت پریشان ہو کے سنو' سوچو کہ حسینؑ کے ماننے والے کہاں بیٹھے ہیں۔

آدمؑ کی ذات مرکز ایمان بھی نہیں
آدمؑ کا نطق محور قرآن بھی نہیں
آدمؑ خطا کرے کوئی نقصان بھی نہیں
شبیرؑ میں خطا کا تو امکان بھی نہیں

اور بتاتا ہوں......

ہے ادنیٰ سی شان دیکھ شہ مشرقین کی

ادنیٰ سی شان دیکھ...... ادنیٰ سی شان...... ادنیٰ سی شان...... ادنیٰ سی' بڑی نہیں' ادنیٰ سی شان......

ہے ادنیٰ سی شان دیکھ شہ مشرقین کی
آدمؑ بہشت میں بھی ہے رعیت حسینؑ کی

(واہ' واہ' واہ...... بولو یار بولو...... نعرۂ حیدری)

(آخری آدمی تک نعرۂ حیدری...... یا علیؑ !)

ادنیٰ سی شان دیکھئے شہ مشرقین کی
آدم بہشت میں بھی ہے......

نوحؑ سے مقابلہ کر حسینؑ کا' نوحؑ سے...... نبی اللہ۔

رتبے میں ہو نجی تو وہی شان چاہئے
اب نوحؑ کو نجات کا ساماں چاہئے

(کیا کروہ صاحبان یعنی کبھی کبھی گمان ہوتا ہے کہ دور دور سے آئے ہوئے مومن یا تو تھکے ہوئے ہوتے ہیں یا پھر چپ کر کے بیٹھتے ہیں!) نوحؑ نجی اللہ ہے نا......قبلہ!

رتبے میں ہو نجی تو وہی شان چاہئے
اب نوحؑ کو نجات کا سامان چاہئے
کشتی ہو بادباں ہو نگہبان چاہئے
کشتی کے تیرنے کو بھی طوفان چاہئے

کشتی کے تیرنے کو بھی...... تیرنے کو بھی...... تیرنے کو بھی......قبلہ! آپ سے اجازت لوں گا۔

کشتی کے تیرنے کو بھی طوفان چاہئے
لیکن یہ معجزہ ہے شہ مشرقین کا
خشکی پہ تیرتا ہے سفینہ حسینؑ کا

(بولو یار بولو......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !......حسینیت' زندہ باد......حسینیت' زندہ باد...... یزیدیت' مردہ باد......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

(نہیں میں تو گھڑی نہیں دیکھ رہا قبلہ! میں تو حاضر ہوں!)

انگشتری ہے دیں کی......

بنی امیہ کی گندی نالی سے ابلنے والے کیڑے بھی حسینؑ کے مقابلے میں آتے

ہیں۔ (تھک جو گئے ہو تو میں کیا کروں...... نعرۂ حیدری...... نوجوان بولا کریں میرے ساتھ' خوف نہ کھایا کریں)۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا

(یہ جو میرے دائیں بیٹھے ہیں نا...... یہ نہیں بولتے! پتہ نہیں کیوں......؟ سو جاؤ ہاں تھکے ہوئے ہو گے ساری رات کے! نہیں اتنی توجہ مجھے نہیں چاہئے...... نعرۂ حیدری...... چھوڑ جایا کرو مجھے...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... اتنی تم سے گزارش ہے کہ یہ جگہ ہے جیسے مولانا صاحب کے پاس ہے تاکہ مجھے آواز آئے کہ کوئی کہہ رہا ہے' مائیک بول رہا ہے کہ نہیں!)

حضرات...... شان دیکھئے شہ مشرقین کی...... آدمؑ بہشت میں بھی ہے...... بھئی میں پڑھ رہا تھا۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا

مجھے حکیم نے نہیں بتایا کہ تم اونچی آواز میں نہ بولو اور میں بولتا رہوں اونچی آواز میں! مجھے تو آٹھ مجالس روز پڑھنا ہوتی ہیں' میں آرام سے پڑھ کر چلا جاؤں گا۔ مجھے کیا بات ہے' یہ تو نہیں کہ اگلے سال مجھے نہیں پڑھائیں گے' جب ان کی مرضی ہو...... پوری جب تک شان حسینؑ مکمل ہو کے آباد نہیں ہو جاتا' اس وقت تک اس کو آباد رکھیں۔ (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ !)۔

انگشتری ہے دین کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا

کیا دکھا رہا ہے' خیرات میں قرینہ...... یہ وہ سمجھتے ہیں جو صاحبانِ زبان بیٹھے ہیں!۔

خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا

کیسی خیرات......؟۔

سورج پہ سوچ' چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

توجہ چاہتا ہوں قبلہ! ایک مشکل ترین رباعی پڑھتا ہوں' آسان تم سمجھتے نہیں' شاید مشکل سمجھو!۔

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی

دیکھتا ہوں کون یہ شعر سمجھتا ہے' اب نہیں کہوں گا کہ سمجھو......!

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی
دل کو حاصل نئی معراج عمل ہو جاتی

مشکل ترین رباعی بھیجتا ہوں' دیکھتا ہوں بیس پچیس ہزار کے مجمع میں کون سمجھتا ہے اور کون بولتا ہے' جس کی سمجھ میں نہیں آئے' میں ناراض نہیں ہوں گا' کیونکہ میں خود بول رہا ہوں کہ مشکل رباعی ہے۔

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی
دل کو حاصل نئی معراج عمل ہو جاتی
وقت آخر تجھے سجدہ جو نہ کرتا شبیرؑ
کربلا خانہ کعبہ کا بدل ہو جاتی

(آہا' آہا' آہا...... نعرۂ حیدری...... نعرۂ حیدری...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

وقت آخر...... (آہا' آہا...... یہ ہے حسینؑ کا معجزہ!)۔

آیا ادھر یہ نام ادھر آنکھ تر ہوئی

پانی کو کتنا پیار ہے اب بھی حسینؑ سے

(شاباش کیا بات ہے!)۔

اے خدا فکر کی تقسیم اٹل ہو جاتی

دل کو حاصل نئی معراج عمل ہو جاتی

وقت آخر تجھے سجدہ جو نہ کرتا شبیرؑ

کربلا خانہ کعبہ کا ....

باقی رہ گئی نماز...... مارا گیا حسینؑ !(ہائے' ہائے) باقی رہ گئی اذان' مارا گیا اکبرؑ ! بہتے رہے دریا' (مومن کہتا ہے آرام سے...... بوجھ لگتا ہے' اس مجلس کے بعد مر جاؤں۔ میں آرام سے پڑھتا ہوں قبلہ!) باقی رہ گئی نماز' مارا گیا حسینؑ ! پھر کہتا ہوں...... پھر کہتا ہوں' باقی رہ گئی نماز...... مارا گیا حسینؑ ! بچ گئی اذان' مارا گیا اکبر! بچ گئی اذان...... مارا گیا اکبرؑ !

بھائی لیاقت! بہتے رہے دریا' مارا گیا عباسؑ ! پیتے رہے لوگ پانی' مارا گیا اصغرؑ! پیتے رہے لوگ بانی' مارا گیا اصغرؑ! قائم رہ گیا پردہ' اتر گئی چادر زینبؑ !

سادات شاباش...... شاباش...... یہ تیرے...... آج قنات لگی ہوئی ہیں نا...... سچی ہے زینبؑ ! آج بھی کوئی بی بی زینبؑ کے روضے' کوئی مستور...... چار دروازے ہیں روضے کی طرف...... جناب زیدی صاحب! جونہیں گئے مولاؑ انہیں لے جائے۔

مستورات جاتی ہیں نا...... ہر دروازے پر ایک بورڈ رکھا ہوا ہے' جیسے ہوتا ہے نا......
بحکم ڈپٹی کمشنر!......ایسے ہی ہر بورڈ پر لکھا ہوا ہے:

بحکم ملکة الحجاب

''پردوں کی ملکہ کا حکم ہے۔''

اے مستور تو میری قبر پر آئی' میں تیری شکرگزار ہوں۔ اگر تیری چادر سلامت ہے' اللہ اسے سلامت رکھے' اگر چادر نہیں ہے تیرے پاس برقعے موجود ہیں' سر پر چادر لے کر میری قبر پر آنا' بغیر چادر کے نہ آنا' مجھے عباسؑ سے شرم آتی ہے۔(آہ' ہائے...... ہائے!......شاباش' شاباش' شاباش...... آہ......سید زادیو!) بغیر چادر کے نہ آنا...... حسینؑ کی غربت کی قسم وہ چادر (اگر رو رہے ہو) شمر کے خنجر کے نیچے...... رحمان صاحب شمر کے خنجر کے نیچے...... جب آخری ضرب کے نیچے...... اس وقت حسینؑ نے اللہ کو یاد کیا نہ نبیؐ کو یاد کیا' نہ اکبرؑ کو یاد کیا' نہ عباسؑ کو یاد کیا' نہ قاسمؑ کا نام لیا' نہ حسنؑ کو یاد کیا' نہ ماں کا نام لیا' نہ بابا علیؑ کو یاد کیا۔ قبلہ! شمر کے خنجر کے نیچے...... مشکل سے گردن پھیر کر خیمہ کی طرف دیکھا' زخمی ہونٹوں سے خشک حلق سے تین دفعہ حسینؑ نے آخری وقت کہا:

و حجاباہ...... (ہائے!)

''ہائے...... تیری چادر...... ہائے تیری چادر...... ہائے تیری چادر!)

(سلامت رہو' آہ' آہ...... کرتے آؤ ماتم...... کرتے آؤ ماتم) تیری چادر ہے' تیرا برقعہ ہے۔ شاہ صاحب! کل میں بتا رہا تھا کہ جب بی بی زینبؑ جانے لگی نہ اماں

زہراؑ کی حویلی میں' ۱۸ بنی ہاشم نے ہاتھوں سے ہاتھ ملائے۔(ہم سب روئیں گے ساری زندگی مل کر) بی بی زینبؑ ...... ۱۸ بنی ہاشم...... آپس میں ہاتھ ملائے...... درمیان میں زینبؑ ہے' ایک ہاتھ حسینؑ کی عبا پر......ایک ہاتھ علی اکبرؑ کی عبا پر! بی بیؑ قدم رکھتی ہے' حسینؑ یٰسین پڑھتے ہیں' اکبرؑ مزمل پڑھتا ہے' قاسمؑ سورۂ کوثر پڑھتا ہے' عونؑ و محمدؑ ماں کا طواف کرتے ہیں۔ بی بیؑ قدم اٹھاتی ہے' ۳۴ سال کا عباسؑ پیچھے آ کے زمین پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں سے زینبؑ کے قدموں کے نشان مٹا دیتا ہے۔(روتے ہوئے) بی بی زینبؑ کے قدموں کے نشان...... (پتہ نہیں کوئی سن رہا ہے کہ نہیں' سن رہا ہے کہ نہیں زینبؑ کو...... روتے ہوئے ماتم کرتے آؤ' اگلے سال اللہ جانے کون زندہ رہے کون مر جائے......شاباش! شرم کر کے کوئی نہ روئے!)

عباسؑ قبلہ! قدموں کے نشان مٹا دیتا ہے۔ جناب قبلہ جعفری صاحب! ایک لفظ میں کہوں گا' جب چودہ قدم ماں زہراؑ کی حویلی سے بی بی زینبؑ چلی ہے' چودھویں قدم پر ہاتھ ڈھیلے ہو گئے' حسینؑ کی عبا بھی چھوڑ دی' اکبرؑ کی عبا بھی چھوڑ دی' بی بیؑ زمین پر بیٹھ گئی۔ حسینؑ کہتا ہے:

''زینبؑ بہن! کیا ہوا؟''

آہستہ سے آواز آئی:

''حسینؑ بھائی...... کتنا چلنا ہے' میں تھک گئی ہوں؟''

(ہائے' ہائے) جب کہا' نا...... میں تھک گئی ہوں' جب کہا نہ میں تھک گئی ہوں' حسینؑ کہتا ہے:

''زینبؑ! ابھی تو ماں کی حویلی ہے' ابھی تو تیری چادر سلامت ہے'۔

ابھی تو عباسؑ ساتھ ہے ابھی تو اکبرؑ زندہ ہے ابھی تو قاسمؑ موجود ہے۔ زینبؑ! اس وقت کیا کرے گی جب کوئی نہیں ہوگا' شمر کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا۔'' (سلامت رہو!)

(میں تھک کے نہیں پڑھ رہا..... سنبھال لو بھئی! اس نوجوان کو' کوئی نہیں مر جاتا کوئی!) یہ بے ہوش ہوگیا ہے تو تلوے ملنے والے ہیں' یہ بے ہوش ہوگیا ہے تو پانی پلانے والے ہیں قبلہ! غربت حسینؑ کی..... (ہائے) حسینؑ کے بچوں کی ماؤں کے ساتھ محملوں پر..... اونٹوں پر..... چابک لگتا قبلہ! ادھر چابک لگتا تھا اونٹ کو..... اونٹ دوڑتے تھے' بچوں کے ننھے ننھے ہاتھ..... ماؤں کے گریبان..... ماؤں کے گریبان ہاتھ سے نکل جاتے تو کہتے تھے..... اماں میں گر پڑا ہوں..... ماں کہتی' جب واپس آؤں گی تو قبر بنا دوں گی۔ (ہاں شاباش..... یہ ہے زینبؑ کی تیاری..... ہاں اب فرمائیے' کیا معاملہ ہے؟ سید زادہ مجھے کہتا ہے' جہاں کل چھوڑی تھی تیاری مکمل کر! خدا کرے میں اسے پڑھ سکوں' اللہ کرے تم سن سکو!)

لگ گئے محمل سب سے پہلے حسینؑ لائے زینبؑ.....! عباسؑ نے زانو بچھائے..... دایاں قدم عباسؑ کے زانو پر رکھا' بایاں قدم اکبرؑ کے زانو پر رکھا۔ حسینؑ نے محمل میں سوار کیا' پھر کلثومؑ کو سوار کیا' ساری بیبیاں سوار ہوگئیں۔

باقی آخر میں کروں..... اگر سید کا حکم ہے' پتہ نہیں کل کون زندہ رہے' کون مر جائے۔ ۲۸ رجب کہ سارا دن دروازے بند ہوتے رہے' ہر مستور آتی تھی ربابؑ کے حجرے میں..... صغریٰؑ کا سر ہے ربابؑ کی جھولی میں! صغریٰؑ کو نہیں دیکھتی ہر مستور منہ دوسری طرف..... صغریٰؑ کے سرہانے چابی رکھ کر باہر جاتی اور دیوار سے ٹکر مار کر کہتی:

واغربتاه

''ہائے.....غربت!''

(سلامت رہو' سلامت رہو' سلامت رہو...... مولاؑ کسی غم میں نہ رلائے تمہیں! عاشق ہو مصائب کے......)

شاہ جی! گھروں کی چابیاں جب لیں' بی بی زینبؑ! بی بی صغریٰؑ کے سرہانے آئی۔ آخر میں کون آئی قبلہ! زہراؑ ام المصائب! صغریٰؑ اٹھنے لگی' یہ تربیت ہے حسینؑ کے گھر کی' اگرچہ بیمار تھیں' سہارے سے اٹھیں' چھ سال کی صغریٰؑ! سلام کیا بی بیؑ کو' بی بیؑ نے پیشانی کو بوسہ دیا' چابیاں اپنے گھر کی حوالے کیں۔ صغریٰؑ کہتی ہے:

''صغریٰؑ کہتی ہے ہر مستور آتی ہے میرے سرہانے چابی رکھتی ہے'
مجھ سے کلام کوئی نہیں کرتی' باہر جا کر رونا شروع کر دیتی ہے۔''

آواز آئی:

''صغریٰؑ ہم سفر پر جا رہے ہیں' ہمارے بعد حسینؑ کے گھر کی وارث تو ہے' تجھے چابیاں دے رہے ہیں۔''

آواز آئی:

''ساری مستورات کو بلائیں۔''

ساری مستورات اندر آئیں' صغریٰؑ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ آواز آئی:

''ساری بیبیاں میری طرف دیکھو' میں چھ سال کی ضرور ہوں' بیمار ضرور ہوں' پھوپھی زینبؑ' سب نے چابیاں دی ہیں' ایک گزارش بھی سن لو۔''

شاہ جی! اگر پتھر کا کلیجہ ہے تو سننا! حسینؑ کی بیمار بیٹی کہتی ہے:

''سفر ہے دور کا' گرمی کا موسم ہے' اللہ جانے کب واپس آؤ۔
تمہارے واپس آنے تک اگر میں زندہ رہی' ہر بی بی کو اس کے گھر
کی چابی سنبھال کر دوں گی' اگر تمہارے واپس آنے تک میں مرگئی
تو یاد رکھنا' ساری چابیاں روضہ محمدؐ پر غلاف کے نیچے ہوں گی' اپنی
اپنی چابی اٹھا لینا۔'' (ماتم کرتے آنا...... پتہ چلے نا صغریٰؑ کتنی
دیانت دار ہے!...... سلامت رہو بھئی سلامت رہو...... سلامت
رہو!)

اگر میں مرگئی تو ساری چابیاں مزار محمدؐ کے خلاف کے نیچے رکھوں گی۔ ہر مستور نے صغریٰؑ سے کہا اور ہر مستور چلی گئی۔ (حسینؑ کی غربت کا واسطہ' اگر وعدہ کیا ہے' حکم دیا ہے شاہ جی میں نے کبھی تیاری نہیں پڑھی۔ چھ سال میں آج میرا جی چاہتا ہے کہ میں تیاری کے دو لفظ سناؤں!) ہر بی بی محمل پر بیٹھ گئی' ہر جوان سوار ہو گیا۔ حسینؑ کہتا ہے پاس آ کر:

''آ گئے ہیں سارے؟''

''نہیں مولاؑ ابھی ام ربابؑ رہتی ہیں۔''

آواز آئی:

''جاؤ ربابؑ کو لے آؤ۔''

عباسؑ آیا ربابؑ کے حجرے میں' صغریٰؑ نے دیکھا' آواز آئی:

''اماں ربابؑ! اس جوان سے پوچھ جس نے فہرست بنائی ہے'

اس سے کہہ کہ میرا قصور کیا تھا؟''

عباسؑ کی پیشانی جھکی' آواز آئی:

''میں تیرا بھی غلام' تیرے بابا کا بھی غلام!''

آواز آئی:

''اب کیوں آیا ہے؟''

''تیری اماں کو بابا بلا رہا ہے۔''

''بابا سے کہو خود آئے...... میری ماں ربابؑ جائے گی' اصغرؑ میرے پہلو میں سو رہا ہے۔''

حسینؑ آیا' آواز آئی:

''صغریٰؑ جانے دے۔''

بیمار تھی' خود سر ہٹایا:

جا! اماں...... جا!''

جنابہ ام ربابؑ جانے لگیں' اصغرؑ کو سینے سے لگایا' اصغرؑ نے آنکھ کھولی' چھوٹے چھوٹے ہاتھ صغریٰؑ کی طرف بڑھائے' صغریٰؑ نے اصغرؑ کو لیا...... چھوٹے چھوٹے ہاتھ صغریٰؑ کی گردن میں ڈالے۔ رباب کہتی ہے' آ اصغرؑ...... اصغرؑ نہیں آتا۔ حسینؑ کہتا ہے' اصغرؑ نہیں آتا۔ (روتے ہوئے' جن کی چھوٹی چھوٹی اولاد ہے' سمجھتے ہیں چھوٹا بچہ ہو' کسی بہن سے کتنا مانوس ہوتا ہے!)

اصغرؑ نہیں آتا قبلہ! جب پتہ چل گیا' اصغرؑ نہیں آتا۔ صغریٰؑ کہتی ہے:

''میری کوئی مجبوری نہیں' جب میں نے کوئی زور نہیں دیا' حسینؑ بابا

آپؑ کیوں جبر کرتے ہو اس کو ساتھ رہنے دو مجھے!''

آواز آئی:

''نہیں! اگر اجازت ہو صغریٰؑ میں اصغرؑ کے کان میں کوئی بات کہوں؟''

آواز آئی:

''اجازت ہے بابا!''

حسینؑ نے اصغرؑ کے کان میں کوئی بات کہی۔ اللہ جانے کیا کہا...... دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے' معصوم لپٹ گئے اپنے بابا سے......صغریٰؑ کہتی ہے:

''بابا! کیا کہا؟''

آواز آئی:

''اصغرؑ تو مدینے میں رہ جائے تو میری آخری گواہی کون دے گا؟
تیری جگہ حُرمل کا تیر کون کھائے گا؟ اصغرؑ تو' تو میرا گواہ ہے۔''

(سلامت رہو......سلامت رہو)

چل پڑا حسینؑ! (جی' جی' جی! میں تیرا نوکر...... سنبھل کے آؤ قبلہ! نوجوانوں سنبھلتے آنا......) حسینؑ اصغرؑ کو لے کر چل پڑا' محمل میں چلے گئے سارے' (کسی کی بیمار بیٹی ہو......! دعا کرتا ہوں صغریٰؑ کے صدقے اللہ شفا دے' لیکن اس یتیم کو ردلو ذرا قبلہ! میں خود چپ ہو گیا ہوں' آپ نے فرمائش جو کر دی ہے۔ مجھے خوف ہے یا میں مر جاؤں گا مولاؑ ......ان کی زندگی دراز کرے' یہ برداشت نہیں کر پائیں گے!)

صغریٰؑ !ام سلمیٰؑ کے پاس آئی' نانی مسافر جا رہے ہیں' تھوڑی دیر مجھے لے

چل، میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں، کون کیسے جا رہا ہے۔ (قبلہ شبیر صاحب! مولاؑ ان کی زندگی دراز فرمائے) ام سلمیٰؑ لے کر بیٹھی ہے، بتا رہی ہے صغریٰؑ تیرے بابا کی سواری جا رہی ہے، بابا میرا سلام......! سکینہؑ و زینبؑ کا محمل جا رہا ہے، آواز آئی، پھوپھی اماں میرا سلام...... (روتے ہوئے) کلثومؑ کا محمل جا رہا ہے، آواز آئی، اس سے کہہ کہ ذرا محمل کا پردہ ہٹائے۔ (شاہ جی! اب سننا) جناب کلثومؑ نے محمل کا پردہ ہٹایا، ہاتھ جوڑ کر صغریٰؑ کہتی ہے:

''تیری تو اولاد کوئی نہیں تھی، کیا ہوتا اگر مجھے بیٹی بنا کے لے جاتی، میں تیری خدمت بھی کرتی، تو میرا نام فہرست میں لکھوا لیتی، میں یتیم تھی نا......'' (روتے آؤ، شرم نہ کرو، روتے آؤ بھئی! آخری لفظ ہے سید زادو!)

ام فروہ کا محمل گیا، اللہ کرے قاسمؑ کی شادی ہو، کبریٰؑ کا محمل گیا، بڑھ کر سلام کیا۔ جب ربابؑ کا محمل گیا، صغریٰؑ الوداع کرتی رہی......سواری آئی، سب سے پہلے عباسؑ کی سواری آئی، صغریٰؑ چپ رہی۔ عباسؑ نے دیکھا تو پریشان لگی، آواز آئی:

''صغریٰؑ ناراض ہے؟''

صغریٰؑ کہتی ہے:

''نہ چاچا میں ناراض نہیں ہوں، حق بنتا تھا ہر بہن نے اپنے بھائی کا نام لکھوایا میرا بھائی جو کوئی نہیں تھا۔'' (روتے ہوئے)

گزر گیا عباسؑ! قاسمؑ آیا، صغریٰؑ نے دعا دی۔ (اب سنبھل کے بیٹھ شیخوپورہ، پتھر کے کلیجے تھے......بس آنکھ سے پانی نکلتا ہے قبلہ! حسینؑ کے طفیل کوئی دعا

دل میں قبلہ کوئی غم نہ کرو...... ماتم کرتے آؤ' کوئی روکنے والا نہیں!)

ایک سواری آئی' ام سلمیٰؑ چپ ہو گئیں۔ صغریٰؑ کہتی ہے:

''نانی! کس کی سواری ہے؟''

آواز آئی:

''خود دیکھ لے۔''

اکبرؑ گھوڑے پر سوار ہے' صغریٰؑ نے نانی کو چھوڑا...... (اب اگر دیکھ لو مجھے تو میں آگے نہیں پڑھ سکتا' اگر نہ دیکھو تو سنا دیتا ہوں!)

شاہ جی! ام سلمیٰؑ ...... سادات' ام سلمیٰؑ کی جھولی چھوڑی' اٹھنے کی کوشش کی' اٹھ نہیں سکی' اٹھ نہیں سکی' بازوؤں کے بل چلتی ہوئی حویلی کے دروازے تک آئی:

'اکبرؑ بھائی چلا تو جا رہا ہے ذرا گھوڑے سے اتر' میں تجھے آخری دفعہ دیکھ لوں۔''

اکبرؑ گھوڑے سے اترا' صغریٰؑ نے چادر سر سے اتاری' زمین پر بچھائی اور کہا:

''بھائی اکبرؑ چادر پر بیٹھ...... بھائی اکبرؑ چادر پر بیٹھ!''

اکبرؑ چادر پر بیٹھا' صغریٰؑ نے دونوں ہاتھ بلند کئے' اکبرؑ کے گلے میں دونوں بانہیں حائل کیں' پیشانی کا بوسہ لیا اور بے ہوش ہو گئی' ادھر اکبرؑ بے ہوش ہو گیا۔ کافی دیر دونوں بہن بھائی بے ہوش رہے۔ سارے محمل رک گئے' حسینؑ کی سواری رکی' آواز آئی:

''عباسؑ! جا کے دیکھ تو سہی اکبرؑ نے کیوں دیر لگا دی؟''

عباسؑ آیا' وہ منظر دیکھ نہ سکا۔ واپس ہوا' عرض کی:

''آپؑ خود جائیں۔'' (ہائے)

حسینؑ آئے، دیکھا دونوں بے ہوش پڑے ہیں، حسینؑ نے ہوش دلایا، کہا:

''دیکھ محمل رک گئے ہیں، اکبرؑ جلدی چل میری بہنیں دیر سے محملوں میں بیٹھی انتظار کر رہی ہیں، اکبرؑ جلدی کر زینبؑ تھک جائے گی، اکبرؑ جلدی کر زینبؑ تھک جائے گی، زینبؑ تھک جائے گی......''

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

زباں پہ حسن حقیقت کا اعتراف نہیں

حجاب دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں

بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ

ترے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

(افسر عباس)

مجلس سوئم

''لمس قاسمؑ سے معطر ہے گلوں کا سینہ''

خاندانِ زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ......

مزاجِ معلٰی کی نفاستیں برداشت کر سکیں تو صلواۃ بلند آواز سے پڑھیں' آلِ محمدؐ کے عشق کی سرحدیں منقبت تک پہنچتی ہیں' ایک صلواۃ اتنی بلند کہ جتنا آلِ محمدؐ کا مقام ذہنوں میں بلند ہو سکتا ہے۔

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

بڑی نوازش...... بہت شکریہ! القائم آرگنائزیشن کی طرف سے ''شانِ حسینؑ'' میں عشرۂ محرم کی یہ مجالس...... جہاں ہمارے غریبوں کی دی ہوئی امانتوں کا بہترین مصرف ہے' وہاں ہمارے اپنے جذبہ عقیدت کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ دعا کیا کریں کہ خانوادہ تطہیرؑ کا خالق نوجوانوں میں اتحاد' محبت' اخوت اور جذبہ قربانی کو اسی طرح سے قائم و دائم رکھے تاکہ ارکان قائم کے صدقے میں قائم و دائم رہے۔صلواۃ بلند آواز سے......(آ جائیں......کوئی اور صاحب ہیں) صلواۃ...... بلند آواز میں......

کاظمی صاحب میرے بزرگ ہیں' میں ان کا عزیز ہوں' میں بھی القائم کا ممبر

ہوں' رکن ہوں۔ جیسے القائم کے صدر اور باقی اراکین پابند ہیں' ایسے میں بھی پابند ہوں...... ہونا پڑتا ہے مجھے تو...... لیکن ایک شرط میں نے رکھی تھی کہ اگر ہال تعمیر ہو جائے اگلے سال تو پھر میں پابند ہوں...... پڑھوں گا تا کہ میں بھی پاکستان میں کہہ سکوں کہ کچھ میری لاج رکھی گئی ہے۔(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

کائنات کے...... نعرۂ حیدری لگایئے...... دونوں ہاتھ بلند کر کے(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ !) کائنات کے سب سے سچے انسان نے کائنات میں صداقت کی مثلث کے متعلق العنان سلطنت نے مثلث صداقت مطلق العنان سلطان نے خود یتیم کہہ کر کائنات میں آنے والی نسلوں میں جتنے یتیم ہیں' ان کی پرورش کا ذمہ لینے والے نے...... اسلام کے لقب' دین کے تخلص' شریعت کے وارث نے کائنات کے سب سے سچے انسان نے چند سچوں میں زندگی کی اہم ترین سچائی بیان کی۔(اللہ آپ کو سلامت رکھے!) کائنات کے سب سے سچے انسان نے زندگی کی اہم ترین سچائی چند سچے مداحوں میں......اور وہ سچائی کیا تھی:

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھل بیتی

''میں تم میں دو ثقلین چھوڑ رہا ہوں۔ (میں نے ایک عرصہ صرف کیا ہے اپنے طور پر ایک طالب علم کی حیثیت سے کہ ثقلین کے معنی کیا ہیں) میں تم میں دو ثقلین چھوڑے جا رہا ہوں' ایک اللہ کی کتاب اور ایک میرے اہل بیتؑ !''

جہاں تک میری ذاتی تحقیق اور دوستوں کی تحقیق کا تعلق ہے' ثقلین کہتے ہیں دو ہم وزن......(پوری توجہ سے) دو ہم وزن' ہم رنگ' ہم نسل' ہم نسب' ہم مرتبہ' ہم

مزاج' ہم معراج...... دو ایسی چیزیں جن کا وزن ایک جیسا ہو' نہ پہلی دوسری سے ایک رتی زیادہ ہو اور نہ دوسری ایک رتی کم ہو' اسے کہتے ہیں ثقلین! اور عربی میں...... (پروفیسر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں) عربی میں یہ قاعدہ ہے کہ ایک جیسے مزاج' ایک جیسے نام' ایک جیسے رنگ کی ایک جیسے وقت کی دو چیزیں اگر مل جائیں تو وہ ''ی'' اور ''ن'' کا اضافہ کر دیتے ہیں' عربی میں جیسے ظہر اور عصر کی نماز ہے اسے ظہرین' مغرب اور عشاء ہے مغربین...... حسنؑ اور حسینؑ ہیں تو اسے......(واہ' واہ...... میرے ساتھ ساتھ!) حسنینؑ!

حسنینؑ ایک نواسہ سبط ہے' دونوں ایک جیسے پیارے' ایک جیسے عزیز' ایک جیسے عزیز ہیں تو ''سبطین''! اسی طرح سے آگے آ گیا کہ

انی تارک فیکم الثقلین

میں تم میں دو ثقلین چھوڑ رہا ہوں' ان میں نہ مزاج میں فرق ہے' نہ رنگ میں فرق ہے' نہ طبیعت میں فرق ہے' نہ نیت میں فرق ہے' نہ سوچ میں فرق ہے' نہ تخلیق میں فرق ہے' نہ علم میں فرق ہے' نہ دین میں فرق ہے' نہ ذہنیت میں فرق ہے' نہ شخصیت میں فرق ہے' نہ شریعت میں فرق ہے' یہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

قبلہ قاضی صاحب! اب بھی اگر پڑھے لکھے دوستوں سے نہیں' ان سے معذرت کے ساتھ! میرے جیسے کم پڑھے لکھے دوست اگر نہ سمجھ سکیں تو انہیں مثال دے کے میں یوں سمجھا سکتا ہوں کہ کبھی بازار سے کسی زرگر کی دکان سے آپ گزرے ہوں' کسی سنار کی دکان سے آپ کا گزر ہوا ہو تو اس میں ایک ترازو ہوتا ہے' زرگر کے پاس ہوتا ہے نا...... ایک چھوٹا سا ترازو! اس کے دو پلڑے ہوتے ہیں' اوپر ایک خط مستقیم کی

طرح سے ڈنڈی ہوتی ہے' اس ڈنڈی کے درمیان میں ایک سوئی یا کانٹا ہوتا ہے' اس کانٹے کے منہ پر تھوڑے فاصلہ پر ایک نقطہ ہوتا ہے...... ہوتا ہے نا...... زرگر ایک پلڑے میں رتی' ماشہ' تولہ کے وزن ڈالتا ہے' دوسرے پلڑے میں اتنے وزن کی چاندی یا سونا ڈالتا ہے' نہ وزن کو دیکھتا ہے نہ سونے چاندی کو دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے اس سوئی کی طرف! نہ وہ سوئی...... وہ سوئی...... وہ سوئی نہ ذرا ادھر ہو نہ ذرا سی ادھر ہو بلکہ عین درمیان ہو' اسے کہتے ہیں ''ثقلین''!

(اب سمجھ میں آ گئی میری بات...... بڑی توجہ!) اسے کہتے ہیں ثقلین!

انی تارک فیکم الثقلین

''میں تم میں دو ثقلین چھوڑ رہا ہوں' ایک اللہ کی کتاب اور ایک میرے اہل بیتؑ!''

(میرے شیعہ سنی بھائی!) ایک اللہ کی کتاب' ایک میرے اہل بیتؑ! یہ دونوں ثقلین ہیں' ہم وزن ہیں۔ چونکہ حدیث رسولؐ ہے' رسولؐ کی حدیث پر شک کرنا ابوجہل کے جرم سے بھی بڑا جرم ہے' جو حدیث رسولؐ پر شک کرے حقیقی کافر...... (نعرہ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ!)

جو حدیث رسولؐ...... فرمان رسولؐ...... چونکہ ہر کتاب میں ہر چیز موجود ہے' متفقہ حدیث ہے' متنازعہ ہے ہی نہیں' متنازعہ نہیں ہے۔ (پوری توجہ!)

حضورؐ نے کہا:

انی تارک

''میں تم میں چھوڑ رہا ہوں......''

فیکم

''تم میں......''

الثقلین

''دو ہم وزن چیزیں......''

کونسی......؟ ایک اللہ کی کتاب' ایک میرے اہل بیتؑ ! اب چونکہ حدیث ثقلین ہے۔

میں آپ سے ایک سوال کروں' اگر حدیث ثقلین کی روشنی میں...... خصوصاً نوجوانوں سے کہ قرآن کتنا سچا ہے؟ جواب ہوگا' جتنے اہل بیتؑ !

(تھکو نہیں...... میرے ساتھ چلو ذرا!) قرآن کتنا سچا ہے؟ جتنے اہل بیتؑ ! اہل بیتؑ کتنے سچے ہیں......(میرے ساتھ ساتھ چلتے آؤ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !) اہل بیتؑ کتنے سچے ہیں...... (پوری توجہ چاہتا ہوں) قرآن کتنا سچا ہے؟ (بولتے آؤ...... بڑی عجیب سی بات ہے) اہل بیتؑ کتنے سچے ہیں؟ قرآن کتنا بلند ہے...... جتنے اہل بیتؑ ...... اہل بیتؑ کتنے بلند ہیں......؟ قرآن کتنا وزنی ہے...... (بولتے آؤ) اہل بیتؑ کتنے وزنی ہیں......قرآن کتنا عظیم ہے......اہل بیتؑ کتنے عظیم ہیں؟ قرآن کے مقابلے میں کوئی کتاب بھی اتنی حق پر نہیں ہوتی۔ بھئی! قرآن کی ایک مسند ہوتی ہے' جہاں قرآن رکھا جاتا ہے' جہاں قرآن رکھا جاتا ہے' اسے کہتے ہیں رحل! وہ ہے قرآن کی مسند' وہ ہے قرآن کی مسند...... مسند پر میرے بیٹے نے پہلی' دوسری اور تیسری کی کوئی کتاب رکھ دی۔ (ایسے نہیں ایسے نہیں چلے گا!) کوئی کتاب رکھ دی' پہلی' دوسری اور تیسری کی۔ میں نے جھڑک دیا...... میں نے جھڑک دیا:

''یہ قرآن کی مسند ہے' یہاں پہلی کا قاعدہ' دوسری کی کتاب'
تیسری کی کتاب......تو نے کیوں رکھی......؟''

اس نے کہا:

''بابا! بات یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی منظور شدہ کتابیں ہیں' ۱۰ کروڑ عوام کے بچے پڑھتے ہیں' سب سے اچھی باتیں ان میں لکھی ہوتی ہیں' یہ منتخب کتابیں ہیں' سب نے انہیں منتخب کیا ہے' یہ کیوں نہ رکھی جائیں؟''

میں کہتا ہوں:

''نصاب بھی ہے' منتخب بھی ہوں گی......نصاب ہے' یہ کتابیں منتخب ہوں گی' انہیں تعلیمی بورڈ نے پاس بھی کیا ہو گا' انہیں حکومت نے سکولوں میں رائج بھی کیا ہو گا' حکومت کی اپنی مرضی...... جس کتاب کو چاہے منتخب کرے......جس کتاب کو چاہے' یہ ٹھیک ہے' لیکن قرآن کی مسند پر پہلی' دوسری' تیسری کی کتاب نہیں آ سکتی بلکہ بخاری شریف نہیں آ سکتی......ترمذی نہیں آ سکتی......(نہیں آ سکتی ہے نا) کوئی کتاب کتنی مقدس ہو' اس کا تقدس اپنی جگہ...... قرآن بلند ہے اس کی مسند پر کوئی اور کتاب نہیں آ سکتی......نہیں آ سکتی......نہیں آ سکتی' کوئی کتاب کتنی بزرگ کیوں نہ ہو......نہیں آ سکتی......نہیں آ سکتی' کوئی کتاب نہیں آ سکتی۔''

میرے بیٹے نے سوال کیا:

''پھر قرآن کی مسند پر کچھ آ سکتا ہے کہ نہیں؟''

میں نے کہا:

''بالکل آ سکتا ہے' قرآن کا پہلا سپارہ' دوسرا سپارہ' تیسرا سپارہ' چوتھا سپارہ' پانچواں سپارہ' چھٹا سپارہ! یہ سارے آ سکتے ہیں۔ یہ قرآن کی مسند ہے' وہ قرآن کے ٹکڑے ہیں' قرآن کے پارے ہیں۔''

اسی طرح حدیث ثقلین کی روشنی میں جیسے قرآن کی مسند (مسلمانوں سے محسن نقوی انصاف چاہتا ہے) قرآن کی مسند پر اگر کائنات کی کوئی اور کتاب نہیں آ سکتی تو اہل بیتؑ کی مسند پر...... (ذرا جاگ کے میرے ساتھ چلتے آؤ!) اہل بیتؑ کی مسند پر کوئی نہیں آ سکتا۔ اگر اہل بیتؑ کا کوئی پارہ یا قرآن کا کوئی پارہ یا اہل بیتؑ کا کوئی فرد...... پھر اگر کسی سے کہہ دے کہ اتر جا میرے باپ کے منبر سے تو صحیح ہے نا...... (بولتے تو آؤ نا...... میرے ساتھ...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ ...... نعرۂ حیدری...... ذرا مختصر! ذرا مختصر تاکہ اپنے وقت کے اندر اسے ختم کروں!) اب سوال ہوتا ہے...... اہل بیتؑ کے اوپر...... (پوری توجہ جعفری صاحب! پڑھے لکھے طبقے سے تعلق رکھنے والو! پوری توجہ) اہل بیتؑ کون ہیں؟ قرآن کو پتہ ہوگا بھئی...... اتنی سطریں ہیں' اتنی زبریں ہیں' اتنی زیریں ہیں' اتنے صفحے ہیں' اتنے لفظ ہیں' اتنے حرف ہیں۔ (سب کو معلوم ہے) اہل بیتؑ کون ہیں؟ تو یہ مسئلہ میری سمجھ میں آیا' حج کے لئے جب میں کعبہ میں گیا۔ جب حج پر گیا کہ (حاجی صاحبان بیٹھے میری تائید کریں گے) جب میں مکہ میں گیا قبلہ! خانہ خدا میں گیا تو اس وقت میں نے دیکھا...... ایک ہے ''بیت'' جسے بیت اللہ

کہتے ہیں' اللہ کا بیت وہ ہے' بیت...... اس کی نشاندہی کیسے ہوتی ہے؟ ایک چادر کے نیچے اور کمرہ کتنا ہے......؟ کتنی چادر ہے؟ چادر کے نیچے جو کچھ ہے وہ ہے بیت' (۲۰ ہزار کا مجمع' دیکھئے میری طرف......) چادر کے نیچے جو کچھ ہے وہ ہے بیت' بیت کے اندر جو کچھ ہے وہ ہے اہل بیتؑ !(کیا جانتے ہو' کیا جانتے ہو؟) چادر کے اندر' چادر کے نیچے جو کچھ ہے وہ ہے اہل بیتؑ ...... بیت کے اندر جو کچھ ہے اہل بیتؑ ...... کہ اوپر چادر ہے اور اس چادر کے جو کچھ اندر ہے وہ ہے بیت...... بیت سے باہر جو کچھ ہے وہ ہے حرم!(کیا جانتے ہو) بیت کے باہر جو کچھ ہے وہ ہے حرم! حرم میں جو بھی ہو وہ ہے اہل حرم' تو ہو سکتا ہے(آہ سید زادو!...... جاگ کے آؤ میرے ساتھ ساتھ!...... نعرۂ حیدری...... آخری آدمی تک بہت بلند...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

بیت کتنا ہے جس پر چادر ہے' (اللہ تیرے کیا کہنے!) بیت وہی ہے جس پر چادر' جو بیت کے اندر وہ اہل بیتؑ' جو بیت سے باہر وہ اہل حرم! اس کمرے سے باہر جو بھی حرم ہے' اس کی تقدیر...... اس کی عزت...... اس کا احترام...... ہماری آنکھوں پر' پلکوں پر...... سر آنکھوں پر' لیکن جو بیت ہے وہ چادر کے نیچے ہے' تو آئے نا رسولؐ...... کہا:

''فاطمہؑ میں محسوس کرتا ہوں بدن میں ضعف ہے۔''

سیدہؑ نے چادر دی' حضورؐ نے چادر اوڑھی...... تھوڑی دیر بعد حسنؑ تشریف لائے:

''اماں میں محسوس کرتا ہوں' میرے ناناؐ کی خوشبو آ رہی

ہے۔(آپ بھی کہتے ہو' ہم جیسے ہیں ہمارے بچے' ان کے بچوں
کی طرح ان کی خوشبو مانوس کرتی ہے' انہیں پتہ ہوتا ہے) میرے
ناناؐ کی خوشبو کیسی ہے؟''

بتولؑ نے کہا:

''سامنے چادر کے نیچے تیرے ناناؐ تشریف فرما ہیں۔''

اب دیکھیں! بتولؑ کی چادر کی عزت! کائنات میں کوئی نواسہ ایسا نہیں ہے قبلہ! جو ناناؐ کے پاس جاتے ہوئے اجازت طلب کرے۔ یہ چادر بتولؑ کی عزت ہے کہ حسنؑ امام بھی ہے' معصوم بھی ہے' نواسہ بھی ہے' چادر سرکا کے...... سلام کر کے کہتا ہے:

''ناناؐ! اجازت ہے' میں اس چادر کے اندر آ جاؤں؟ (کیا سمجھتے
ہو...... کیا سمجھتے ہو' میں ایک رباعی پڑھ کر بھی یہ بات کر سکتا تھا'
لیکن میں چاہتا ہوں میرے ساتھ ساتھ چلو!) ناناؐ! میں اس چادر
کے اندر آ جاؤں......''

''آ میرے بیٹے!''

تھوڑی دیر بعد حسینؑ آئے' (توجہ) سلام کیا' وہی بات دہرائی:

''ناناؐ کی خوشبو آ رہی ہے۔''

کہا:

''سامنے تیرے ناناؐ سوئے ہوئے ہیں چادر کے نیچے......''

حسینؑ نے سلام کیا' اجازت لی' چادر کے اندر چلے گئے۔ رسولؐ' حسنؑ اور

حسینؑ ! تھوڑی دیر بعد دروازۂ بتولؑ کے افق سے آفتاب امامت طلوع ہوا' جب علیؑ بادشاہ اندر آئے۔ اب تک سب نے بتولؑ کو سلام کیا تھا' عصمت کل اٹھیں' علیؑ کے استقبال کے لئے کھڑی ہوئیں' سلام کیا۔ علیؑ نے کہا:

''مجھے خوشبو آرہی ہے' کیا چادر کے نیچے......؟''

علیؑ نے بھی اجازت لی' چادر کے اندر چلے گئے۔ اب ہو گیا رسولؐ' اب ہو گیا علیؑ' اب ہو گیا حسنؑ' اب ہو گیا حسینؑ' پنجتن پاک کا اجلاس ہو رہا ہے' مکمل صدارت کون کرے؟ بتولؑ تشریف لائیں' چادر سرکائی' (ابھی میری بات غور سے سننا) اجازت لی' اندر چلی گئی۔ پانچ اکٹھے ہو گئے' اس وقت رسولؐ نے انگلی اٹھائی' رسولؐ نے فرمایا:

ھو لاء اھلبیتی

چادر کے نیچے...... چادر کے نیچے بیت (ذرا جاگو' میرے ساتھ آؤ) چادر کے نیچے بیت...... بیت کے اندر جو گیا' اہل بیتؑ ! بیت سے باہر حرم (یار تھوڑا سا جاگو نا) بیت سے باہر حرم چنانچہ ام سلمٰیؑ آئیں......ام سلمٰیؑ آئیں:

'یا رسول اللہؐ! مجھے بھی اجازت ہے؟''

کہا:

''تم خیر تو ضرور ہو' لیکن یہ اہل بیتؑ ہیں' تم حرم ہو۔'' (بات یہ بھی بڑی ہے' تم حرم ہو!)

اب اللہ نے اوپر ملائکہ سے کہا:

''دیکھو! یہ کون ہے۔''

ملائکہ نے کہا:

''بارالہا! تعارف کرا۔''

ملائکہ نے کہا بارالہا! تعارف کرا (سبحان اللہ) اللہ کہتا ہے:

ھم فاطمۃ

''رسولؐ بھی موجود ہے' علیؑ بھی موجود ہے' علیؑ بھی موجود ہے' حسنؑ بھی موجود ہے' حسینؑ بھی موجود ہے۔'' (کوئی مناظرہ نہیں کرنا ہے!)

ھم فاطمۃ وابوھا و بعلھا و بنوھا

''وہ فاطمہؑ ہے' وہ اس کا باباؐ ہے' وہ اس کا شوہرؑ ہے۔''

اللہ نام بھی نہیں لے رہا' وہ فاطمہؑ ہے' وہ اس کا بابا ہے' وہ اس کا شوہر ہے' وہ اس کے دو بیٹے ہیں۔

انہوں نے کہا:

''بارالہا! یہ کیا ہوا؟ آپ کہتے وہ رسولؐ ہے' وہ اس کی بیٹی ہے' وہ اس کا بھائی ہے' وہ دونوں اس کے نواسے ہیں۔ آپ کہتے وہ علیؑ ہے' وہ اس کی زوجہ ہے' وہ اس کا بھائی ہے' وہ اس کے دو بیٹے ہیں۔ آپ کہتے یہ حسنؑ ہے' حسینؑ ہے' وہ ان کا ناناؐ ہے' وہ ان کا باباؑ ہے' وہ ان کی ماں ہے' نہیں نہیں......''

جبرائیلؑ نے ان کو روک دیا۔ (محسن نقوی آسمانوں پر اس خاندان کی پہچان بتولؑ ہے) ہائے! ایک خاندان کی پہچان آسمانوں پر فاطمہؑ کے نام سے ہوتی ہے۔

اللہ کہہ رہا ہے:

هم فاطمة و ابوها و بعلها و بنوها

رسولؐ نے کہا' میں تم میں دو ثقلین چھوڑ رہا ہوں' ایک اللہ کی کتاب' ایک میرے اہل بیتؑ ! تو اگر قرآن کی قسم کوئی کھالے تو اس پر اگر شک کرو تو کافر بنتے ہو۔ ہم قرآن کی قسم کھا کر کہتے ہیں' بلکہ قرآن اٹھا کر کہتے ہیں' بلکہ قرآن اٹھا کر کہتے ہیں کہ اہل بیتؑ حق پر ہیں' تو کیوں نہیں مانتے...... اہل بیتؑ اور قرآن کی بات ہو رہی ہے۔ (ذرا آخری جملہ بھی سن لیجئے قبلہ!...... ذرا پوری توجہ جعفری صاحب! ایسے نہیں کہہ رہا) قرآن ہر ایک کے سمجھنے والی بات نہیں ہے' جب تک قرآن نہ چاہے سمجھ میں آتا ہی نہیں' جب تک علیؑ نہ چاہے علیؑ بھی سمجھ میں نہیں آتا' ایک جیسے جو ہوئے!

(خبردار! اب یہ نہ کہنا۔ کہ ایک جیسے نہیں!) قرآن واحد ہے' قرآن میں ہے کیا قبلہ! اتنی معزز اور محترم کتاب ہے' جس میں ''حرف زمان'' ہے' ''حرف مکان'' ہے' لفظ ''خاص'' ہے' لفظ ''عام'' ہے' لفظ ''واحد'' ہے' معنی ''جمع''! لفظ جمع...... واحد لفظ' بحث ماضی' معنی مستقبل ہیں' بحث مستقبل...... معنی عارضی ہیں' تاویل قبل از تنزیل' تاویل بعد از تنزیل ہے' الفاظ مولفہ ہیں' الفاظ متشابھ ہیں' الفاظ مقطعہ ہیں۔ خطاب کسی قوم سے ہے' مخاطب کوئی قوم ہے' خطاب پیغمبر سے مراد امت! (بیٹھے ہو یا نہیں بیٹھے ہو' تھک گئے ہو حالانکہ صبح کا وقت ہے' تازہ دم ہے' کوئی یہ نہ کہے کہ ایک رباعی پڑھ کر چلا جاتا ہے......نعرۂ حیدری' یا علیؑ !)

حرف زمان ہے' حرف مکان ہے' حرف خاص ہے' لفظ عام ہے' لفظ بحث ماضی' معنی مستقبل......لفظ مستقبل...... معانی ماضی' (تم کیا سمجھے) تاویل بعد از تنزیل'

تنزیل بعد از تاویل' الفاظ مقطعہ' الفاظ متشابہ کتاب کسی قوم کی' مخاطب کسی قوم سے' خطاب پیغمبر سے مراد امت...... اس میں اظہار ولی ہے' قصص امامؑ ہیں' ذریت انبیاءؑ ہیں' تذکرۂ ذات رسول ہے' حقائق اسلام ہیں' شرائع ادیان ہیں' اختصاص ہے' ایجاد ہے' اجتناب ہے' اس میں وصل ہے' فصل ہے' خبر ہے' انشاء ہے' تاخیر و تاکید ہے' رخصت ہے' غرعیت ہے' جلال ہے' مثل ہے' قصص ہیں' مناکحات ہیں' مشاہدات ہیں۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

(اس میں...... اس میں' پوری توجہ!) اس میں پھولوں کا ذکر ہے' خاروں کا ذکر ہے' غیر کا ذکر ہے' غار کا ذکر ہے' جمل کا ذکر ہے' پیار کا تذکرہ ہے' اس میں آگ لگانے والوں کا ذکر ہے' آگ کو گل وگلزار بنانے والوں کا تذکرہ ہے' اس میں زوجہ لوطؑ کا تذکرہ ہے' مادر عیسیٰؑ کا ذکر ہے' اس میں میدان میں آ کے لڑنے والیوں کا تذکرہ ہے' اس میں گھر بیٹھنے والیوں کا تذکرہ ہے۔(نعرۂ حیدری...... بڑا ہی زوردار نعرہ ہے...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

قرآن اپنے گھر کے آئینے میں نہیں ملتا' اہل بیتؑ کے سینے میں ملتا ہے اور اگر شیخوپورہ کے میرے صاحبان نے میرا لفظ ضائع کر دیا تو مجھے قبر تک دکھ ہو گا۔ قرآن سینے میں نہیں ملتا مدینے میں ملتا ہے' قرآن میں ذکر مزمل ہے تو مزمل سے پوچھو' قرآن میں مدثر ہے تو مدثر سے پوچھو' قرآن اولیاء ہے (ایسے کہہ دیتا ہوں میرے بھائی نے کہا ولی سے پوچھو) میں کہہ دیتا ہوں' قرآن اولیٰ سے ہے تو مولاؑ سے پوچھو' قرآن میں شفاء ہے تو صاحب خاک شفاء سے پوچھو' قرآن مشکل ہے تو مشکل کشا

سے پوچھو۔ (نعرۂ حیدری' یاعلیؑ) یہ ہے اہل بیتؑ ' یہ ہے قرآن' یہ ہے اہل بیتؑ ! جیتا ہے تو قرآن' ہر وقت اہل بیتؑ کی آغوش میں' جب چاہیں اہل بیتؑ کو پڑھیں' قرآن پڑھنا ہو تو اہل بیتؑ سے سمجھو' کیونکہ کبھی اہل بیتؑ قرآن پڑھ لیتے ہیں اور کبھی قرآن اہل بیتؑ کو پڑھ لیتا ہے۔

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی

(مجھے پاک علیؑ کی عزت کی قسم! چھ سات دن سے پڑھ رہا ہوں' لیکن سب سے زیادہ اگر میں جگر کا خون صرف کرتا ہوں تو آپ کی محبت میں...... آپ کی اس مجلس میں! اس لئے کوئی لفظ ضائع ہو تو دکھ ہوتا ہے!)۔

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی

کیوں......؟

سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی

(جاگ کے آؤ' جاگ کے آؤ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

ہاں! ممکن نہیں کسی سے عداوت...... کوئی فرق نہیں پڑتا...... اہل بیتؑ اور قرآن پڑھنے میں...... یہاں میں دلیل دیتا ہوں۔

ممکن نہیں کسی سے عداوت حسینؑ کی
سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی

(بولو' بولو' میرے ساتھ)۔

سانسوں میں بٹ رہی ہے سخاوت حسینؑ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی
قرآن کر رہا ہے...... (سلامت رہو بس یہی معراج ہے مومن کی!)۔
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

یہ معراج ہے تو تمہاری آنکھوں میں ہے۔ یہ صرف ایک قوم کے پاس ہے' کیوں ہمیں سراب برا لگتا ہے کہ بہتا ہوا پانی تھا' ہماری آنکھوں میں جو پانی ہے وہ صرف کرب حسینؑ کی یاد میں...... ہاں قبلہ! اتنا بلند خاندان' اتنا عظیم خاندان...... لیکن جو خمس امت نے اس خاندان کو دیا ہے...... جو خمس دیا ہے وہ بھی دیکھنے کے قابل ہے' سننے کے قابل ہے۔

کسی کو زہر دیا' کسی کو تلوار سے مارا' ترستے گئے شہزادے' کبھی تو اپنی موت ہی مر جاتے' کوئی زہر سے...... کوئی تیروں سے...... شاہ صاحب! مجھ سے پہلے میرے بھائی عاشق حسین کی آواز میں کلام میں زیادہ تاثیر تھی' وہ دو معصوموںؑ کی شہادت سنا رہا تھا' شہزادے جناب مسلمؑ مسلم کے! وہ تو ہر ذاکر سے سنتے ہو' میرا جی چاہتا ہے' میں عرب کے رئیس ترین شہنشاہ کے ایسے دو بے وارث بچوں کا ذکر کروں' جنہیں ذاکر بھی نہیں پڑھتے' تم بھی اللہ جانے سنتے ہو کہ نہیں سنتے۔

مجھے سب سے زیادہ وہی دو مظلوم بچے لگتے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے میں ان کی شہادت سناؤں' خوش ہو جائے گی ان کی ماں! وہ دو شہزادے ہیں' عونؑ و محمدؑ! (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) جعفر طیارؑ کے پوتے' عبداللہؑ کے بیٹے...... حسینؑ اور عباسؑ کے

بھانجے! ایک عونؑ نو سال کا' ایک محمدؑ سات سال کا! میں اس لئے یہ شہادت پڑھتا ہوں کہ یہ شہادت بہت کم پڑھی جاتی ہے' پتہ نہیں قصور کیا ہے بی بی زینبؑ کے معصوموں کا! حالانکہ...... کاظمی صاحب' جعفری صاحب! حالانکہ' جب سے کربلا سے گزری ہے' میری مائیں' بہنیں اس انداز میں اپنے بچوں کو دیکھ کر بی بی زینبؑ نے سیدوں کو سیدزادیوں کو ایک پیغام دیا ہے۔ بی بی کہتی ہے:

''دنیا کے سیدو! اور سید زادیو! میری نسل ختم ہوگئی' میرے بھائی کے کام آ گئی' میری نسل...... میں رد بھی نہیں سکتی' میں جارہی ہوں' دنیا میں کبھی کبھی!'' (یہ لفظ اگر سمجھ لیا تو شام تک روتے رہو گے)

بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''میری نسل ختم ہوگئی' سیدو! اور سید زادیو! دنیا میں کبھی وقت ملے' مجھے اماں کہہ لینا۔ (روتے ہوئے) دنیا میں کبھی وقت ملے تو مجھے اماں کہہ لینا' میں خوش ہو جاؤں گی' میری بھی اولاد ہے۔

(واہ' واہ)

بی بی کہتی ہے:

''میری نسل ختم ہوگئی' دنیا میں اگر کبھی وقت ملے تو سیدو! اور سیدزادیو! مجھے اماں کہہ لینا' میں زینبؑ خوش ہو جاؤں گی' میری بھی کوئی اولاد ہے۔''

یہ دو شہزادے ہیں' ایک عونؑ' ایک محمدؑ ہے! قبلہ! عونؑ ۹ سال کا اور محمدؑ ۷ سال کا!

''دنیا کے سیدو! اور سیدزادیو! کبھی وقت ملے مجھ زینبؑ کا جبر کوئی
نہیں...... زبردستی نہیں' کبھی فراغت ملے' کبھی تمہارا' ۷ سال کا' ۹
سال کا بیٹا سامنے آئے اسے دیکھ کر خوش ہو جاؤ تو مجھے بھی اماں
کہہ لینا۔ میرے عونؑ و محمدؑ بڑے خوبصورت تھے' بڑے صابر تھے'
سب نے پانی مانگا' ان دونوں نے مجھ سے ایک گھونٹ بھی پانی
نہیں مانگا' کہتے تھے اماں اکبرؑ سے بچ جائے تو دے دینا۔''

القائم کے چیئرمین صاحب' حیدری مشہدی قبلہ سیدزادوں سے اجازت لے کر بہت بڑی شہادت ہے' عونؑ محمدؑ کی! میں گزارش کروں گا' ذاکروں سے پڑھایا کریں' کمال ہے حسینؑ کے ہر بیٹے کی شہادت پڑھتے ہیں۔ بی بی زینبؑ کی شہادت ......شہادت شروع کرنے سے پہلے...... میں گردن میں کپڑا باندھ کر سوالی بن کر بی بی زینبؑ سے گزارش کرتا ہوں' سرکار ثانی زہراؑ ...... کربلا سے شام تک اور شام سے مدینے تک کسی نے ان دو بیٹوں کا پرسا نہیں دیا' آج شیخوپورہ میں' آج میری قوم کے تمام سیدزادے' غیر سید' میری قوم کی مائیں' بہنیں تجھے عونؑ و محمدؑ کا پرسا دینے کے لئے آج جمع ہوئے ہیں۔ بی بیؑ شام چھوڑ کے آج تشریف لے آئیں' ہمارے پاس پردے کا انتظام ہے...... ہمارے پاس پردے کا انتظام......(ماتم کرتے آؤ' ماتم کرتے آؤ!)

آ میری آقازادیؑ ...... ساتھ کلثومؑ کو بھی لے آ...... ساتھ سکینہؑ کو بھی لے آ...... آ دیکھ! تجھے تیرے بیٹوں کا پرسا ہم کیسے دیتے ہیں...... ایسے تو کوئی اپنے بیٹوں کا پرسا تو نہیں دیتا' عونؑ و محمدؑ کا ہم پرسا دیتے ہیں۔ (سلامت رہو جی' شاباش! جیتے

رہو جی!)

اچھا' اچھا...... (روتے ہوئے) ایک نوجوان کہتا ہے' نقوی صاحب آرام سے! میں بڑے آرام سے پڑھوں گا' جلدی تو زینبؑ کے بیٹوں کو تھی' ماں سے ملے بغیر چلے گئے۔ انہوں نے کہا' ماں ناراض نہ ہو جائے......

دو نوجوان کہتے ہیں' میری طرف سے بی بیؑ سے کہیں (روتے ہوئے) اے بی بیؑ ضرور آ' ہمارے پاس پردے کا انتظام ہے۔ (رو جتنا تو رو سکے رو!) آج کوئی تازیانے نہیں مارے گا' اب کوئی جھڑک نہیں دے گا' اب سکینہؑ کو بھی لے آ...... کربلا سے شام تک تو کہتی گئی ہے' سکینہؑ رو نہ...... شمر دیکھ لے گا۔ (سلامت رہو' سلامت رہو!)

سنبھل کے آؤ قبلہ! پہلی شہادت ہے عشرۂ محرم کی پہلی شہادت ہے۔ نوجوانو! میں ہاتھ جوڑ کے' سیدو! میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں' مل کے' گھروں کا خیال چھوڑ دے' زندگی کا خیال چھوڑ دے...... اللہ جانے اگلے سال کون زندہ رہے' کون مر جائے' آ مل کر بی بی زینبؑ کو پرسا دیں۔ دیکھنا نہیں ادھر ادھر کہ کون بیٹھا ہے' ہوسکتا ہے سجادؑ تیرے پہلو میں آ کر بیٹھے' ہوسکتا ہے اکبرؑ ساتھ آئے' ہوسکتا ہے عباسؑ آئے' اس طرح ادھر ادھر نہ دیکھنا...... غازیؑ کا واسطہ' مجھ سے دو لفظ سن کر (سید شبیر خان کے مومنو! غیور خاندان کے لوگو! چھڈ قادر شاہ آباد' پنڈی بھٹیاں تک' ادھر لاہور تک کے آئے ہوئے میرے مہمانوں' جو روزانہ رات کو کہتے ہیں' ہم نے سنا ہے کہ شیخوپورہ والے بڑا پرسا دے رہے ہیں' میں نے کہا تم بھی چلو اپنی اپنی گاڑیوں پر' اللہ جانے کس رنگ میں آئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ بی بی زینبؑ کو پرسا دے رہا ہوں

عونؑ ومحمدؑ کا! تم لاہور سے آئے ہو' باہر نکلو گے تمہیں پانی بھی پوچھیں گے القائم والے' تمہیں کھانا بھی کھلائیں گے' تمہارا شکریہ بھی ادا کریں گے۔ وہ شام سے چل پڑی ہے یا نہیں...... سعادت ملکہ میں یہ وہ معصوم ہیں' اب ان مظلوموں کی مظلومی دیکھ اور ماتم کرتا رہ! میں نے پہلے کہا کہ ادھر ادھر نہ دیکھنا اور آج میں سید وعدہ کرتا ہوں روتے ہوئے چیخ نکل جائے' زینبؑ کو پرسا دیتے ہوئے...... جو تو مانگ لے گا...... اگلے سال تجھے نہ ملے' زینبؑ کے بیٹے' بے وارث کہہ...... مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! تو چیخ مار کے روتا آ' یہ نہ سوچنا یہ کیا ہو رہا ہے' زندگی ہے کہ نہیں ہے آ مل کر پرسا دیں)۔

۸ ذوالحجہ کو حسینؑ نے احرام توڑا' ۸ ذوالحجہ کو جب حسینؑ نے کہا:

''میں تیار ہو رہا ہوں۔''

بی بی زینبؑ کہتی ہیں:

''میں ساتھ چلوں گی۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''اپنے شوہر سے پوچھ آ......''

جناب عبداللہؑ بستر پر ہیں' بیمار ہیں۔ (یہ ایک سے تو سنا ہے مگر جیسے میں آج پڑھوں گا پتہ نہیں میرے جگر میں درد ہے' اللہ جانے میری زندگی کی آخری مجلس نہ ہو' شہزادوں کے شہزادوں کی مجلس ہے قبلہ مذاق نہیں!)

آ کر دہلیز پر مٹی پر بی بی زینبؑ بیٹھی...... عبداللہؑ کہتا ہے:

''میں بیمار ضرور ہوں' لیکن غریب نہیں کہ تو میرے سامنے مٹی پر بیٹھ جائے۔''

آواز آئی:

''میں سوالی بن کے آئی ہوں' مجھے خالی نہ لوٹانا۔''

کہا:

''مجھے اجازت دے' میں حسینؑ کے ساتھ جاتی ہوں۔''

آواز آئی:

''ضرور جا...... لیکن میں بھی رئیس ہوں...... میں بھی رئیس ہوں' جو جی میں آئے لے جا (ذرا جلدی کروں گا)' جو جی میں آئے لے جا۔''

آواز آئی:

''چابی دے دو...... بیٹیاں ساتھ دے......''

''کیوں؟''

''جو کچھ اٹھانا ہے ان کے سامنے اٹھاؤں۔ (الحمدللہ...... میں تیرے قربان ہو جاؤں!) میں ان کے سامنے اٹھاؤں گی۔''

دو بچیوں کو ساتھ لے کر...... (شاہ صاحب! جگر گھٹتا ہے) دو بچیوں کو ساتھ لے کر آئی اس کمرے میں جہاں ماں زہراؑ کا صندوق رکھا تھا۔ صندوق کھول کر بی بی زینبؑ نے ایک چادر اٹھائی' چادر اٹھائی' کہتی ہے:

''دیکھ لو بیٹیو! گواہ رہنا میں نے تمہارے بابا کے سامان سے کچھ نہیں لیا' وہ چادر لی ہے جو ماں نے مرتے وقت مجھے دی تھی کہ زینبؑ اس کا خیال رکھنا۔'' (یہ پتہ چلا تجھے درد ہو کہ نہ ہو!)

بی بیؑ نے چادر کو جھٹکا دیا۔ آواز آئی:

"دیکھ لو اس میں کچھ نہیں، میں زینبؑ یہ چادر لے کر جا رہی ہوں۔"

آواز آئی، عبداللہ کی:

"کیا لے کر جا رہی ہو......؟"

آواز آئی:

"چادر!"

"کیوں......؟"

"یہ دعا مانگ بچ جائے، پتہ نہیں بچتی ہے یا نہیں بچتی......؟"

چادر لے کر زینبؑ چلی آئی، قبلہ! تب آئی مکہ میں "الحمدللہ"...... بی بیؑ مکے میں آئی۔ (شاہ صاحب! میں تیرا بیٹا ہو کے کہتا ہوں اب جگر سنبھال کے بی بی زینبؑ کے دو معصوموں اور مظلوموں کی شہادت سن...... اگر جگر میں درد ہو تو میرا ذمہ کوئی نہیں قبلہ...... جس انداز میں سن رہے ہو مجھے پتہ ہے یا مجھے موت آ جائے گی یا خدا کرے برداشت کر جاؤں!)

۸ ذوالحجہ کو حسینؑ نے احرام توڑا، آخری نماز پڑھی، مکہ میں نماز سے فارغ ہوئے، اب آگے دو ہاتھ آئے...... مڑ کے دیکھا ثانی زہراؑ کا بیمار شوہر عبداللہؑ ہے۔ حسینؑ کہتا ہے:

"عبداللہؑ! بھائی کیوں آئے ہو؟"

آواز آئی:

''مولاؑ ! ثانی زہراؑ کہاں ہے؟''

حسینؑ کہتا ہے:

''جب سے گھر سے آئی ہے مجھے شرم آتی ہے' دیکھا نہیں......

عباسؑ سے پوچھ!''

عباسؑ کے پاس آئے:

''ثانی زہراؑ کہاں ہے......؟''

(یہ ہے عزت بی بی کی!) عباسؑ کہتا ہے:

''نہ ہاتھ کا اشارہ کر سکتا ہوں' نہ آنکھ سے اشارہ کر سکتا ہوں'

اکبرؑ سے پوچھ......''

اکبرؑ کے پاس آئے:

''مجھے ثانی زہراؑ کے پاس لے چل۔''

اکبرؑ لے کر آیا' ثانی زہراؑ کا محمل پکڑ کر......آواز آئی:

''ثانی زہراؑ کو بیمار شوہر کا سلام قبول ہو۔''

بی بیؑ نے محمل کے اندر سے آہستہ سے سلام کا جواب دیا' بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''عبداللہؑ ! روکنے تو نہیں آئے؟ (پتہ نہیں سن رہے ہو کہ نہیں سن

رہے ہو) عبداللہؑ روکنے تو نہیں آئے؟''

آواز آئی:

''نہ بی بیؑ روکنے نہیں آیا' ایک مسئلہ جو بتلانے بھی آیا ہوں' تو

جانتی بھی ہے۔''

کہا

''حسینؑ بھائی ہی نہیں' ہمارا امامؑ بھی ہے اور شریعت کا مسئلہ ہے کہ وقت کے امامؑ پر کوئی مشکل بن جائے تو ہم پر واجب ہے کہ اپنی قیمتی سے قیمتی چیز امامؑ پر صدقہ کر کے امامؑ پر فدیہ کر کے ہم سرخرو ہو جائیں۔ موسم ہے گرمی کا! کفر کے ارادے ٹھیک نہیں ہو سکتے' حسینؑ پر مشکل وقت آ جائے...... یہ دو لعل لایا ہوں' اگر کہیں امامؑ پر مشکل وقت پڑ جائے تو میری طرف سے چھوٹے کو' اپنی طرف سے بڑے کو حسینؑ کا صدقہ کر دینا' فدا کر کے اپنا فدیہ بنا دینا۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''صدقہ کر کے لاؤ ہو' یہ حسینؑ کا صدقہ ہے۔'' (بس سن لو شیخوپورہ والو! پتہ نہیں میری زندگی کی آخری مجلس نہ ہو' میں اپنے آپ نہیں پڑھ رہا......)

کاظمی صاحب! جب زینبؑ نے کہا:

''یہ صدقہ بنا کے لائے......''

آواز آئی:

''ہاں! یہ حسینؑ کے صدقے ہیں۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''پھر میں زہراؑ کی بیٹی ہوں' صدقوں کو ہاتھ لگانا زہراؑ کی بیٹی پر

واجب نہیں۔'' (روتے ہوئے' ہائے' ہائے! جی' جی' جی...... بیٹا
ماتم' پتہ چلے میری دادی کو...... میرے بچوں کو رونے والے آئے
ہوئے ہیں!)

آواز آئی:

''اگر یہ صدقہ ہے پھر صدقوں کو ہاتھ لگانا زہرؑا کی بیٹی پر جائز
نہیں۔''

بڑے کو عباسؑ کو دیا' چھوٹے کو اکبرؑ کے حوالے کیا اور ان سے کہہ دیا:

''جب تک ان کی ضرورت نہ پڑے گی میں زینبؑ انہیں بلاؤں گی
نہیں اور ان سے کہہ دو' جب تک میں نہ بلاؤں میرے پاس نہ
آئیں۔'' (ہائے' ہائے......سنتا بھی آ...... سمجھتا بھی آ قبلہ!)

آہ......میری ماؤں بہنو! یہ ہے زینبؑ! یہ ہیں ان کے بیٹے! چھوٹا اکبرؑ کے
پاس ہے' بڑا عباسؑ کے پاس...... بابا چلا گیا' ماں محمل میں ہے اولاد ہے نا...... ایک
سات سال کا' ایک نو سال کا!

گرمی بڑھتی ہے' بی بی کہتی ہے:

''عباسؑ......''

بڑا دوڑ کے:

''جی اماں!''

بی بیؑ کہتی ہے:

''اکبرؑ!''

چھوٹا دوڑ کے آتا ہے:

''جی اماں......!''

چار دفعہ ایسا ہوا...... بی بیؑ کہتی ہے:

''عونؑ و محمدؑ میرے قریب آؤ......''

دوڑ کر آئے:

''جی اماں!''

بی بیؑ کہتی ہے:

''خبردار! آج کے بعد مجھے اماں نہ کہنا' میں زہراؑ کی بیٹی ہوں تم حسینؑ کے صدقے ہو' آج کے بعد مجھے اماں نہ کہنا۔''

دونوں شہزادے کہتے ہیں:

''زہراؑ کی بیٹی! گستاخی کی معافی چاہتے ہیں' آج کے بعد اماں نہیں کہیں گے۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''میں نے جو کہا تھا جب تک ضرورت نہ پڑے گی میں نہیں بلاؤں گی' جب تک میں نہ بلاؤں نہ آنا...... بلاتی ہوں عباسؑ کو آ جاتا ہے عونؑ' بلاتی ہوں اکبرؑ کو آ جاتا ہے محمدؑ...... کیوں آتے ہو؟ اگر اکبرؑ نے دیکھ لیا تو......''

''زہراؑ کی بیٹی! اب نہیں آئیں گے۔''

شاہ صاحب! یہ ۱۰ ذوالحجہ کا واقع ہے۔ بی بی زینبؑ ہے سفر میں! (مجھے غازی

عباسؑ کے علم کی قسم...... پاک زہراؑ کی پاک چادر کی قسم! او میری ماؤں بہنو! میرے بھائیو! اب جگر ماتم کے لئے تیار کرو!) شاہ صاحب! یہ ۱۰ ذوالحجہ کا واقع ہے۔
۲ محرم کو حسینؑ آیا کربلا میں! (میں نے قسم کھائی ہے علموں کی' پاک زہراؑ کی چادر کی......) مجھے پاک زہراؑ کی چادر کی قسم! پورے ۲۳ دن...... نہ ماں نے بیٹوں کو دیکھا' نہ بیٹوں نے ماں کو دیکھا! جب ۴ محرم کو حُر نے کہا کہ

''خیمے ہٹا!''

حسینؑ آئے بی بی زینبؑ کے پاس......

''زینبؑ بہن! ۴ بھائی تھے' ۴ علی تھے' ایک کو چھوڑ آیا ہوں مدینے میں...... ایک کو کوفہ بھیج دیا' باقی رہتے تھے سجادؑ اور عباسؑ...... سجادؑ کا ذمہ میں نے لیا تھا' عباسؑ کا ذمہ تو نے لیا تھا' پہلی منزل ہے خیمے نہیں ہٹا رہا۔''

بی بیؑ کھڑی ہوئی' آواز آئی:

''حسینؑ! تو جا' میں جانو عباسؑ جانے...... خیمے جانیں۔''

اس وقت پہلی دفعہ ۲۳ دن بعد...... بی بیؑ کہتی ہے:

''عونؑ و محمدؑ!''

عونؑ و محمدؑ چپ کر کے بیٹھے رہے' دوبارہ زہراؑ کی بیٹی نے کہا:

''عونؑ...... محمدؑ! تمہیں زہراؑ کی بیٹی بلا رہی ہے۔''

دوڑ کر آئے (اب دیکھیں میری طرف!) ماں کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کر کے کہتے ہیں:

''زہراؑ کی بیٹی! حسینؑ کے صدقوں کا سلام! آپ نے ہمیں یاد کیا تھا۔''

آواز آئی

''جاؤ ماموں عباسؑ کو بلا کر لاؤ۔''

مجھے غازیؑ کی قسم! دونوں عباسؑ کے پاس نہیں گئے' پہلے ہر مستور کے خیمے میں گئے ...خوشی سے کہتے ہیں:

''بیبیو! ہمیں مبارک دو' آج ہمیں اماں نے بلایا تھا' آج ہمیں اماں نے بلایا تھا' ہمیں مبارک دو...... آج ہمیں اماں نے بلایا تھا۔'' (سلامت رہو بھئی' روتے بھی آؤ...... ماتم بھی کرتے آؤ!)

عباسؑ کے پاس گئے ...عباسؑ آئے......کہا:

''عباسؑ! کیوں نہیں ہٹاتا؟''

کہا:

''بی بیؑ! ہٹا دیتا ہوں۔''

آواز آئی:

عباسؑ! جیسے میں کہتی ہوں' جیسے حسینؑ کہتا ہے کرتا جا......''

عباسؑ نے کہا:

''بی بیؑ! میں تیرا بھی غلام' تیرے حسینؑ کا بھی غلام......''

عباسؑ چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد زہراؑ کی بیٹی نے سر اٹھایا' شہزادے کہتے ہیں:

''علی اکبرؑ کی ماں......کوئی اور حکم!''

آواز آئی:

''چلے جاؤ۔''

دونوں شہزادے چلے گئے' ۵ محرم کا دن ختم ہوا' ٦ کا دن ختم ہوا' ۷ محرم کا دن آیا' پانی بند ہوا۔ جب پانی بند ہو گیا' ہر بچہ اپنی ماں کے پاس گیا' اماں ہمیں پیاس لگی ہے' ہر ماں عباسؑ کے پاس گئی' لیکن تاریخ کا کوئی حوالہ' مقاتل کی کوئی کتاب یہ حوالہ نہیں دیتی کہ عونؑ و محمدؑ ماں کے پاس گئے ہوں۔

ایک دوسرے کو کہتے ہیں' پیاس لگی ہے تو کیا ہوا' اکبرؑ کو مل جائے گا تو اس کے صدقے میں ہم بھی پی لیں گے۔ وہ بیٹا ہے' ہم صدقے ہیں' مل جائے گا تو پی لیں گے نہیں ملے گا تو نہیں پئیں گے۔ ایک اور دن گزر گیا۔ (روتے بھی آؤ' ماتم بھی کرتے آؤ!)

۹ محرم کا دن گزرا...... شاہ صاحب! دسویں کی رات آئی' ہر ماں نے خیمے میں اپنی اولاد کو قربانی بنانے کے لئے بلایا۔ دونوں شہزادے ماں کے خیمے کے پاس یتیموں کی طرح پھرتے رہے' جب آدھی رات تک ماں نے نہیں بلایا' دونوں شہزادے آہستہ آہستہ ماں کے خیمے میں آئے۔ بی بیؑ زینبؑ کے سامنے شمع رکھی ہے' سامنے اکبرؑ کا چہرہ ہے' بی بی اکبرؑ کے گیسو سلجھا رہی ہے' پیچھے فضہؓ بیٹھی ہے۔ دونوں شہزادے کھڑے رہے' کافی دیر بعد کہتے ہیں:

''زہراؑ کی بیٹی! حسینؑ کے صدقوں کا سلام!''

بی بیؑ نے دیکھا نہیں' آواز آئی:

''اماں فضہؓ! کون آیا ہے؟''

اماں فضہؓ کہتی ہے:

''دیکھ تو سہی عونؑ و محمدؑ آئے ہیں۔''

بی بیؑ نے دیکھا نہیں...... آواز آئی:

''کیوں آئے ہو......؟''

کہا:

''تجھے اکبرؑ کا واسطہ ایک دفعہ دیکھ تو سہی۔''

تب بی بی زینبؑ نے مڑ کر دیکھا' شہزادے ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں:

''اماں! اب بھی ہماری ضرورت نہیں۔ (تو گھر تک روتا جائے گا!)

اب بھی ہماری ضرورت نہیں' ہر ماں اپنے بیٹے کو صدقہ' فدیہ' قربانی

بنا رہی ہے۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''فضہؓ!'' (حوصلہ' حوصلہ' حوصلہ!)

بی بیؑ ......اب بھی...... (جی' جی' جی!) اب بھی ہماری ضرورت نہیں ہے۔

بی بیؑ کہتی ہے:

''اماں فضہؓ! حسینؑ کے صدقوں کو سنوار دے۔''

ساری رات فضہؓ! انہیں سنوارتی رہی' جب سنوار چکی' بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''میرے قریب آؤ۔''

(یہ ہے جگر زینبؑ کا!) دونوں قریب آئے' (ایک نو سال کا' ایک سات

سال کا!) بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''دیکھو! ہر ماں کا بیٹا ہے' ہر ماں صبح کوشش کرے گی پہلے اپنے بیٹے
کی قربانی دے' تم ہو حسینؑ کے صدقے...... میں چاہتی ہوں سب
سے پہلے تم قربانی دو۔''

شہزادے کہتے ہیں:

''کس سے اجازت لیں؟''

آواز آئی:

''ماموں حسینؑ سے...... اور اب جاؤ' میرے خیمے میں پھر نہ آنا۔''

ساری رات دونوں شہزادے ماموں حسینؑ کے خیمے کے گرد' کبھی ماں زینبؑ کے خیمے کے گرد...... کبھی علیؑ اکبرؑ کے خیمے کے گرد! تہجد کی نماز کا وقت ہوا' حسینؑ اٹھے خیمے سے باہر آئے' قدموں پر چھوٹے چھوٹے ہاتھ آئے' حسینؑ نے جھک کر دیکھا۔

''ماموں حسینؑ ...... ہمارا سلام!''

آواز آئی:

''کیوں آئے ہو؟''

کہا:

''ماموں کہتے ہیں صبح کا سوال ٹھکرایا نہیں جاتا۔''

''کون سا سوال!''

آواز آئی:

''ایک وعدہ کرو...... صبح سب سے پہلے موت کی طرف ہمیں بھیجے

گا! ہماری اماں نے کہا ہے' میرے خیمے میں نہ آنا' باقی ماؤں کے
بیٹے ہیں ہم تیرے صدقے ہیں' پہلے ہمیں بھیجنا' ماموں وعدہ
کر......"(روتے ہوئے)

حسینؑ کہتا ہے:

"آج مرنے والوں کی فہرست عباسؑ کے پاس ہے' جاؤ اس کے
پاس جاؤ۔"

چھوٹا کہتا ہے:

"تو میرے پیچھے آ...... میں آگے آگے چلتا ہوں۔"

چھوٹا آگے' بڑا پیچھے...... (یا ثانی زہراؑ مجھے طاقت دے میں پڑھ جاؤں)

چھوٹا آگے' بڑا پیچھے......عباسؑ کے قریب آئے۔چھوٹا کہتا ہے:

"ماموں عباسؑ مبارک!"

عباسؑ کہتا ہے:

"کس بات کی؟"

آواز آئی:

"توحید کے لشکر کا پرچم ماموں حسینؑ نے تجھے نہیں دیا۔"

آواز آئی:

"ہاں شہزادے!"

شہزادے کہتے ہیں:

"ہم مبارک دے رہیں۔"

آواز آئی:

''خیر مبارک......!''

دونوں شہزادے ایک زبان میں سیدھے کھڑے ہو کر کہتے ہیں:

''ماموں بنی ہاشم کی رسم ہے جب چھوٹا مبارک دے تو انعام بھی مانگتا ہے' ہم نے مبارک دی ہے ہمیں انعام دیں۔''

عباسؑ کہتا ہے:

''کیا انعام دوں' مانگو؟''

آواز آئی:

''تجھے فضلؑ کا واسطہ رد نہیں کرے گا۔''

آواز آئی:

''نہیں!''

سات اور نو سال کا شہزادہ......تھوڑی سی ریت لے کر اپنے بالوں میں ڈال کر اپنے بالوں میں ڈال کر......عرب کے یتیم سوالیوں کی طرح ہاتھ سر پہ رکھ کر دونوں کہتے ہیں:

''موت کی اجازت!'' (اللہ جانے سن بھی رہے ہو یا نہیں سن رہے!)

دونوں کہتے ہیں' موت کی اجازت......موت کی اجازت!

عباسؑ رو پڑا:

''چلے جاؤ...... یہ کس نے سمجھایا ہے؟''

آواز آئی:

''ماموں ہمیں پہلے موت کی اجازت دے۔''

عباسؑ کہتا ہے:

''فہرست میں نام ہے' جب باری آئے گی بلالوں گا......!''

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

جو سب سے حسین ہے وہ ہدف تو دیکھیں

اس شخص کا مخصوص شرف تو دیکھیں

ہے چاند امامت کا نکلنے والا

قبلہ ذرا قبلے کی طرف تو دیکھیں

(افسر عباس)

مجلس چہارم

سکینہؑ تیری تنہائی پہ زندان بھی روتا ہے

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ......!

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

مزاج عالی پر ناگوار نہ گزرے تو بلند آواز سے صلواۃ پڑھیں سارے......

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

کیا کہنے سادات کے...... کیا کہنے...... (نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !) جن کی رگوں میں نعرۂ حیدری...... وہ بن سکتا ہے' لیکن بننے والا کوئی بھی مخلوق ہو' مخلوق تو اللہ ہو نہیں سکتا' خالق تو پھر بھی وہی رہے گا۔ وہ کہنے لگا:

''آپؐ کب پیدا ہوئے ہو؟''

(توجہ!......) سرکارؐ کہتے ہیں:

''کب کا لفظ ہمارے سامنے پیدا ہوا۔''

(تم سمجھے نہیں میری بات کو میں عجیب بات کر رہا ہوں...... نعرۂ حیدری!)

''آپؑ کب پیدا ہوئے......؟''

سرکارؑ کہتے ہیں:

''کب کا لفظ ہمارے سامنے پیدا ہوا' ہمارے بعد پیدا ہوا۔''

کہتا ہے:

''آپؑ کس وقت پیدا ہوئے......؟''

حضورؑ کہتے ہیں:

''وقت تو ہمارے سامنے بنا۔''

کہا:

''آسمانوں سے بھی پہلے پیدا ہوئے؟''

کہا:

''اگر آسمانوں سے پہلے پیدا نہ ہوتے تو میرا دادا علیؑ کیوں کہتا کہ آسمانوں کے راز زمینوں سے زیادہ بہتر جانتا ہوں۔''(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... کہتے آؤ مجھے لطف آ رہا ہے!)

کہا:

''آپؑ سورج سے بھی پہلے پیدا ہوئے؟''

فرماتے ہیں:

''اگر سورج سے پہلے پیدا نہ ہوتے تو انگشت شہادت کے اشارے سے ڈوبے ہوئے سورج کو واپس پلٹانے کے لئے ہمارے پاس 'گُر' کہاں سے آتا؟ ہم تو سورج کی رفتار سے بھی واقف ہیں' ہم

اس کتاب پر قدرت رکھتے ہیں' اللہ نے ہمیں قدرت دی ہے۔''

کہا:

''آدمؑ ! سے پہلے پیدا ہوئے؟''

کہا:

''میرے ناناؐ کا ارشاد بھول گئے' **کنت نبیاً آدم بین الماء والطین۔**''

کہا:

''پھر آپؑ زندگی سے بھی پہلے پیدا ہوئے؟'' (اب پورا شیخوپورہ سے فیصل آباد تک میرے سامنے بیٹھا ہے' میرا یہ لفظ ضائع ہو تو' مجھے لطف نہیں آئے گا!)

کہتا ہے:

''آپؑ زندگی سے بھی پہلے پیدا ہوئے؟''

حضورؑ مسکرا کر کہتے ہیں:

''زندگی ہمارے سامنے پھونکی گئی.....(نعرۂ حیدری) زندگی ہمارے سامنے پھونکی گئی۔''

کہا:

''موت سے بھی پہلے پیدا ہوئے؟''

حضورؑ کہتے ہیں:

''موت سے بھی پہلے پیدا ہوئے اور یاد رکھ! موت کو ماریں گے

بھی ہم۔"

کہا:

"جب آپ ہر چیز سے پہلے پیدا ہوئے (توجہ' توجہ' توجہ) جب آپ ہر چیز سے پہلے پیدا ہوئے...... آسمانوں' زمینوں' سورج' چاند' زندگی اور موت سے پہلے آپ تھے' تو یہ بتائیں کہ رہتے کہاں تھے اور کیسے رہتے تھے؟ (گرمی تھکا دیتی ہے نا......!) تو یہ بتائیں کہ رہتے کہاں تھے اور کیسے رہتے تھے؟"

حضورؑ نے منصور کو دیکھا' جو اس وقت خلیفہ تھا' جواب میں حضور نے فرمایا:

"جب کچھ نہ تھا...... تم نے سوال کیا...... ہم کہاں رہتے تھے...... ہم کہاں رہتے تھے' اس وقت ہم وہاں رہتے تھے' جہاں وہ رہتا تھا...... وہاں...... جہاں وہ رہتا تھا۔ (ہے کوئی نعرہ لگانے والا...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ!)

(نعرۂ حیدری...... آخری آدمی تک جن کے عقیدے کو معراج حاصل ہو رہی ہے' وہ مجھے نعرہ سنائے۔

حسنینؑ کا نعرہ...... علیؑ علی!

ہم سب کا نعرہ...... علیؑ علیؑ (میرے ساتھ لگاؤ)

علیؑ علی!

تیرے نام کا نعرۂ...... علیؑ علیؑ!

اسلام کا نعرہ...... علیؑ علیؑ!)

''وہاں رہتے تھے...... جہاں وہ رہتا تھا' وہاں رہتے تھے......
جہاں وہ رہتا تھا' ویسے رہتے تھے...... جیسے وہ رہتا تھا۔''

وہ چپ ہو گیا' آپؒ نے کہا:

''تم نے اتنے سوال پوچھ لئے' میں نے جواب دیئے۔ تو حاکم ہے'
اب مجھے بھی اجازت دے...... دو چار سوال میں بھی پوچھ لوں۔''

کہتا ہے:

''پوچھیں......!''

سرکارؒ کہتے ہیں:

''یہ بتاؤ! انسان کی پیشانی پر بال کیوں نہیں ہیں؟...... تو جو حاکم ہے...... انسان کی پیشانی پر بال کیوں نہیں ہیں؟ دونوں آنکھیں سیاہ کیوں ہیں اور دو کیوں ہیں......؟ آنکھوں کی شکل بادام جیسی کیوں ہے...... اللہ نے ان کے باہر پلکیں کیوں بنائیں؟ انسان کی ناک دونوں آنکھوں کے عین درمیان میں کیوں ہے......؟ آگے کا سوال...... ہتھیلی پر بال کیوں نہیں...... انسان کے پاؤں کے اندر خلاء اور خم کیوں ہے......؟ حاکم ہو تو دو جواب!''

کہا:

''یہ تو ہمیں اتنا نہیں پڑھایا جاتا۔''

سرکارؒ کہتے ہیں:

''نہیں پڑھایا جاتا تو پھر ہمارے جیسا ہوگا' ہم وہ جانتے ہیں جو تم

نہیں جانتے.....!‘‘

کہا:

’’آپؑ بتا دیں ان سارے سوالوں کے جواب.....‘‘

حضورؑ نے کہا:

’’شرط ہے‘ پہلے میرے ناناؐ کا کلمہ پڑھ! ہم علم تقسیم کرتے ہیں‘ دین سکھانے کے عوض..... ہم علم تقسیم کرتے ہیں دین سکھانے کے عوض!‘‘

وہ کہتا ہے:

’’سرکارؑ میں کلمہ پڑھتا ہوں۔‘‘

کہا:

’’پڑھ کلمہ.....‘‘

اس نے کلمہ پڑھا‘ کہا:

’’اب اپنی مسند چھوڑ کے میرے سامنے طالب علم ہو کے بیٹھ‘ پھر میں تجھے بتاؤں.....!‘‘

بیٹھا..... اور کہا:

’’سرکارؑ پوچھوں‘ کیا پیشانی پر بال کیوں نہیں؟‘‘

سرکارؑ نے کہا:

’’اس لئے کہ سجدہ کرتے ہوئے انسان کی پیشانی اور زمین کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔‘‘ (نعرۂ حیدری‘ یا علیؑ!)

وہ کہتا ہے:

''دوبھنویں برابر کیوں ہیں؟ اور آنکھوں کے اوپر کیوں ہیں؟''

سرکارؒ کہتے ہیں کہ

''اللہ چاہتا ہے کہ جتنی روشنی آنکھوں کی برداشت میں ہے' وہ آنکھوں کو ملے' اس سے زائد روشنی سے سائبان بن کر دونوں کا رنگ سیاہ ہے' جذب کرلیں۔''

''آنکھ کی شکل بادام جیسی کیوں ہے......؟''

سرکارؒ کہتے ہیں:

''آنسو میں تیزابیت ہوتی ہے' فوراً اللہ چاہتا ہے ادھر آنسو آئے' ادھر رخسار پر بہہ جائے' ادھر رخسار پر بہہ جائے' اگر آنکھ میں جم جاتا تو تکلیف ہوتی۔''

''پلکیں کیوں ہیں......؟''

سرکارؒ کہتے ہیں:

''اللہ کا اپنا آئین ہے' کوئی تنکا' کوئی ذرہ' اگر نور کو پریشان کرے'(نعرۂ حیدری) اگر کوئی تنکا' کوئی ذرہ...... (توجہ میری جانب رکھیں!) نور کو پریشان کرے تو خالق فوراً اس وقت تک کے لئے اس نور کو غائب کر دیتا ہے' جب تک کہ گرد اور تنکے و ذرے چھٹ نہ جائیں۔ آنکھ ایک پل کے لئے بند ہوتی ہے' لیکن نور محفوظ ہی رہتا ہے' زندہ بھی رہتا ہے۔ یہ اس دور میں ثابت ہوا کہ

آدمی مر جائے.....نور نہیں مرتا.....نور مرتا نہیں' آدمی مرتا ہے۔"

کہا:

"دونوں آنکھوں کے عین درمیان ناک کیوں ہے؟"

سرکارؑ فرماتے ہیں:

"یہ سرحد ہے' تاکہ نور برابر تقسیم ہو..... برابر تقسیم ہو۔"(پوری توجہ قبلہ!)

کہا:

"سرکارؑ! ہتھیلی پر بال کیوں نہیں.....؟"

فرمایا:

"انسان اندھیرے میں کوئی چیز اٹھانا چاہے.....اور اندھیرے میں حشرات اراضی اگر زمین پر ہوں تو نقصان پہنچا سکتے ہیں' ہتھیلی کے اگر بال ہوتے تو یہ جلد حساس نہ ہوتی۔"(یہ آلِ محمدؐ کا علم ہے!)

"پاؤں کے اندر خلاء کیوں ہے.....؟"

سرکارؑ کہتے ہیں:

"انسان کے پاؤں میں اگر خلاء نہ ہوتا تو چل پھر نہ سکتے۔"

کہتا ہے:

"انسان کے گھٹنوں کے درمیان خم کیوں ہے.....؟"

سرکارؑ کہتے ہیں:

''اللہ کی عبادت مختلف انداز میں کر سکے' رکوع' سجدہ...... تشہد!''

اس نے پھر سوالات کی بوچھاڑ کر دی' صادقؑ جواب دیتے گئے۔ اس نے کہا:

''ایک مشکل ترین سوال میں کرتا ہوں۔''

کہا:

''کرو......''

کہتا ہے:

''کون سی قبر ہے جو اپنے پیٹ میں انسان کو لے کر سفر کرتی ہے؟''

سرکارؑ کہتے ہیں:

''سوال کیا ہے تو سوچ کر کس سے سوال کر رہا ہے؟''

کہا:

''قبلہؑ ! جواب دو!''

سرکارؑ کہتے ہیں:

''یہ وہ صندوق ہے جو موسیٰؑ کی ماں نے قبر کی طرح بنایا تھا اور پانی میں چھوڑ دیا تھا۔''(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

یہ آلِ محمدؐ ہیں' سمجھ میں آ گئی...... آلِ محمدؐ نے دین سکھایا' اس کے عوض' امت سے صرف مدد مانگی' لیکن امت نے بھی عجیب انداز اختیار کیا۔ آلِ محمدؐ نے ہمیں انسان بنایا' ہمیں نماز سکھائی' روزہ سکھایا' جہاد سکھایا' ہمیں جنت میں جانے کا رستہ بتایا اور جب آلِ محمدؐ نے کچھ مانگا تو کیا دیا امت نے...... محمدؐ نے قلم دوات مانگی۔ (شاباش'

شاباش! تیار ہو جاؤ' مصائب کیلئے...... آج ۴ تاریخ ہے...... اچھا ۵ تاریخ ہے' آدھا محرم تو آج ویسے ہی ختم ہو گیا! ۵ دنوں کا مہمان ہے حسینؑ ...... تمہاری مرضی ...... جیسا چاہو' بس ۵ دن کا مہمان...... آج ۵ محرم ہو گئی' میں ۴ سمجھ رہا تھا' باقی...... ۶' ۷' ۸' ۹' ۱۰ محرم! اس کے بعد تم اپنے کام...... کاروبار میں مصروف ہو جاؤ گے' اجڑ جائے گی زہراؑ کی بیٹی!...... سلامت رہو!)

محمدؐ نے قلم دوات مانگی امت نے نہیں دی' علیؑ نے منبر مانگا (بولتے آؤ ذرا!) امت نے نہیں دیا' زہراؑ نے حق مانگا امت نے نہیں' حسنؑ نے ناناؐ کے پہلو میں قبر کی جگہ مانگی (شاباش' شاباش' شاباش!) حسنؑ نے ناناؐ کے پہلو میں قبر کی جگہ مانگی امت نے نہیں دی' حسینؑ نے دو دریاؤں کے درمیان چھ ماہ کے اصغرؑ کے لئے پانی مانگا (شاباش' شاباش...... آلِ محمدؐ آپ کو سلامت رکھے!) امت نے نہیں دیا' سجادؑ نے بھرے بازار میں' بھیڑ میں اپنی پھوپھیوں کے لئے راستہ مانگا' نہیں دیا۔(ایک بھائی نے کہا کہ یہ فقرہ دوبارہ سنا!) سجادؑ نے بیماری کی حالت میں بھرے بازار کی بھیڑ میں زینبؑ' کلثومؑ' رقیہؑ' کبریٰؑ اور ربابؑ کے لئے راستہ مانگا' امت نے نہیں دیا۔

۳۶ شہروں میں' ۷۲ بازاروں میں' ۱۴۴ گلیوں میں' ۲۸۸ موڑ پر ٹھہر گئیں لوگوں کے ہجوم میں...... زینبؑ نے چادر مانگی...... امت نے نہیں دی۔ ہاں قبلہ! باقرؑ نے اپنے باباؑ کی خون بہتی ہوئی آنکھوں کے لئے علاج مانگا نہیں دیا' موسیٰ کاظمؑ نے ۱۴ سال کے بعد زندان کا دروازہ کھول کر آسمان کا رنگ دیکھنے کی درخواست کی' رد کر دی گئی' (یہ ہے اس کا سلوک!) شبیرؑ نے ۲۱ لاشوں میں سے صرف ایک میت

شیر ناتواں شہزادۂ علی اصغرؑ نو جگہ قبر بنا کے ایک جگہ دفن کیا (نہیں سمجھ رہے' نہیں سمجھ رہے) نو جگہ قبر بنا کر ایک جگہ دفن کیا' وہ بھی دوپہر کو نیزے کے ساتھ زمین تلاش کر کے! یہ تو اس وقت پتہ چلا جب ربابؑ نے سجادؑ سے کہا:

''سجادؑ یہ جو نیزے کی نوک پر ہے یہ وہی اصغرؑ نہیں...... جسے دوپہر کو دفن کیا تھا؟''

(بابا! تیری طبیعت ہے خراب' اگر سن سکے مصائب تو ٹھیک ہے' پتہ نہیں کیا ارادہ ہے میرا...... تو دعا کر میں امام حسینؑ کے صدقے میں پڑھ جاؤں!) قسمت سے اپنی اپنی ماں کی...... کربلا کی مائیں بھی عجیب ہیں' ہر ماں نے بیٹے کی زندگی کی دعا مانگی ہے' لیکن کربلا میں ہر ماں اپنے بیٹے سے کہہ دیتی ہے' پہلے تیری لاش لائے...... پھر دودھ بخشوں گی' (اللہ کرے ڈائری میں اسے نوٹ کریں اور حکومت کے پاس جائے کہ ایسی مائیں بھی گزری ہیں) صرف ایک ماں ہے ربابؑ! اس کے مقابلے کی ماں مجھے کائنات میں نظر نہیں آتی' جس کی اولاد میں ایک اصغرؑ چھ ماہ کا' ایک سکینہؑ جس کی عمر جانتے ہو۔ اصغرؑ کو شبیرؑ کے پہلو میں سلا کہ...... یہ پھر بتاؤں گا کیسے اٹھایا' کہاں سے اٹھایا۔ شاہ صاحب یہ عجیب ماں ہے۔

۱۱محرم کو حمید ابن مسلم کہتا ہے' جب مقتل سے گزرے ہیں' بیبیاں اتری ہیں سواریوں سے...... ہر ماں اپنے بیٹے کی لاش پر گئی' ہر بہن اپنے بھائی کی لاش پر گئی' ایک ماں ہے جو ہر جگہ بیٹھ کر تھوڑی تھوڑی زمین کی ریت ہٹاتی ہے' پھر اپنے آپ سے کہتی ہے یہاں بھی نہیں' (شاباش' شاباش' شاباش...... حوصلے سے بہت دور کا سفر ہے) پانچ جگہ پر دیکھا' ایک جگہ دیکھا' کہا:

''سجادؑ جلدی آ...... میرا اصغرؑ مل گیا۔''

یہاں سے لے کر وہاں آئی' جہاں شبیرؑ سویا ہوا ہے ......بغیر سر کے' چھ ماہ کے صغرؑ کو...... اکبرؑ کا دایاں ہاتھ اصغرؑ کی چھاتی پر رکھ کر...... شانہ ہلا کر اکبرؑ کو کہتی ہے' میں شام جا رہی ہوں' یہ تیرا چھوٹا بھائی ہے' اسے رات کو نیند میں ڈر جانے کی عادت ہے' اس کا خیال رکھنا۔ (شاباش' شاباش...... حوصلہ رکھو قبلہ! مصائب کا موسم ہے' جو وگ مجھ سے...... آج فرمائش آئی ہے فضائل سنائیں' پانچ محرم ہو گئی ہے' اگر میں ڈیڑھ گھنٹہ آپ کو...... کاروبار میں بھی جانا ہوتا ہے' نوکری پر بھی جانا ہوتا ہے' اگر میں فضائل ڈیڑھ گھنٹہ پڑھ جاؤں تو وہ سارا شیڈول آپ کا بھی ڈسٹرب ہو جاتا ہے' محرم کے بعد ہی......لیکن مصائب سنو ان دنوں مجھ سے......!)

میں شام جا رہی ہوں' اسے رات میں ڈر جانے کی عادت ہے' اس کا خیال رکھنا۔ ربابؑ اصغرؑ کو ڈھونڈتی ہے...... کسی کا بچہ مسکرائے' (شاباش' شاباش...... میرے نوجوانو! مولاؑ تیری زندگی کرے!) یہ ہے ماں! یہ ہے ماں' چھ ماہ کا بچہ! دوسری ہے سکینہؑ!

مجھے القائم کے صدر حسن اللہ جعفری صاحب نے بتایا ہے کہ ''شان حسینؑ'' میں اصغرؑ کی بہن کا' ربابؑ کی بیٹی کا آج جنازہ برآمد ہونا ہے! مولوی شریف صاحب پوچھتے ہیں کس کا؟ بھائی یاسر! یہ اس معصومہ کا جنازہ ہے کہ سجادؑ اپنی اس بہن کی میت بندھے ہوئے ہاتھوں سے اس زندان میں آتا رہا' جاتا رہا' کوئی مسلمان تو پوچھے گا تیری بہن مر گئی ہے...... آ...... اسے دفن کر دیں۔ یہ جنازہ نہیں سجادؑ کی حسرت ہے' یہ جنازہ نہیں...... یہ عجیب معصومہؑ ہے کائنات میں ......پہلی اور

آخری بچی ہے یہ جو کفن کی بجائے میلے کرتے میں دفن ہوئی۔ (پتھر ہو جائے وہ آنکھ جو امامؑ کے غم میں...... حسینؑ کو نہ رو سکے...... ہاں قبلہ! کلیجہ پتھر ہو جائے' کوئی لطف نہیں اس زندگی کا' جس دن حسینؑ کو پرسا نہ دے سکوں' کوشش کرو سارے اٹھ کر ما کریں ہم!)

لوگ کہتے ہیں' جہاں تک پڑھتے ہیں کہ سکینہؑ کی عمر ...کوئی کہتا ہے چھ سال کوئی کہتا ہے پانچ سال! مجھے حسینؑ کے منبر کی قسم! نہ چھ سال' نہ پانچ سال ہے' میں تمہیں بتاتا ہوں خود...... ۱۰ شعبان' ۵۷ ہجری' میری مائیں' بہنیں اگر سن رہی ہیں سکینہؑ کی عمر سنو' خود اندازہ لگا لو! ۱۰ شعبان' ۵۷ ہجری' صبح کی نماز کا وقت... ربابؑ کی آغوش میں قرآنِ مصائب کی یہ آیت نازل ہوئی' قرآنِ مصائب کی آیت نازل ہوئی' ۱۰ شعبان' ۵۷ ہجری' اب اندازہ لگا لو' ۱۰ شعبان ۵۷ ہجری کو پیدا ہوئی۔ ۱۰ شعبان' ۵۸ ایک سال! ۱۰ شعبان ۵۹ ہجری دو سال! ۱۰ شعبان' ۶۰ ہجری تین سال! ۱۰ شعبان' ۶۰ ہجری...... شعبان کے بعد رمضان آتا ہے' ۱۰ شعبان تین سال ایک مہینہ! ۱۰ رمضان سے ۱۰ شوال تین سال دو مہینے! ۱۰ شوال سے ۱۰ ذیقعدہ تین سال تین مہینے! ۱۰ ذیقعدہ سے ۱۰ ذی الحجہ تک تین سال ۴ مہینے! ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۰ محرم تین سال پانچ مہینے! ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو تین سال' پانچ مہینے اور پانچ گھنٹے کی سکینہؑ تھی۔ جب پہلا طمانچہ لگا...... تین سال' پانچ مہینے اور پانچ گھنٹے کی سکینہؑ تھی...... جب پہلا طمانچہ لگا۔ (شاباش' شاباش' جتنا رو سکتے ہو' رو لو!) اس سے کوئی زیادہ مظلوم ہے قبلہ! (شاباش!)

تین سال' پانچ مہینے' پانچ گھنٹے کی سکینہؑ تھی' جب پہلا طمانچہ لگا۔ طمانچہ کب لگ

ہے؟ جب حسینؑ نے کہا ہے کہ کوئی میری مدد کرنے والا اور کوئی تھا نہیں دوڑ پڑی...... باباؑ کوئی ہو نہ ہو میں تو آ رہی ہوں۔ بھائی یاسر! ایک لفظ کہتا ہوں' القائم کے نوجوانو! مر جاؤں گا یاد رکھو گے' پہلی اور آخری شاہدہ ہے' عینی گواہ ہے جسے معلوم ہے کہ قیامت کے دن بتائے گی کہ شمر نے میرے سامنے کتنی دفعہ پتھر پر خنجر کو تیز کیا اور کتنی ضربیں لگائیں۔ امام حسینؑ کی شہادت کی عینی گواہ ہے' سکینہؑ با مرتبہ ہے اس کا! میرا آخری امام...... امام زین العابدینؑ ...... آخری امام' امامِ زمانہؑ سلام کہتا ہے۔ اس کا سلام سنو گے' میرا امام کہتا ہے:

''میرا سلام ہو اس یتیم بچی پر...... میرا سلام ہو اس یتیم بچی پر کہ باباؑ کی شہادت سے لے کر اپنی موت تک...... باباؑ کی شہادت سے لے کر اپنی موت تک' جس کے رخساروں کا رنگ مسلسل تبدیل ہوتا رہا۔''

یہ میرے امامؑ کا سلام ہے۔ (جہاں جہاں عشرے ہو رہے ہیں' جہاں مجالس تم ہوتی ہیں' میں شروع کرتا ہوں' میرا جی چاہتا ہے رونے کو!)

ہاں' قبلہ! جن کی چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں' میرا بھائی شاید سوال کر رہا ہے اور وال عجیب ہے۔

سکینہؑ کو رہائی کی سب سے زیادہ خواہش تھی' کیا اسے رہائی ملی؟ نہیں قبلہ! ہائی تو نہیں ملی۔ دنیا حیران ہوتی ہے کہ سکینہؑ زندان میں مر گئی' آج میں یہ لفظ کہہ رہا ں کہ ساری دنیا روتی ہے کہ سکینہؑ زندان میں مر گئی...... اور میں روتا ہوں کہ زندان ں زندہ کیسے رہی؟ بس سوال اتنا ہے' لوگ کہتے ہیں زندان میں مر گئی' زندان میں تو

مر جاتے ہیں' یہ زندہ کیسے رہ گئی؟ قبلہ! اگر اجازت ہے تو میں مصائب شروع کروں۔(آؤ' آہستہ آؤ!)

سجادؑ سے کسی نے پوچھا تھا کہ

''سب سے زیادہ کس نے رلایا......؟''

''میری بہن کے سوالوں نے......! روزانہ صبح میری آغوش میں بیٹھ کر کہتی تھی' سجادؑ یہ پرندے کہاں جا رہے ہیں...... یہ کہاں جا رہے ہیں؟''

میں کہتا:

''سکینہؑ اپنے اپنے گھروں کو!''

اس وقت رو کر کہتی:

''سجادؑ! ان پرندوں کا گھر ہے' ہمارا کوئی گھر نہیں ہے۔''

میں کہتا:

''ہمارا گھر بھی ہے......''

''تو ہم کب جائیں گے؟''

میں رو کے کہتا:

''سکینہؑ ہم سارے جائیں گے......تو نہیں جائے گی۔''

مجھے منبر کی قسم! میں بنوں شبیرؑ کا مجرم' آپ روئیں یا نہ روئیں' کوئی تاریخ مقاتل کی نہیں بتاتی کہ حسینؑ کی شہادت کے بعد سے شام تک سکینہؑ نے کسی سے پانی مانگا ہو' اگر قیدیوں کے لئے پانی آ بھی جاتا۔ بی بی زینبؑ کہتی:

''سکینہؑ آ میرے پاس آ...... تجھے پیاس نہیں لگی؟''

رو کر کہتی تھی:

''مجھے اماں پیاس لگی ہے' لیکن پانی نہیں پیوں گی۔''

''سکینہؑ کیوں......؟''

''پھوپھی اماں! ایک وقت باباؑ نے کہا تھا' پانی آئے تو کوشش کرنا نہ پینا...... ہوسکتا ہے تجھ سے زیادہ کوئی پیاسا ہو' سب کو دے دے اگر بچ گیا تو پی لوں گی ورنہ خیر ہے۔''

ساڑھے تین سال کی بچی جب یہ بات کرتی...... اگر پانی بچ جاتا...... آ سکینہؑ تیرے حصے کا پانی بچ گیا ہے' پانی لے کر جاتی' دور دھوپ میں بیٹھا ہوتا سجادؑ' وہاں چلی جاتی...... اور سارا پانی سجادؑ کے زنجیروں پر ڈال دیتی اور کہتی:

''میری خیر ہے' تیرے زنجیر ٹھنڈے ہو جائیں۔''(ہائے' ہائے' روتے آؤ' بھئی روتے آؤ!)

۱۱ محرم کو ثانی زہراؑ...... ۱۱ محرم کو سوار ہوئی' ۱۲ کو کوفے آئی' ۳۹ کوفے کی گلیوں میں پھرتی رہی قیدیوں کے ساتھ! ۲۶ شہروں میں سکینہؑ ساتھ ساتھ! دمشق کی سرحد پر سکینہؑ ساتھ ساتھ!(روتے ہوئے) شام کے بازار میں سکینہؑ ساتھ ساتھ! (ختم کر رہا ہوں مصائب' زیادہ سے زیادہ دو یا ڈیڑھ منٹ...... اس لئے کہ اس کے بعد کوئی بھی دل والا مصائب نہیں سن سکتا۔ زیادہ سے زیادہ دو منٹ یا ڈیڑھ منٹ! نہ میں اس سے زیادہ پڑھ سکوں گا اور نہ آج کوئی سن سکے گا' سکینہؑ کے مصائب ہی ایسے ہیں۔ ذاکری میں نے زندگی بھر نہیں کی' جب ذاکری میں آدمی انتظار کرتا رہے' بات کروں نا اور

مصائب کے لفظ ایک کافی ہوتا ہے مومن کیلئے' قبلہ رونے کیلئے!) امام حسینؑ کی غربت کی قسم...... کبھی کبھی سجادؑ کو روک لیتی' سجادؑ بھائی یہ سامنے دروازہ کھلا ہے' اس کے اندر جو جھولا جھلا رہی ہے اس کا بھائی بھی تو ہوگا نا...... (ہائے یہ مصائب ہے) کبھی کبھی سارا بازار عبور کر کے آئے گی ساڑھے تین سال کی بچی! (جن کی چھوٹی چھوٹی اولاد ہو' وہ میری طرف دیکھے۔ آج میری مائیں بہنیں گھر جائیں گی' رات ابھی گھر جائیں گی' کسی کی چار سال کی بیٹی ہوگی' میرے کہنے پر' اپنے محسن بھائی کے کہنے پر...... ایک منٹ اس بچی کو غور سے دیکھنا' پھر سوچنا اگر رات کو اس بچی کو اکیلے کمرے میں بند کر کے اپنے گھر میں تالا لگا دیا جائے' کیا یہ زندہ رہے گی یا مر جائے گی؟ (سلامت رہو بھئی...... روتے رہو بھئی...... روتے رہو!...... اب ان کے بعد کوئی مصائب نہیں!) دربار میں آئی...... دربار میں آئی' (ایک گزارش سن لو...... جب جنازہ لاؤ...... جب ساری زیارت کر لیں یا جنازہ اٹھالیں' اس وقت سارے باہر چلے جانا' جنازہ بھیج دینا جدھر مستورات بیٹھی ہیں' ہوسکتا ہے رباب اپنی بیٹی کا جنازہ آج دیکھنا چاہتی ہو' تم میں تو نہیں آ سکے گی اور ادھر بھی...... چار...... چھ سال کی بچیاں ہوں تو سکینہؑ کا جنازہ آج خود ہی اٹھائیں...... اجازت...... دربار میں...... نہیں پڑھتا...... نہ تم سن سکو گے مصائب) قبلہ! دربار میں کافی دنوں کے بعد بابا کا سر دیکھا' زندان آ گئی' آدھی رات ڈھلی...... (انتظار نہیں...... ایک جوش میں اٹھ کر تم ماتم کرو گے' جنازہ برآمد ہو جائے گا۔ عالمگیر مجلس ہو چکی ہے' میں چاہتا ہوں کہ اگلے سال تک یاد رہے یا ثانی زہراؑ آج تو آ جا...... اپنی مثالیں دینے کے لئے' عباسؑ کی بہن...... یہ تو لاہور ہے' آج سکینہؑ کا جنازہ ہے۔ سجادؑ' زہراؑ آ جا...... جنازہ دیکھ' ہم نے کیسے جنازہ سجایا ہے۔ اگر اس وقت

ہوتے تو تیری بہن بے وارث ہو کر نہ مرتی' ہماری بہنیں مر جاتیں' سکینہؑ نہ مرتی!)
قبلہ! آ گئیں زندان میں...... تیری بیبیاں......کوئی بچی کہاں سوئی ہے' کوئی بچی کہاں
سوئی ہے۔ سجادؑ بیٹھا ہے' جاگ رہا ہے' سجادؑ کی آغوش میں سکینہؑ ہے' کبھی سجادؑ کہتے
ہیں:

''سکینہؑ سو جا!''

کہتی ہے:

''بھائی تو بیمار ہے تو پہلے سو جا' میں سو جاؤں گی۔''

کبھی کہتی ہے:

''سجادؑ کوئی کہانی تو سنا' مجھے نیند آ جائے۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''کیوں نیند نہیں آتی' سکینہؑ آدھی رات گزر گئی ہے؟''

سکینہؑ کہتی ہے:

''بھائی سجادؑ ! مجھے باباؑ ملا' میں نے آج بڑی مدت کے بعد باباؑ کی
شکل دیکھی ہے' مجھے باباؑ ملا۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''یہ زندان ہے' میں قیدی ہوں' باباؑ کا سر کہاں سے لاؤں؟''

بس بچی کی ضد تھی' تیرہ چار سال کی بچی......رات کو......نفسیات ہے بچے کی
کہ اگر کوئی چیز مانگ لے' سارے گھر والے تڑپ اٹھتے ہیں' اگر چیز نہ ملے...... بچہ رو
رو کر صبح کر دیتا ہے' یہ تیری اولاد اور ادھر حسینؑ کی بیٹی! دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگ

رہی...... باباؑ کا سر مانگ رہی ہے۔

سجادؑ کہتا ہے:

''باباؑ...... کہاں سے لاؤں؟''

سکینہؑ نے رونا شروع کیا:

''سجادؑ نے سکینہؑ کو گلے سے لگایا' تھوڑی دیر بعد ربابؑ بی بی جاگ گئیں' ربابؑ نے دلاسہ دیا' زینبؑ نے تسلی دی' کلثومؑ نے پیار کیا۔''

(میں نے وعدہ کیا ہے میں اسی پر پہنچ کر ختم کروں گا' یہ بھی میرا وعدہ ہے ''شانِ حسینؑ'' میں! میری ہزار توبہ...... میں پڑھتا جا رہا ہوں' اگر تجھے ایک لمحے کو محسوس ہو کہ سکینہؑ کا جنازہ سامنے ہے جو چاہے مانگ لینا' لیکن ایک لمحے کے لئے محسوس ہو گا۔ گھر کا خیال چھوڑ کر اپنے بیماروں کے لئے دعا مانگ...... بزرگوں کے لئے دعا مانگ...... اپنی زندگی کے لئے دعا مانگ...... اپنی صحت کے لئے دعا مانگ...... اپنی اولاد کے لئے دعا مانگ...... لیکن اس وقت جب چیخ نکلے!)

سکینہؑ کہتی رہی:

''باباؑ...... باباؑ...... باباؑ!''

ساری رات کہتی رہی' اگلا دن جب نکلا...... باباؑ...... باباؑ...... اگلی رات بھی نکل گئی...... باباؑ' باباؑ...... اگلا دن گزر گیا' باباؑ...... باباؑ...... سارے منانے والے...... سکینہؑ رو رہی ہے' باباؑ...... باباؑ...... باباؑ! جب تیسری رات آئی...... آدھی رات کے وقت سجادؑ کہتا ہے:

''سکینہؑ تجھے میری غربت کا واسطہ اب سو جا۔''

کہتی ہے:

''پہلے تو سو...... پھر میں سووٗں گی۔''

سجادؑ سو گیا...... جب سجادؑ سو گیا نا...... اس وقت سکینہؑ نہ قیدی بیبیوں کے پاس گئی' نہ سجادؑ کے پاس گئی' زندان میں اتری...... گھس کر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی...... (مجھے موت آ جائے گی جو آگے پڑھوں) آہستہ آہستہ چلتی گئی' زندان کی دیوار کے پاس جا کر پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا' اس کا سرہانا بنا کر...... اس پر سر رکھ کر آہستہ سے کہتی ہے:

''بابا! اس وقت شام کے رئیسوں کی بیٹیاں تکیوں پر سر رکھ کر سو رہی ہوں گی' آ دیکھ! تیری بیٹی پتھر کا سرہانہ بنا کر سو رہی ہے۔''

سکینہؑ کو نیند آ گئی' بیمار قیدی کو نیند آ گئی۔ (بابا......! نہیں ابھی نہیں' یہ کام نہ کرو) ادھر نیند آئی۔ (میں جنازہ برآمد کرا رہا ہوں اور زندان میں کراؤں گا' مجھے پتہ ہے' میں جانتا ہوں...... تم روتے آؤ!)

(بس ایسا ہے کہ سکینہؑ مر گئی' جنازے کو تھوڑی دیر...... جنازے کو تھوڑی سی دیر...... تھوڑی سی دیر......)

تیسری رات...... آخری رات...... آدھی رات کا وقت ہے' سکینہؑ کو نیند آئی' سجادؑ کو نیند آئی' زندان کے دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھلا' یزید کے سپاہی گئے زندان میں...... قیدی کی زنجیر ہلائی...... قیدی جاگ...... قیدی جاگ...... قیدی جاگ!

(روایتیں بہت سکینہؑ کی شہادت کے بارے میں' میں نے تو بزرگوں سے سنی ہیں۔

روایت ہے کہ سب سے زیادہ مظلومہ ہے سکینہؑ ...... وہی روایت سناتا ہوں' لیکن تینوں روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ سکینہؑ کی موت زندان میں ہوئی!)

قیدی جاگ......سجادؑ کہتا ہے:

''کیا ہوا......آدھی رات کے وقت......؟''

آواز آئی:

''تیری کتنی بہنیں ہیں؟''

سجادؑ کہتا ہے:

''تین......ایک کو مدینے چھوڑ آیا ہوں' ایک کربلا میں بیوہ ہوگئی۔''

کہتا ہے:

''نہیں قیدی' تیری سب سے چھوٹی بہن...... جو تیرے ساتھ ہے اور بابا' بابا کر کے روتی ہے' وہ کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''تین راتیں اور تین دن سے رو رو کر وہ سامنے مٹی پر سو رہی ہے۔''

کہتا ہے:

''قیدی اسے جگا۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''کیوں......؟''

سپاہی کہتا ہے:

''شام کی عورتوں نے یزید کو درخواست دی ہے کہ زندان میں ایک قیدی بچی ہے' جو بابا کر کے روتی ہے' ہماری اولاد سو نہیں سکتی۔ اس بچی کو ایسے زندان میں قید کرو کہ اس کی آواز ہماری بچیاں نہ سن سکیں' اس کو کسی ایسے زندان میں قید کرو...... اس کی چیخیں ہم تک نہ پہنچیں۔ ہمارا دل لرزتا ہے' ہم ڈرتی ہیں' ہم سو نہیں سکتی ہیں۔ یزید نے حکم دیا ہے کہ اس بچی کو سارے قیدیوں سے علیحدہ کر کے علیحدہ زندان میں قید کرو۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''سکینہؑ اور علیحدہ زندان!''

آواز آئی:

''قیدی جلدی کر......''

سجادؑ اٹھا' زندان کی دیوار کے پاس آیا' سکینہؑ کو اٹھایا......سکینہؑ کا سر اپنے زانوں پر رکھ کر' اپنی میلی عبا کے دامن سے سکینہؑ کے رخساروں کو صاف کر کے کہتا ہے:

''میں جو کہتا تھا نا...... کہ نہ رویا کر' نہ رویا کر...... نہ رویا کر......!''

آواز آئی:

''کیا ہوا......؟''

کہا:

''تیرے لئے علیحدہ زندان......''

(حوصلہ حوصلہ...... میں کہہ رہا ہوں حوصلہ کرو' آج سکینہؑ کا جنازہ نکلنا ہے' ذرا

دیکھنا میری طرف...... سانس لے لو...... کوئی نہیں سانس لے لو۔ مجھے بھی ساری زندگی پڑھنا ہے' مجھے بھی ساری زندگی رونا ہے' جب مر جاؤں تو یاد کرنا!)

''سجادؑ کہتا ہے:

''تیرے لئے علیحدہ زندان کا حکم ہے۔''

(آج بھرے میدان میں زندان پڑھ رہا ہوں' پوری زندگی میں یاسر بھائی ایسا زندان نہیں پڑھا جیسے میں آج پڑھ رہا ہوں!)

القائم کے نوجوانو! سجادؑ کی آواز آئی:

''سکینہؑ تیرے لئے علیحدہ زندان کا حکم ہے۔''

معصومہؑ کہتی ہے:

''یہ علیحدہ زندان کیا ہوتا ہے؟''

سجادؑ کہتا ہے:

''جہاں نہ میں ہوں گا' نہ پھوپھی زینبؑ ہوگی' نہ اماں ربابؑ ہوگی' نہ پھوپھی کلثومؑ ہوگی' نہ رقیہؑ ہوگی' نہ باقرؑ ہوگا' اکیلی...... اکیلی تو ہوگی اور زندان ہوگا۔''

رو کر کہتی ہے:

''مجھے نیچے اتار......''

سجادؑ نے اتارا...... چھوٹے چھوٹے ہاتھ سجادؑ کے قدموں پر رکھ کر کہتی ہے:

''سجادؑ بھائی تو ضمانت دے دے' میں تیری غربت کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں' اب نہیں روؤں گی' باباؑ کا نام لے کر نہیں روؤں گی'

مجھے علیحدہ زندان سے بچا لے۔"

سجادؑ کہتا ہے:

"میں قیدی ہوں' میری ضمانت کوئی نہیں مانتا۔ آ سکینہؑ ......"

سکینہؑ کو لے کر ساری بیبیوں کو جگایا۔ آدھی رات ہے' کوئی بی بیؑ سکینہؑ کی پیشانی چومتی ہے' کوئی سر چومتی ہے' کوئی رخسار چومتی ہے۔

زندان کا داروغہ کہتا ہے:

"جلدی کر......"

جلدی کا نام آیا...... جلدی کا نام آیا...... جلدی کا نام آیا' سجادؑ اٹھا' آواز دی:

"سکینہؑ سلام کر!"

آدھی رات کو حسینؑ کی بیٹی نے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر...... آہستہ آہستہ سکینہؑ کہتی ہے:

"پھوپھی زینبؑ سلام' کلثومؑ میرا سلام' اماں ربابؑ میرا سلام! (ایک لفظ کہا کہ) کربلا سے اب تک اگر مجھ غریب سے کوئی گستاخی ہوئی ہو تو مجھے معاف کر دینا' پتہ نہیں کہ زندہ روں کہ نا...... (حوصلہ' حوصلہ' حوصلہ! میں آگے مصائب سنا کر پھر کہہ رہ ہوں' حوصلہ کرو!)

سب کو سلام کر لیا...... قیدی جلدی کر...... قیدی نے سکینہؑ کو لیا' آگے آگے یہ داروغہ ہے پیچھے پیچھے سجادؑ ...... پیچھے پیچھے سجادؑ ...... سجادؑ واپس آئے...... پھر عبا کے دامن میں کسی مستور کا ہاتھ آتا ہے' سجادؑ ایک دفعہ سکینہؑ کو لے آ' کوئی کہتا ہے' ہائے

سجادؑ ......کوئی کہتا ہے' ہائے سکینہؑ ......کوئی کہتا ہے' ہائے مدینہ......کوئی کہتا ہے' سکینہؑ کو لے کر آ!

سجادؑ جا رہا ہے' راستے میں کہتی ہے:

''سجادؑ بھائی تو روزانہ آیا کرے گا نا! سجادؑ مجھے اکیلے ڈر لگے گا تو روزانہ آئے گا نا...... یا نہیں آئے گا؟''

سجادؑ کہتا ہے:

''اگر کسی نے آنے دیا تو میں آؤں گا۔''

''سجادؑ بھائی ایک بات کا خیال رکھنا' ساری ساری رات میری ماں سو نہیں سکتی' اس کا خیال رکھنا' سجادؑ پھوپھیوں کا خیال رکھنا۔''

ساڑھے تین سال کی شہزادی اپنے بھائی کو بتاتی جا رہی ہے' آگے آگے

داروغہ......زندان آیا' زندان آیا' زندان آ گیا:

''قیدی یہ لے چابی' زندان کا دروازہ کھول!''

قیدی کہتا ہے:

''تو کیوں نہیں کھولتا؟''

داروغہ کہتا ہے:

''مجھے ڈر لگتا ہے۔''

قیدی کہتا ہے:

''انصاف تو کر......تو ظالم بھی ہے......تو سپاہی بھی ہے تجھے ڈر لگتا ہے' یہ معصوم ہے' اسے میں کیسے لے جاؤں؟''

''قیدی کھول......''

ادھر زندان کا دروازہ کھلا' (بس کرو' بس کرو...... دربار بھی نہیں پڑھا' زندان بھی نہ پڑھوں تو بہتر ہے' کیوں سید زادو......) بسم اللہ پڑھ کر سجادؑ نے پہلا قدم زندان میں رکھا' سکینہؑ نے چھوٹے چھوٹے ہاتھ سجادؑ کی گردن میں ڈالے۔

آواز آئی:

''اندھیرا ہے سجادؑ بھائی......اندھیرا ہے۔''

داروغہ کہتا ہے:

''اگلے زندان میں......!''

آواز آئی:

''سجادؑ گرمی ہے۔''

داروغہ کہتا ہے:

''اگلے زندان میں......''

آواز آئی:

''سجادؑ بھائی تو مجھے اتار دے۔''

داروغہ کہتا ہے:

''اگلے زندان میں۔''

(حوصلہ' حوصلہ' حوصلہ...... تجھے حسینؑ کا واسطہ ذرا حوصلہ کر...... دو لفظ میرے سن لو' شاہ جی!)

سکینہؑ چوتھے زندان میں آئی' سکینہؑ کہتی ہے:

''مجھے اتار دے۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''یہاں نہیں۔''

سکینہؑ کہتی ہے:

''یہاں کیوں نہیں اتار رہا؟ اب جب تو اتارے گا میں نہیں اتروں گی۔''

پانچواں زندان آیا...... سکینہؑ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ سجادؑ کی گردن میں' سکینہؑ بھائی کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے۔ آواز آئی:

''میری مانو گی۔''

سپاہی کہتا ہے:

''اتار دے بہن کو!''

سجادؑ کہتا ہے:

''اتر جا سکینہؑ!''

آواز آئی:

''نہیں اتروں گی' سجادؑ بھائی میں مر جاؤں گی' مجھے نہ اتارنا۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''سکینہؑ اتر جا' تجھے میری غربت کا واسطہ......!''

کہتی ہے:

''مجھے نہ اتار...... مجھے زندان میں نہ اتار......''

آواز آئی:

اتر جا......سکینہؑ......سکینہؑ اتر جا!''

(بیٹھ جاؤ' بیٹھ جاؤ' بیٹھ جاؤ!)

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

متاع شوق کو خود سے جُدا نہیں کرتا

وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا

علی کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو

قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

(افسر عباس)

مجلس پنجم

علیؑ کہتے ہیں بلندی کی انتہا کو......

صلواۃ!......

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ...... ایک مرتبہ پھر بلند آواز سے صلواۃ......!

کائنات میں صرف ایک عمل ایسا ہے جب انسان وہ عمل کرے تو اللہ جیسا لاشریک بھی انسان کے ساتھ شریک ہوتا ہے' وہ ہے صلواۃ...... محمدؐ و آلِ محمدؐ پر...... جہاں تک میری نگاہ کام کر رہی ہے...... وہاں تک خطیب لوگ سننا کہ خطبہ کی گونج سے اپنی سماعت کو معطر اور مستفیض کرنے والوں کا ہجوم ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ آخری آدمی تک جتنا ذہنی طور پر آلِ محمدؐ بلند ہو سکتے ہیں اتنی بلند صلواۃ......

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

میں یہ تین چار دفعہ اس لئے زحمت کر رہا تھا کہ میرا پہلا لفظ آپ کی بے

نیازی کی نظر نہ ہو جائے اور ذہنی انتشار کو منظّم کرنے کے لئے ضروری ہے اور ارتکاز توجہ کے لئے کہ ہر آدمی ہمہ تن گوش ہو' پھر ایک ایسے خاندان کی جس کی نگاہ کو منقبت اللہ کرے تو فرشتے سنتے ہیں' فرشتے کریں تو بشر سنتے ہیں۔ بہت بڑا خاندان ہے' یہ خاندان وحشی کو انسان بناتا ہے۔ (آپس میں دیکھ لو' ایک دوسرے سے باتیں کر لو' میں پھر پہلا لفظ کہوں گا...... میری عادت ہے' ۲۲' ۲۳ سال ہو گئے اس دروازے کی گداگری اور نوکری کر رہا ہوں۔ اب آنکھیں دیکھ رہی ہیں' کوئی آدمی سویا ہوا ہو' کوئی آدمی توجہ نہ کر رہا ہو' پتہ چل جاتا ہے' اس لئے جب تک آپ میری طرف پوری طرح سے متوجہ نہ ہوں' میں پھر پہلا لفظ کہتا ہوں!...... نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

۱۸۰۰۰ عالمین نے...... ۱۸۰۰۰ عالمین...... سیاروں اور ستاروں سے سجی ہوئی اس کائنات میں...... سورج کی بینائی سے دیکھنے والی اس کائنات کو چاند کا جھومر! سجانے والی اس کائنات میں گردش لیل و نہار کی دہلیز پر...... چراغاں کرنے والی کائنات کو...... اس ساری کائنات کو...... موجودات سے سجی ہوئی اس کائنات کو...... اسرار و اصرار کے درمیان سے سانس لیتی ہوئی اس کائنات کو...... اس کائنات کو جو اسرار و اصرار کے درمیان میں سانس لے رہی ہے' مرتبہ و یقین کے درمیان دیکھتی ہوئی اس کائنات کو...... کبھی یقین اوڑھ کر...... کبھی گمان پہن کر' تاریخ لکھی ہوئی اس کائنات پر آدمؑ سے محمدؐ تک اور محمدؐ سے آج تک...... ساری کائنات میں...... آدمؑ سے محمدؐ تک اور محمدؐ سے آج تک جس انسان کے چہرے کو دیکھ کر کافر کو بھی اللہ یاد آئے...... اسے علیؑ کہتے ہیں۔ (نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... سلامت رہو' سلامت رہو!)

جس ایک انسان کے چہرے کو دیکھ کر کافر کو بھی اللہ یاد آئے' اسے علیؑ کہتے

ہیں۔علیؑ کے نام کا نعرہ بہت بلند ہے.....(نعرۂ حیدری)

دیکھو نا.....اتنا بڑا مجمع ہے' دس' بارہ ہزار کا! اتنے آدمی اگر نام لیں' تو علیؑ کا تو ایک دفعہ نام پر.....ایک ختم قرآن کا ثواب ہے' تو ہم ایک لمحے میں بارہ ہزار قرآن ختم کرتے ہیں۔(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

سب مل کر بولو.....علیؑ علیؑ .....علیؑ علیؑ .....(نعرۂ حیدری)

(ہائے' ہائے) کتنا بڑا نعرہ ہے' آدمؑ نے یہ نعرہ لگایا' توبہ قبول ہوئی......

یعقوبؑ نے یہ نعرہ لگایا'......................عیسیٰؑ نے یہ نعرہ لگایا' اللہ نے چوتھے آسمان پر بلا لیا' قبلہ یہ نعرہ لگایا.....عیسیٰؑ نے! چوتھے آسمان پر بلا لیا.....محمدؐ نے عجیب انداز میں نعرہ لگایا..... آدمؑ نے نعرہ لگایا تو توبہ قبول ہوگئی.....شیثؑ نے یہ نعرہ لگایا' نبوت قبول ہوئی.....شعبانؑ نے یہ نعرہ لگایا' محبت وصول ہوئی.....محلسؑ نے یہی نعرہ لگایا.....محوقؑ نے یہی نعرہ لگایا..... ہمیشاؑ نے یہی نعرہ لگایا..... یافسؑ نے یہی نعرہ لگایا..... جدہؑ نے.....عمرانؑ نے یہی نعرہ لگایا..... ابراہیمؑ نے یہی نعرہ لگایا...... اسماعیلؑ نے یہی نعرہ لگایا..... اسحاقؑ نے یہی نعرہ لگایا..... یعقوبؑ نے یہی نعرہ لگایا..... یوسفؑ نے یہی نعرہ لگایا.....شعیبؑ نے یہی نعرہ لگایا..... داؤدؑ نے یہی نعرہ لگایا..... موسیٰؑ نے یہی نعرہ لگایا.....نوحؑ نے یہی نعرہ لگایا' اپنے اپنے کام پورے ہوتے گئے' جب محمدؐ نے بھی یہی نعرہ لگایا' خیبر کا خیبر' گلی گلی' علیؑ علیؑ کرتا ہوا آسمان نظر آیا۔(نعرۂ حیدری.....نعرۂ حیدری.....نعرۂ حیدری..... یاعلیؑ) یہ نعرہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا.....(میرا کوئی لفظ ضائع نہ ہو' میں آج تمہیں کہہ رہا ہوں) یہ نعرہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا مشترکہ قومی ترانہ ہے' یہ نعرہ.....نعرۂ حیدری ہے۔(نعرۂ

حیدری...... یاعلیؑ)

ایک لفظ کہتا ہوں' اللہ کرے سمجھ میں آ جائے اور میرے ساتھ بول پڑو......
یہ نعرہ لگایا کرو...... یہ نعرہ نام علیؑ کا نعرہ...... ہر انسان کے ایمان کی دیانت داری کی سند ہے' نعرۂ حیدری! (اب تم نہ بولو تو تمہاری مرضی ہے بھئی) یہ نعرہ سند ہے انسان کی دیانت داری کی' یہ نعرہ پروانہ ہے نجات کا' یہ نعرہ راہ داری ہے میدان محشر کی' یہ نعرہ اگر ذہن میں ہو تو مرتے وقت پریشان نہیں ہوتا' یہ نعرہ ذہن میں تو قبر میں فرشتوں سے ڈر نہیں لگتا۔ مولوی چیخ چیخ کر مر گیا کہ قبر میں فرشتے آئیں گے...... منکر نکیر آئیں گے' کچھ سوچ لو۔ میں نے کہا' مولانا! بات یہ ہے کہ فرشتوں کے ہم قائل ہیں' قبر میں آئیں گے' لیکن خدا کے لئے ان کے نام بدلو...... مومن مر جائے...... قبر میں جائے...... بیچارہ مرا ہوا پڑا ہوا سے آ کر فرشتے جگائیں:

پہلا فرشتہ پوچھے:

''تمہارا نام کیا ہے؟''

کہے گا:

''میں مومن ہوں۔''

مومن پوچھے گا:

''آپ کا نام کیا ہے......؟''

وہ کہے گا:

''میں منکر ہوں۔'' (نہیں سمجھ میں آئی بات آپ کے!...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

''کون ہوتم......''

''میں مومن ہوں۔''

''تم کون ہو......؟''

پہلے تو میں نے آج تک ایسا فرشتہ نہیں سنا جو منکر ہو' اگر یہ مان لیں کہ فرشتہ بھی منکر ہوسکتا ہے' اگر شیطان ہوتو شیطان......تو فرشتہ نہیں تھا وہ تو آگ سے بنا تھا' فرشتہ تو نور سے بنتا ہے' نور کبھی منکر ہو نہیں سکتا۔ (جاگو' جاگو!)

مومن پوچھے گا:

''تیرا نام کیا ہے......؟''

''میں منکر ہوں۔''

''پاس کون کھڑا ہے؟''

''یہ میرا سگا بھائی ہے نکیر!''

ایمان سے بتاؤ شیخوپورہ والو...... مومن کو شیخوپورہ میں منکر تو برداشت نہیں کرتے' قبر میں کیسے برداشت کرو گے؟ وہ تو تلاش میں رہتا ہے کہ منکر نظر آئے اور قبر میں اکیلا منکر مل جائے......فرشتوں کے ہم قائل ہیں' نام بدلو......مومن کی قبر میں...... قبلہ مولوی صاحب نے میری مشکل آسان کر دی کہ مومن کی قبر میں منکر نکیر نہیں جائیں گے' مبشر اور بشیر جائیں گے۔ مبشر کہتے ہیں خوشخبری سنانے والے کو...... بشیر کہتے ہیں اپنی راہ میں سیدھا چلنے والے کو! ایک کہے گا:

''السلام علیکم! یاعلیؑ مدد!''

مومن کو اٹھائے گا۔ (آہا' آہا' آہا)

مومن کہے گا:

''وعلیکم السلام...... پیر مولا علیؑ مدد!''

وہ دوسرے سے کہے گا:

''اپنا پیر بھائی ہے۔'' (بھائی نہیں سمجھے نہیں سمجھے!)

اپنا پیر بھائی ہے' پہلا کہے گا:

''جنت میں چلنا ہے......''

یہ دیکھے گا' دوسرا ہاتھ ملا کر کہے گا کہ

''ہم بھی مومن ہیں' ابھی جانا ہے یا علیؑ کو آنے دیں۔'' (آہا' آہا' آہا!)

اب نعرہ مجھے سناؤ...... جتنا علیؑ بلند ہو سکتا ہے۔ (نعرۂ حیدری...... نعرۂ حیدری...... نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

سمجھ میں اس کی نہیں آتا علیؑ جو چڑتا ہم سے ہے۔

ابھاریں ڈوبتا سورج' جگائیں مردے ٹھوکر سے
جہاں میں بندگان با ہنر ایسے بھی ہوتے ہیں

کوئی بھولے بھٹکے موسم میں...... جیسے ایسے ہی بے خبری کے عالم میں رات کو سوتے ہوئے' دو چار بوندیں بارش کی برس جاتی ہیں' صبح پتہ چلتا ہے...... میں اسے داد دے رہا ہوں' مجھے چاہئے موسلا دھار بارش......

ابھاریں ڈوبتا سورج' جگائیں مردے ٹھوکر سے
جہاں میں بندگان باہنر ایسے بھی ہوتے ہیں

علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا! خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

نام علیؑ علیؑ ......کام کام علیؑ علیؑ ...... یہ نام علیؑ علیؑ ......کل ایمان...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ !)۔

علیؑ میرا خدا ہرگز نہیں لیکن بتا مجھ کو
خداوندا! خدائی میں بشر ایسے بھی ہوتے ہیں

بہت بلند ہے علیؑ ...... بہت بلند ہے علیؑ ......علیؑ کا نام بہت بلند ہے' علیؑ عام بلندی کو نہیں کہتے۔ آپ بھی ماشاء اللہ دانشور ہیں' عام بلندی کے لئے عربی زبان میں رفعت کا لفظ ہے' عام بلندی کے لئے کمال کا لفظ ہے' عام بلندی کے لئے عروج کا لفظ ہے' عام بلندی کے لئے معراج کا لفظ ہے' علیؑ عام بلندی کو نہیں کہتے' عربی میں علیؑ اس بلندی کو کہتے ہیں جس کے سامنے کائنات کی ساری بلندیاں حجاب اور سجدہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

ہر بلندی کو علیؑ نہیں کہتے' علیؑ اس بلندی کو کہتے ہیں جس کے سامنے ہر بلندی...... علیؑ تیرے میرے خیال کی بلندی کو نہیں کہتے' علیؑ وہ بلندی نہیں جو تیرے میرے خیال کی بلندی ہو' علیؑ اللہ کے آخری ارادے کی آخری منزل کو کہتے ہیں' علیؑ اللہ کے تصور کی تکمیل کو کہتے ہیں' علیؑ وہ بلندی نہیں جو تیری میری سمجھ میں آ جائے۔

(پڑھے لکھے دوست بیٹھے ہیں) علیؑ کہتے ہیں بلندی کی انتہا کو...... انتہا کو علیؑ کہتے ہیں' انتہا کی بلندی کو علیؑ کہتے ہیں' بلندی کی انتہا کو یا انتہا کی بلندی کو علیؑ کہتے ہیں'

علیؑ اگر اپنے مقام پر ہو اور محمدؐ ملنے چلا جائے تو اسے مسلمان معراج کہتے ہیں۔(پوری توجہ یار ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ) علیؑ کا معنی بہت بہت بلند' بہت بلند...... علیؑ کا معنی بہت بلند...... (بولو بھئی!) بہت بلند! انتہا کی بلندی...... اس کے بعد بلندی کا تصور دم توڑنے لگتا ہے' علیؑ انتہا کی بلندی' علیؑ کا معنی بہت بلند' (اب آ گیا ذہن میں......) علیؑ کا معنی بہت بلند!

میں نے پروفیسر صاحب سے اسٹیج پر تصدیق کرا لی کہ علیؑ کا معنی بہت بلند! ہاں! اگر معنی ذہن میں آ گیا تو سنتے جاؤ! علیؑ کا نام بھی علیؑ' علیؑ کا کام بھی علیؑ' علیؑ کا مقام بھی علیؑ ! بہت بلند...... علیؑ کا نام بھی علیؑ ...... علیؑ کا کام بھی علیؑ ...... علیؑ کا مقام بھی علیؑ ...... علیؑ کا مزاج بھی علیؑ ...... علیؑ کی معراج بھی علیؑ ...... علیؑ کی گفتگو بھی علیؑ ...... علیؑ کی جستجو بھی علیؑ ...... علیؑ کی گفتار بھی علیؑ ...... علیؑ کا معیار بھی علیؑ ...... علیؑ کا کردار بھی علیؑ ...... علیؑ جس گھر میں پیدا ہوا' وہ گھر بھی علیؑ !(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

علیؑ جس گھر میں پیدا ہوا' وہ گھر بھی علی...... علیؑ جس گھر میں پیدا ہوا...... (نعرۂ حیدری) علیؑ کا نام بھی علیؑ' بہت بلند...... علیؑ کا کام بھی علیؑ ...... علیؑ کا مزاج بھی علیؑ ...... علیؑ کی معراج بھی علیؑ ...... علیؑ جس گھر میں پیدا ہوا' وہ گھر بھی علیؑ ...... علیؑ نے جس آغوش میں پرورش پائی' وہ آغوش بھی علیؑ ...... علیؑ کی ماں بھی علیؑ ...... علیؑ کا بابا بھی علیؑ ...... علیؑ کا دادا بھی علیؑ ...... علیؑ کا نانا بھی علیؑ ...... علیؑ کا سجدہ بھی علیؑ ...... علیؑ کا غیوب بھی علیؑ ...... علیؑ کا غیاب بھی علیؑ ...... علیؑ کا شہود بھی علیؑ ...... علیؑ کا غیاب بھی علیؑ ...... علیؑ کا تشہد بھی علیؑ ...... علیؑ کا روزہ بھی علیؑ ...... علیؑ کا حج بھی علیؑ ...... علیؑ کی زکوٰۃ بھی علیؑ ...... علیؑ کا حکم بھی...... علیؑ کا جہاد بھی علیؑ ...... علیؑ کا قبلہ

بھی علیؑ ...... علیؑ کا کعبہ بھی علیؑ ...... علیؑ کا تصور بھی علیؑ ...... علیؑ کی تصویر بھی علیؑ ......
علیؑ کا خواب بھی علیؑ ...... علیؑ کی تعبیر بھی علیؑ ...... علیؑ کی دعا بھی علیؑ ...... علیؑ کی تاثیر
بھی علیؑ ...... علیؑ کا نور بھی علیؑ ...... علیؑ کا قبلہ بھی علیؑ ...... علیؑ کا کعبہ بھی علیؑ ...... علیؑ کی
عبا بھی علیؑ ...... علیؑ کا عمامہ بھی علیؑ ...... علیؑ کی پیشانی بھی علیؑ ...... علیؑ کا ابرو بھی
علیؑ ...... علیؑ کی آنکھیں بھی علیؑ ...... علیؑ کا چہرہ بھی علیؑ ...... علیؑ کا ہاتھ بھی علیؑ ......
علیؑ کی تلوار بھی علیؑ ...... علیؑ کا حرف بھی علیؑ ...... علیؑ کی سطریں بھی علیؑ ...... علیؑ کا ہاتھ
بھی علیؑ ...... علیؑ کی تلوار بھی علیؑ ...... علیؑ کا وار بھی علیؑ ...... علیؑ کی تلوار بھی علیؑ ......
علیؑ کا وار بھی علیؑ ...... علیؑ کا کعبہ بھی علیؑ ...... علیؑ کا قبلہ بھی علیؑ ...... علیؑ کی پیشانی بھی
علیؑ ...... علیؑ کا جھکنا بھی علیؑ ...... علیؑ کا رکنا بھی علیؑ ...... علیؑ کا سفر بھی علیؑ ...... علیؑ کا
حضر بھی علیؑ ...... علیؑ کی مسند بھی علیؑ ...... علیؑ کا منبر بھی علیؑ ...... علیؑ کا خضر بھی علیؑ ......
علیؑ کا غوث بھی علیؑ ...... علیؑ کا قلندر بھی علیؑ ...... (حد ہوگئی......) علیؑ کا نبیؐ بھی
علیؑ ...... علیؑ کا خدا بھی علیؑ ...... (کسی نے نعرہ نہیں لگایا......نعرۂ حیدری، یاعلیؑ)

علیؑ کا نبیؐ بھی علیؑ ...... علیؑ کا خدا بھی علیؑ ...... محسن کی تقریر بھی علیؑ ......
مولوی شریف کی تقدیر بھی علیؑ ...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) علیؑ بہت بڑا ہے، میں
نے کہا...... علیؑ کا نبیؐ بھی علیؑ ...... علیؑ کا خدا بھی علیؑ ...... (ذرا توجہ!)

خبردار...... بنی امیہ کے دسترخوان کی نچڑی ہوئی ہڈیاں جھنجھوڑ کر پلنے والا کوئی
ادھورا مولوی...... بنی امیہ کے دسترخوان کی نچڑی ہوئی ہڈیاں جھنجوڑ کر...... بنی امیہ کے
دسترخوان...... کوئی ادھورا مولوی...... (ذرا جاگو!) کوئی فتویٰ دینے کی کوشش نہ کرے
کہ علیؑ کو اللہ سے ملا دیا، یاد رکھو علیؑ اللہ نہیں...... علیؑ اللہ نہیں، مجھے اللہ کی قسم...... علیؑ اللہ

نہیں...... مجھے علیؑ کی قسم! علیؑ اللہ نہیں...... مجھے سیدہؑ کی قسم! علیؑ اللہ نہیں...... مجھے محمدؐ کی قسم! علیؑ اللہ نہیں...... مجھے قرآن کی قسم! علیؑ اللہ نہیں...... مجھے حسنینؑ کی قسم! علیؑ اللہ نہیں...... مگر مجھے اللہ کی قسم! اللہ علیؑ ہے۔ (جاگو میرے ساتھ جاگو!) اللہ علیؑ ہے قبلہ! نوٹ کرو محسن کہہ رہا ہے' علیؑ اللہ نہیں مگر اللہ علیؑ ہے' اگر اللہ علیؑ نہ ہوتا تو پرائمری سکول کی اسمبلی سے لے کر قومی اسمبلی تک صدر محترم کی تقریب حلف برداری تک...... پرائم منسٹر کی حلف برداری کی تقریر تک جو ہم ریڈیو پر سنتے ہیں...... T.V. پر دیکھتے ہیں' تقریب کے آغاز میں کسی بھی فقہ کا مولوی...... کسی بھی مصلح کا مولوی...... کسی بھی مذہب کا مولوی...... کسی بھی عقیدے کا مولوی' قرآن پاک کی تلاوت کر کے...... اللہ کی آیات کو پڑھ کر فوراً بعد کیوں کہتا ہے:

صدق اللہ العلی العظیم (نعرۂ حیدری)

مولوی کوئی بھی ہو...... مولوی کوئی بھی ہو...... یہ کیوں کہتا ہے:

صدق اللہ

اگر قرآن پڑھ کر جھوٹ بولتا ہے' قرآن کی آیات پڑھ کر...... باوضو ہو کے...... سر پر عمامہ رکھ کر...... آنکھوں میں سرمہ لگا کر...... داڑھی میں خوشبو لگا کر...... قرآن پڑھ کر...... آیات پڑھ کر مولوی کہتا ہے' صدق اللہ العلی العظیم کا مطلب کیا ہے؟ قرآن پڑھنے کے فوراً بعد کہتا ہے' صدق کا مطلب یہ ہے کہ ''سچا'' ہے وہ اللہ جو علیؑ بھی ہے۔ (تھک گئے ہو) سچا ہے وہ اللہ جو علیؑ بھی ہے اور عظیم بھی! علیؑ بعد میں ہے پہلے...... (یار جاگو) صدق اللہ العلی العظیم (نعرۂ حیدری)

ہم تو پہچان لیتے ہیں کہ اگر مولوی صدق اللہ کے بعد العلی العظیم کہتے

ہیں۔ شاید بھائی کہتے ہیں کہ ڈر گیا' آپ چھوڑ دیں یہ نہیں ڈرنے والی شے...... ہمیشہ نقصان اس نے اٹھایا ہے' اسے پتہ ہی نہیں ہوتا ہے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ اگر یہ پتہ چل جاتا کہ کیا کہہ رہا ہے تو مولوی کیوں ہوتا؟ پتہ ہی نہیں کہ کیا کہہ رہا ہے:

صدق اللہ العلی العظیم

''سچا ہے وہ اللہ جو علیؑ بھی ہے اور عظیم بھی ہے۔''

آج مجھے القائم کے صدر محترم نے حکم دیا کہ فضائل بھی پڑھو' اس سے بڑا کیا فضائل ہو سکتا ہے؟ اس سے بڑا کوئی فضائل نہیں ہو سکتا' زمین پر بھی علیؑ ...... معراج رسولؐ پر ایک شعر یاد آ گیا۔ (توجہ سے سمجھو' پھر آپس میں سبزی گوشت لینے کے مشورے شروع کر دینا!...... بھائی کریم! میں آپ کے لئے ''شان حسینؑ'' میں ہوں!) علیؑ عظیم ہے۔

یہ معراج کی شب کہاں ہاتھ مارا
کہ مجھ سے بھی پہلے کے آئے ہوئے ہیں

(ہائے' ہائے شیخوپورہ والو...... اب تو سمجھو...... سمجھو!)۔

کہا دیکھ کر دست حیدرؑ نبیؐ نے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(نعرۂ حیدری)

کہا...... جی......۔

کہا دیکھ کر دست حیدرؑ نبیؐ نے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

حسن جعفری صاحب کہتے ہیں خیبر سناؤ' القائم فیڈریشن کے صدر ہیں' انہوں نے کہا کہ خیبر میں ۴۰ دن لگتے ہیں۔ اچھی بات کی ہے' فتح کرنے میں ۴۰ دن لگتے ہیں' سنانے میں کوئی وقت نہیں لگتا۔(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) ہاں جی! خیبر جو ہوا' خیبر کے مسئلے میں شیعوں سے زیادہ حاضر دماغ کون ہوگا؟ خیبر کے بارے میں کوئی سوال کرے' شیعہ کہتا ہے حاضر جواب...... یہ خیبر ہے ہی عجیب جنگ......علیؑ بادشاہ کا سن......حضور کی ۲۰ سال کی عمر تھی' علیؑ کی خیبر میں ۲۰ سال' بدر میں ۲۱ سال' احد میں ۲۲ سال' خندق...... کیا شباب علیؑ ......۳۰ سال کا کڑیل جوان! خیبر میں پتہ نہیں اس وقت علیؑ کا عالم کیا ہوگا؟ ۳۰ سال کی عمر تھی جب پیغمبرؐ نے بلایا:

''سارے مجاہدوں کو جنگ میں چلنا ہے۔''

کہتے ہیں:

''حضورؐ! ضروری ہے؟''

سرکارؐ کہتے ہیں:

''ضروری ہے۔''

کہتے ہیں:

''جنگ ہے آخر کچھ نہ کچھ ملے گا' اگر جیت گئے تو ملے گا کیا......؟''

سرکارؐ کہتے ہیں:

''ہر جیالے کو ایک ایک کلو سونا......''

سرکارؐ کہتے ہیں:

''نہیں جائے گا۔''

کہتے ہیں:

''مولاً...... وہ سونا (یار کچھ تو جا گو' علیؑ کا واسطہ) وہ سونا...... وہ چاندی...... وہ کھجوریں ہم ڈال کر لے آئیں گے۔''

سرکارؑ کہتے ہیں:

''مجاہد نہیں ہو؟''

''اچھا ٹھیک ہے چلتے ہیں...... ویسے ضرور چلنا ہے۔''(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

چلے گئے قبلہ! بڑا طویل مضمون ہے یہ خصوصاً! علیؑ نہیں گیا' یہ پہنچ گئے۔ چھ مہینے کا راشن......ٹوٹے ہوئے دل تھے۔ روزانہ دیکھیں ادھر سے ہی آتا ہوتا ہے' سرکارؑ نے کہا:

''کون جائے گا اجل میں؟''

کسی نے کہا:

''اسے میں راستے میں دیکھتا آیا ہوں' یہ بہت دلیر ہے۔''

سرکارؑ نے کہا:

''تو جا......''

کہتا ہے:

''میں نے تو مشورہ دیا تھا مرضی ہے آپؑ کی' (کہا) کل نہ چلا جاؤں' آج ذرا دیکھ لیتے ہیں میدان کو' تھوڑی تھکن ہی اتار لیتے

ہیں۔"

سرکارؐ کہتے ہیں:

"جاؤ!"

آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ رسولؐ کہتے ہیں:

"جاؤ۔"

سوچتے ہیں...... سلمانؓ نے ایک ایک دوست سے کہا:

"رسولؐ فرما رہے ہیں جاؤ' اب مزید سوچا تو کافر ہو جاؤ گے۔"

۳۹ دنوں کا تاریخ میں تصویری خیبر نامہ موجود ہے۔ ۳۹ دن کے تھکے ہوئے شرمسار...... رسول مقدسؐ کے آخری خود ساختہ مجاہد نے یا باساختہ' میدان سے واپس آتے دیکھ کر شک کے دریا میں غوطہ لگایا۔ خیبر میں شام ہو گئی' منکر اسلام کے دشمنوں نے حکم دیا کہ فاحشہ عورتوں کو چوٹی پر بٹھا کر رسالتؐ کی توہین کرو' گیت گنواؤ...... عورتوں نے پہلا گیت گایا' جس سے رسالتؐ کی توہین ہوتی تھی' کبھی پریشان نہ ہونے والا رسولؐ پریشان ہوا:

"سلمانؓ!"

"جی! حاکم ایمان......!"

"ہمارے لئے مصلیٰ عبادت بچھاؤ۔"

جعفری صاحب! آج میں نے خیبر کا آغاز کر دیا ہے' اگر یہ سنتے ہیں تو جاگتے ہیں' تو پھر لطف آئے گا۔ ہاں قبلہ! سلمانؓ نے مصلیٰ بچھایا' اللہ کے رسولؐ نے دو رکعت نماز پڑھی' اس کے بعد دونوں ہاتھ بلند کئے' ابوطالبؑ کے بستر پر تربیت پانے

والا رسولؐ زندگی میں پہلی بار جلال میں ہے کہا:

''بار الٰہی...... بار الٰہی...... بار الٰہی...... میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں، تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے۔ (نعرۂ حیدری، یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری، یاعلیؑ) میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں، تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے، اسے چھوڑ آیا ہوں۔''

عرض کی:

''گیت تو سن رہا ہے؟''

کہا:

''میں ایسے گیت سننے کا عادی نہیں۔''

کہا:

''یاد رکھ! اگر آج کی رات تو نے میرا ناصر نہ بھیجا، تو کل...... کل میں محمدؐ خود تلوار لے کر میدان میں اتر جاؤں گا، یہ بھی یاد رکھ! جتنے زخم مجھے آئیں گے...... یہ مجھے نہیں آئیں گے...... تجھے آئیں گے۔''

یہ کہتا تھا کہ سلمانؓ کہتا ہے...... میں نے دیکھا

''نادعلیؑ جنگ مظہر باعلیؑ ...... ظمتک یا اللہ......

بعظمتک یا اللہ...... اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... انا من

شر اعدائک...... یا غیاث اغثنی...... یا والی الولی...... یا

مظہر العجائب یاعلیؑ...... یا مرتضٰی علیؑ...... بالقھر

من......(کچھ نہیں سمجھے...... میں بدل دیتا ہوں!)
میرا دل' میرا من...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ ......نہیں' نہیں اس
طرح نعرے پر نہ علیؑ آتا ہے نہ مجھے لطف آتا ہے......نعرۂ
حیدری' یاعلیؑ !)
میرا دل' میرا من......(آہا' آہا' آہا)
میرا دل' میرا من' میرے دل کا چمن
میرے شعلہ بدن ذرا سامنے آ......(سارے مل کر نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)
میرا دل' میرا من' میرے روپ کا جل
میرے حسن کا گگن......
(گگن کہتے ہیں آسمان کو!...... نیند کرنا ہے تو ڈرائیونگ سیٹ پر
مت بیٹھا کرو' علیؑ خیبر میں آ رہا ہے اور تو سو رہا ہے......نعرۂ
حیدری...... بیٹے تجھے ایک کلو سونا نہیں ملے گا!)
میرا دل' میرا من...... میرے دل کا چمن
میرے شعلہ بدن...... ذرا سامنے آ
میرا روپ گگن...... میرا ڈھول سجن
میری جان ذرا سامنے آ...... (آہا' آہا' آہا...... نعرۂ حیدری'
یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)
ذرا سامنے آ......ذرا روپ دکھا۔"

سلمانؓ:

والا رسولؐ زندگی میں پہلی بار جلال میں ہے' کہا:

''بار الٰہی...... بار الٰہی...... بار الٰہی...... میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں' تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے۔ (نعرۂ حیدری' یا علیؑ ...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ) میں نہ کہتا تھا اسے ساتھ لے جاؤں' تو نے کہا تھا مدینے میں رہنے دے' اسے چھوڑ آیا ہوں۔''

عرض کی:

''گیت تو سن رہا ہے؟''

کہا:

''میں ایسے گیت سننے کا عادی نہیں۔''

کہا:

''یاد رکھ! اگر آج کی رات تو نے میرا ناصر نہ بھیجا' تو کل...... کل میں محمدؐ خود تلوار لے کر میدان میں اتر جاؤں گا' یہ بھی یاد رکھ! جتنے زخم مجھے آئیں گے...... یہ مجھے نہیں آئیں گے...... تجھے آئیں گے۔''

یہ کہتا تھا کہ سلمانؓ کہتا ہے...... میں نے دیکھا

''نادعلیؑ جنگ مظہر یاعلیؑ ...... ظمتک یا اللہ...... بعظمتک یا اللہ...... اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... انا من شر اعدائک...... یا غیاث اغثنی...... یا والی الولی...... یا مظھر العجائب یاعلیؑ...... یا مرتضی علیؑ...... بالقھر

والقهر فی قهر...... انت الحبیب انت الحبیب...... یاالله انت الخیر وارثنین...... اغثنی بحق اغثنی بحق اغثنی...... بحق علی بحق واحدہ لاشریک!"

علیؑ میری مدد کر...... (تجھے علیؑ کا واسطہ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

ب جب کھڑے ہو گئے' کہا:

"سلمانؓ! علیؑ سے میرے کچھ رشتے ہیں' آج سارے رشتے استعمال کر کے علیؑ کو بلاتا ہوں۔ (ہاں! قبلہ...... ٦ محرم ہے' ۷ مجالس پڑھ چکا ہوں' مہربانی ہے آپ کی میں اس طرح سے جو بول رہا ہوں' یہ احسان ہے آلِ محمدؐ کا! تم بولتے آؤ...... میں مرنے کے بعد بھی بولتا رہوں گا' لیکن میرے ساتھ ساتھ بولتے آؤ...... علیؑ کا واسطہ...... بولتے آؤ!) میں نبیؐ ہوں' علیؑ امام ہے' آج نبیؐ بن کے حکم دوں گا' یاعلیؑ ...... آ...... میں رسولؐ ہوں' علیؑ وصی ہے...... رسولؐ بن کر کہوں گا یاعلیؑ ...... آ...... میں محبّ ہوں' علیؑ محبوب ہے' محبّ بن کے کہوں گا یاعلیؑ ...... آ...... محبّ بن کے تکلیف کروں گا' یاعلیؑ ...... زحمت فرما...... میں مشکل میں ہوں' علیؑ مشکل کشا ہے۔" (تھک گئے ہو' میرا خیال ہے خیبر کل سناؤں گا!)

سرکارؐ نے پہلا استغاثہ بلند کیا' کہا:

"سلمانؓ! میری تائید کرتے آنا۔" (اب اگر پہلے لفظ میں علیؑ کو

دیکھنا چاہتے ہو...... اپنے قلب میں اترتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہو...... علیؑ کا واسطہ...... توجہ میری جانب...... سماعتیں میری جانب...... نعرے لگاتے آؤ اور دیکھتے آؤ...... علیؑ کب آتا ہے!)

سرکارؒ نے دونوں ہاتھ بلند کیے...... حضورؒ کہتے ہیں:

''سلطان عرب...... (شاباش' شاباش...... جیو' جیو' جیو!)

سلطان عرب' معراج میں تب' اے ناصر ارض وسماں مدد دے!

اے مرکز عالم' علم ویقین' اے محور خبر ادا مدد دے!

اے رہبر کامل' منزل حق اے' پیکر سبط وصبا مدد دے!

اے علم کا گھر' اے علم کا در' حیدر کا دیا مدد دے!

تو سنے تو علیؑ جو جلی کا ولی تو علیؑ شیر خدا مدد دے!''

(اب نعرہ سناؤ بلند...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

آ گیا سمجھ میں کہ نہیں آیا! علیؑ مدد دے' یہ خیبر میں رسولؐ کہہ رہا ہے کہ علیؑ مدد کر! فرمایا:

''علیؑ آئے کے نہیں آئے......؟''

عرض کی:

''مولاؒ! ابھی نہیں آئے۔''

سرکارؒ نے پوچھا' پھر دلاسہ دیا۔ سرکارؒ کہتے ہیں:

''میرا دل' میرا من...... (خدا کے لئے جاگو!)

میرا دل' میرا من...... میرا دل' میرا من...... میرا دل' میرا

من......(کچھ نہیں سمجھے...... میں بدل دیتا ہوں!)
میرا دل، میرا من...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ ......نہیں، نہیں اس
طرح نعرے پر نہ علیؑ آتا ہے نہ مجھے لطف آتا ہے...... نعرۂ
حیدری، یاعلیؑ !)
میرا دل، میرا من...... (آہا، آہا، آہا)
میرا دل، میرا من، میرے دل کا چمن
میرے شعلہ بدن ذرا سامنے آ......(سارے مل کر نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)
میرا دل، میرا من، میرے روپ کا جل
میرے حسن کا گگن......
(گگن کہتے ہیں آسمان کو!...... نیند کرنا ہے تو ڈرائیونگ سیٹ پر
مت بیٹھا کرو، علیؑ خیبر میں آ رہا ہے اور تو سو رہا ہے...... نعرۂ
حیدری...... بیٹے تجھے ایک کلو سونا نہیں ملے گا!)
میرا دل، میرا من...... میرے دل کا چمن
میرے شعلہ بدن...... ذرا سامنے آ
میرا روپ گگن...... میرا ڈھول بجن
میری جان ذرا سامنے آ...... (آہا، آہا، آہا...... نعرۂ حیدری،
یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری، یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری، یاعلیؑ)
ذرا سامنے آ...... ذرا روپ دکھا''

سلمانؓ:

''علیؑ آئے......''

فرمایا:

''نہیں......ابھی نہیں آئے......''

سرکارؐ نے پھر بلایا۔ (تین تین حدیثیں ایک ایک رات میں......علیؑ کا واسطہ مانا وہ کبھی نہیں ٹھکرائے گا' میں جان بوجھ کر علیؑ کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں' جاگ کر میرے ساتھ بولتے آؤ!)

سرکارؐ کہتے ہیں:

''میرے نورِ نظر' میرے لختِ جگر
میرے رختِ سفر اب دیر نہ کر!''

کیوں کس لئے......

''میں شجر تو ثمر' میں دعا تو اثر
میں قدم تو ہے سر!'' (نعرۂ حیدری......یا علیؑ)

فرمایا:

''علیؑ آیا کہ نہیں......''

کہا:

''ابھی نہیں آیا۔''

''سلمانؓ! ہیں ہم بتاتے ہیں کہ علیؑ کیسے آئے...... اتنا فاصلہ بھی دیکھیں' مدینے سے خیبر کا فاصلہ بھی دیکھیں۔ سلمانؓ! ہم بتاتے ہیں علیؑ کیسے آئے...... (تمہیں علیؑ کا واسطہ جاگنا!) ہم بتاتے

ہیں...... کیسے آئے۔"

سرکارؐ کہتے ہیں۔

یاعلیؑ! پھر کھینچ طنابیں دھرتی کی، پھر آج میرے انداز سے آ
کونین کی نظریں تھم جائیں، اس طور سے آ اس نام سے آ
خیبر سے مدینہ دور سہی، طاقت سے نہیں اعجاز سے آ

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

"آیا کے نہیں آیا......"

"مولاؐ! ابھی نہیں۔"

فرمایا:

"آخری استغاثہ کر رہا ہوں۔"

آسمان کی طرف دیکھ کر رسولؐ کہتے ہیں:

"مجھے عرش پر جب...... مجھے عرش پہ جب کیا رب نے طلب
معراج کی شب ذرا یاد تو کر......"

(لطف آ رہا ہے کہ نہیں آ رہا ہے؟...... نعرۂ حیدری، یاعلیؑ ...... جب علیؑ کا نعرہ لگاتا ہے تو دروازۂ رسولؐ سے کچھ لے کر آتا ہے!)

سلمانؓ کہتا ہے کہ جب میں نے دیکھا خیبر میں عشاء کے بعد تاریکی مسلط تھی، میں نے کہا:

"یارسول اللہؐ! دیکھیں وہ کیا ہے!"

رسول اللہؐ نے دیکھا، مسکرائے، سلمانؓ کو اشارہ کیا اور رسولؐ کہتے ہیں۔

تک سوئے فلک...... میرے عرش تلک ہے یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں

(نعرۂ حیدری)

مجھے عرش پہ جب کیا رب نے طلب' معراج کی شب ذرا یاد تو کر

تک سوئے فلک میرے عرش تلک ہے یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں

نگراں ہے فلک نہ جھپک تو پلک ہے یہ جس کی جھلک وہ علیؑ تو نہیں

سلمانؓ کہتا ہے' مولاؐ

ہوئی ایسی جھلک میرے دل کی دھڑک' مجھے پڑتا ہے شک وہ علیؑ تو نہیں

(نعرۂ حیدری)

حضورؐ کہتے ہیں:

''میں محمدؐ ہوں' میرے سامنے کوئی شک کرے' مجھے قبول نہیں' شک نہ کرو۔ پڑھو صلی اللہ وہ علیؑ آ گیا۔''

کہو قبلہ...... کعبہ ہے نام علیؑ' اتنا بڑا علیؑ !...... آج چھٹا دن ہے' اس کی اولاد مہمان ہے امت کی! (شاباش' شاباش! باقی کل سناؤں گا اس لئے کہ اگر کوئی مومن اٹھنا شروع کر دے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ٹائم ختم ہو گیا...... خیبر پڑھتے ہوئے سوا گھنٹہ ہو گیا!) علیؑ کی اولاد کربلا میں ہے' چھ دن ہو گئے ہیں پڑھتے ہوئے' چار دن کا مہمان ہے حسینؑ ...... (جسے رونا نہ آئے اجازت ہے چلا جائے' نہ لڑتے ہیں' نہ ناراض ہوتے ہیں' یہ تو غم ہے اس میں جبر کیا! جس کا جی چاہے آئے ہمارے ساتھ رو سکے!) کربلا میں حسینؑ ...... جنگجو تو بہت تھے' لیکن کربلا کی مائیں بھی عجیب تھیں' ایسی مائیں بھی کبھی نہیں آئیں گی۔ قبلہ! یہ کربلا میں پہلی اور آخری دفعہ ہوا کہ ماں اپنے بیٹے سے

کہہ رہی ہے' پہلے تیری لاش آئے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا' اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ابراہیمؑ جب اسماعیلؑ کو لے کر جب جا رہا تو کئی دفعہ ہاجرہؑ نے بلا بلا کر خواب سنا' پھر مجبور ہوتی...... لیکن کربلا عظیم ہے' کربلا کی مائیں عظیم ہیں' کربلا کے معصومؑ عظیم ہیں' سب ایک دوسرے سے بڑھ کر عظیم ہیں' میدان میں بھیجنے والیاں...... اور میں جانے والے...... سر کٹانے والے...... بازو بریدا کرانے والے...... پیاسے تیر کھانے والے...... کربلا عظیم ہے' کربلا عظیم ہے......

اللھم صلی علیٰ محمد و آلِ محمدؐ

والی اسے کہتے ہیں ولی کہتے ہیں
مجموعہ اوصاف جلی کہتے ہیں
کہتے نہیں ہم مولا علی کو اللہ
اللہ کو البتہ علی کہتے ہیں

(افسر عباس)

مجلس ششم
"ہم اُسے نطقِ امامت میں حسنؑ کہتے ہیں"

صلواۃ!......

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ......

مزاج عالی پر ناگوار نہ گزرے تو صلواۃ بلند آواز سے......! جس...... جس کے لاشعور احسانات آلِ محمدؐ کے کوئی گنجائش نہ ہو' تو شکریہ ادا کرنے کے لئے صلواۃ بلند آواز میں پڑھیں...... بڑی مہربانی...... بہت نوازش!

تاحد نگاہ آلِ محمدؐ کے دیوانوں کا ہجوم ہے' جو اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات کا تنہا فاتح حسینؑ ہے۔ یہ ہجوم اس بات کا ثبوت ہے کہ لشکروں کے مقابلے میں ایک انسان کا ڈٹ جانا اور ظلم کی بلندی کے مقابلے میں...... اپنے صبر سے عرش تک ہلا دینا یہی فلسفہ ہے حسینؑ کا! اور کوئی بات نہیں۔

حسینؑ کے لئے یہ نہیں کہ نماز کے لئے حسینؑ شہید ہوا' اصول ہے۔ حسینؑ نے نماز پڑھی۔ (حسینیت' زندہ باد...... حسینیت' زندہ باد...... حسینیت' زندہ باد...... یزیدیت' مردہ باد...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ!)۔

محشر میں بھی انمول عقیدے کے عوض

ہم نہ سہی القائم کے نوجوان کہیں گے آج زور نہیں لگایا محسن صاحب نے...... آج آپ نے اونچی آواز میں رباعی نہیں پڑھی...... (نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ) میں تو وفاداری کا حلف دے رہا ہوں' حسینؑ سے زندگی میں نہیں محشر کی بات کر رہا ہوں۔ جس کے دل کی آواز ہوگی بولے گا' جو نہیں بولے گا سمجھوں گا اس کے دل کی آواز نہیں ہے!۔

محشر میں بھی انمول عقیدے کے بھی عوض

ہم سمجھ گئے! اگر دل کی آواز ہے تو بولو' جو نہیں بولے جبر کوئی نہیں!۔

محشر میں بھی انمول عقیدے کے بھی عوض
محشر میں بھی انمول عقیدے کے بھی عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا

اور......

جنت میں بھی شبیرؑ تیرے غم کی قسم ہے
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

شاباش' شاباش...... بڑی مہربانی سارے بول پڑے ہو! اب دیکھتا ہوں کون بولتا ہے' میں سبق دے رہا ہوں دنیا کو!...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

محشر میں بھی انمول عقیدے لے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گنہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیرؑ تیرے غم کی قسم ہے

ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

(نعرۂ حیدری..... یا علیؑ)

منافقت سے بھرے جہاں میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

ہر اک زبان میں حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

اب مجھے سکینہؑ کی قسم ہے!۔

ہر امتحان فتح قرآن کی نوید ثابت نہ ہو تو کہنا

پر شرط ہے اپنے امتحاں میں، حسینؑ لکھو حسینؑ بولو

(نعرۂ حیدری، یا علیؑ ......نعرۂ حیدری، یا علیؑ)

شاباش......اور چیلنج کرتا ہوں آپ کی طرف سے حسینؑ لکھو......

(ہائے، ہائے، ہائے)

ڈاکٹر صاحب! کیسا مصرعہ ہے......آواز کا شوق ہے تو پہلے......۔

حسینؑ سیکھو، حسینؑ سوچو..................

قبولیت کیلئے اذاں میں حسینؑ بولو...... حسینؑ بولو!

(نعرۂ حیدری)

آج بڑا خوبصورت نعرہ لگا رہا ہے میرا بھائی! اتنا خوبصورت نعرہ اگر ہو تو لطف آتا ہے، پھر اور ایسے نعرے مجھے بھی لطف دیتے ہیں، آپ کو بھی!۔

روح اذاں ہے باپ تو بیٹا نماز دیں

بہت گرمی ہے...... بہت گرمی ہے......قبلہ! آج بہت گرمی ہے۔ اس لئے آپ کی داد میں بہت نرمی ہے...... بہت نرمی ہے۔

روح اذاں ہے باپ تو بیٹا نماز دیں

بڑا خوش نصیب ہوتا ہے وہ شخص کہ جو زمین میں بیج بوئے اور اس کا پودا نکلے اور اس کی چھاؤں میں بیٹھا رہے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ "شانِ حسینؑ" کا خواب دیکھا اور اس کی چھاؤں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حسینؑ ہے ہی عظیم ہے......

روح اذاں ہے باپ تو بیٹا نماز دیں
مسجد علیؑ کی ہے تو مصلٰی حسینؑ کا

(سلامت رہو!)

اللہ کرے میں سمجھا سکوں...... مسجد علیؑ کی ہے تو مصلٰی...... مصلٰی...... مصلٰی حسینؑ کا!

جاگیر کبریا ہوئی تقسیم اس طرح
کعبہ علیؑ کا عرش معلٰی حسینؑ کا

پھر ایک مشکل ترین رباعی پڑھ رہا ہوں...... مشکل ترین رباعی! دیکھو کون سمجھتا ہے۔

دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
......دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم بھی سرنگوں ملتا ہے
......سوگ میں پرچم بھی سرنگوں ملتا ہے
دھوپ کی موج میں سورج کا بھی خوں ملتا ہے
سوگ میں پرچم بھی سرنگوں ملتا ہے

ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا
جس کے سائے میں شریعت کو سکوں ملتا ہے

(آہا' آہا' آہا..... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

ہاں مگر ابن علیؑ ایک شجر ہے ایسا
جس کے سائے میں شریعت کو سکون ملتا ہے

بڑا ناز ہے مولوی کو' کہتا ہے حسینؑ نے بڑا جہاد کیا۔ میں آج ہی پڑھ رہا تھا ایک قومی اخبار میں..... میں پڑھ رہا تھا کہ حسینؑ نے جتنا بڑا جہاد کیا' اللہ کہتا ہے قرض دے کر مجھ پر احسان کرو۔ حسینؑ نے بھی بہت بڑا قرض دیا' اس کے بدلے میں اللہ جنت دے گا۔ کیا ہے تیری جنت حسینؑ کے قرض کے بدلے میں! جس کے بدلے میں جنت دے گا اللہ! ہمارا اور عقیدہ ہے۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
جس کی رگوں میں حسینیت ہے وہ چپ نہ رہے۔
مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

حسینؑ کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کا عقیدہ ہے تو بولنا ضرور ہے۔

مشکل ہے قرض کی ادائیگی
قدرت کو ادھار نہ لینا پڑے کہیں

(آہا' آہا' آہا)

میں حسینؑ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں..... بولو میرے ساتھ!۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

قدرت کو ادھار نہ..................

قدرت کو ادھار...... ادھار...... ادھار نہ لینا پڑے کہیں......

کہتا ہے جنت ملے گی، میں کہتا ہوں قدرت کو ادھار نہ لینا پڑے کہیں!

جنت تو کچھ نہیں، مجھے ڈر ہے کہ حشر میں

اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

یار اب تو بولو...... میرے ساتھ...... اب تو بولو...... سارے نعرۂ حیدری......

حسینیت، زندہ باد...... یزیدیت، مردہ باد...... نعرۂ حیدری، یاعلیؑ ...... سارے بھائی ایک دفعہ ہاتھ کھڑے کر کے نعرہ لگائیں...... حسینیت، زندہ بادؔ ...... یزیدیت، مردہ باد...... نعرۂ حیدری، یاعلیؑ ...... حسینیت، زندہ باد...... سارے سارے...... سارے...... یزیدیت، مردہ باد...... نعرۂ حیدری، یاعلیؑ!

تم تو کہو گے ہم تو گھر سے اٹھ کر یہاں آ گئے ایسے...... وہ کہیں، بھئی پانچ سو...... آپ کہیں گے، بھئی اتنے کا نہیں۔ وہ جنت دینے پر تلا ہوا ہے اور کہے کہ جتنے میری جیب میں ہیں۔ اے بھائی...... وہ جنت دینے پر تلا ہوا ہے......

کنکر نہیں ستارو، ذر بن کہ بات کر

کیا دیکھتا ہے دولت اعمال جیب میں

جنت خریدنا ہے تو حُر بن کے بات کر

خریدنا ہے جنت تمہیں بھائی...... بولو بھائی...... ہاں! اچھا جی...... یہ جو نیا صدر ہے نا...... حسن رضا جعفری! یہ آپ کا بھی بھیدی ہے...... میرا بھی بھیدی ہے۔

دوست ہے میرا' بھائی ہے چھوٹا...... بھائی ہے۔ طریقے اسے بڑے آتے ہیں' کہتا ہے
جی! وہاں جنت کی خریداری ہو رہی ہے تو یہاں کیوں نہ ہو...... سارے اگر خریدنا
چاہتے ہو تو ہاتھ بلند کر کے (نعرۂ حیدریؑ ...... یا علیؑ) سارے...... سارے! لو بھئی!
اگر سارے خریدار ہوں تو پھر گھر بھی اتنے ہوں گے۔ آج کل تو نہ لاہور والے سنتے
ہیں' نہ کوئی اور...... جتنا کسی کے پاس ہے' آٹھ آنے سے لے کر...... چاچا تیرے پاس
تو ہو گا نا...... کتنا ہے...... دیکھنا ذرا...... واہ چاچا کے پاس پانچ روپے نکل آئے' اس
کے پانچ گھر ہیں جنت کے...... مجھے دے ''کہندے نے پنجتن پاک دے ناں تے''
جتنے القائم کے نوجوان ہیں کھڑے ہو جاؤ اور جو جو کوئی دیتا جائے...... جنت کی
خریداری کے لئے وہ لیتے جاؤ' ضد نہیں کرنی...... اور جلدی کرنا ہے...... جلدی کرنا
ہے۔ حسینؑ کا واسطہ ہے۔

انوکھا غریب ہے حسنؑ ! قائم الیل' صائم النہار! سارا دن روزہ رکھتا ہے'
ساری رات عبادت کرتا ہے' کسی کو کچھ نہ کہنے والا حسنؑ ...... کائنات کا شریف ترین
امام حسنؑ ! جس نے کہا مجھے آرام سے رہنے دو' حکومت لے جاؤ۔ (شاباش' شاباش!)
مجھے سکون سے رہنے دو' اللہ کی عبادت کرنے دو' تمہیں حکومت چاہئے لے جاؤ۔ پھر بھی
سکون سے نہیں رہنے دیا' پتہ نہیں کیسی قسمت ہے بتولؑ کے بیٹوں کی! بڑا عجیب فرق
ہے قبلہ! دونوں میں...... حسنؑ اور حسینؑ میں! (چونکہ رو پڑے ہو مجھے زیادہ دیر نہیں
لگے گی!) بھائی عباسی ایک لفظ کہتا ہوں حسنؑ کو زہر ملا' حسینؑ کو تلواریں لگیں۔ وہ تلوار
سے خنجر سے شہید ہوا' جس کو زہر ملا...... کیا قسمت ہے...... کیا کہے گی میدان محشر میں' دو
میرے بیٹے تھے' دو میری بیٹیاں تھیں۔ بابا! یہ تیری امت ہے' بیٹیاں زندان چلی

گئیں...... زہراؑ کی بیٹیاں ۳۶...... ۳۶ شہروں میں' ۲۷...... ۲۷ بازاروں میں......
ایک سو پچاس...... ایک سو پچاس گلیوں میں' تین سو...... تین سو موڑوں پر' ڈھائی لاکھ
کے ہجوم میں...... وہ زہراؑ کی بیٹیاں......

''اے لوگو! چادر دے دو...... میں یہ موڑ عبور کر لوں' واپس دے
دوں گی۔ (شرم کر کے کوئی نہ روئے' میں ختم کر رہا ہوں!) چادر
دے دو! اگلے موڑ پر لوگوں نے شراب پی رکھی ہے۔ لوگ نہیں
جانتے ہیں زہراؑ کی بیٹی ہوں' مجھے چادر دے دو' میں علیؑ کی بیٹی
ہوں' موڑ عبور کر لوں...... چادر واپس کر دوں گی......(ذرا دھیان
سے سن میری بات) میں وعدہ کرتی ہوں۔''

دو بچے زہراؑ کے...... حسنؑ اور حسینؑ ......ایک کے جنازے میں تیر لگے......
ایک کا جنازہ تیروں پر...... (ہائے' ہائے) اس سے بڑا مصائب کوئی ہوتا ہے' ایک کے
جنازے میں تیر قبلہ! ایک جنازہ تیروں پر...... یہ فرق ہے حسنؑ اور حسینؑ میں! میرا جی
چاہتا ہے میں تجھے اور لفظ سناؤں۔ کائنات کے اس روزہ دار امامؑ کی شہادت' ۲۸ صفر'
۵۰ ہجری' ہفتے کا دن...... ۲۸ صفر...... ۵۰ ہجری...... ہفتے کا دن...... مدینے کا شہر......
بنی ہاشم کا محلہ...... زہراؑ کی حویلی...... محمدؐ کا مزار...... اور حویلی کے درمیان کی گلی......
روزہ دار حسینؑ ! جعدہ کا گھر (سارا منظر تیرے سامنے آ گیا!) جعدہ بنت اشعث بن
قیس ...... امام حسنؑ کی زوجہ ہے' اشعث بن قیس کی بیٹی ہے۔ اشعث بن قیس وہ ہے
جس کے بیٹے اور بیٹیاں آلِ محمدؐ کی دشمنی میں سب سے آگے تھے۔ جعدہ (ج- ع-
د- ہ) جعدہ بن اشعث بن قیس!

شاہ صاحب! اس نے حسنؑ کو زہر دیا' اس کا بھائی محمد بن اشعث بن قیس جس نے کوفہ میں مسلمؑ بن عقیلؑ کو پہلی بار چہرے پر تلوار ماری اور یہی محمد اشعث بن قیس جعدہ کا بھائی...... اس نے کربلا میں تیز دوڑتے ہوئے گھوڑے سے گرتے ہوئے حسینؑ کو طمانچہ مارا۔ (کوئی شرم کر کے نہ روئے...... حسینؑ کا واسطہ میں زیادہ تکلیف نہیں دے رہا ہوں) جعدہ کی بہن محمد بن اشعث کی...... امام حسنؑ کے گھر...... نو دفعہ پہلے بھی زہر مل چکا تھا حسنؑ بچ گیا' آج تازہ زہر آیا شام سے...... (تو تو مر جاتا...... اس لفظ پر' تیری سمجھ میں نہیں آیا' لفظ ''شام''......) تازہ زہر آیا...... ساتھ ایک خط آیا:

''۷۰ پشتوں تک مچھلیوں پر اثر رہتا ہے اگر اس کا ایک تنکا سمندر میں ڈال دیا جائے' انسان کے لئے اس کا ایک قطرہ کافی ہے۔''

حسنؑ آ کر بیٹھا' افطار کا وقت ہے۔ اس ملعونہ نے دودھ میں زہر ملایا اور لا کر امامؑ کو دیا۔ ملعونہ نے کہا کہ افطار کریں۔ (تیری اولاد قربان ہو جائے!) حسنؑ نے جعدہ کو بھی دیکھا...... دودھ کے جام کو بھی دیکھا۔ (علم گرنے لگا تھا نا...... میں حسنؑ کی شہادت پڑھ رہا ہوں' عباسؑ بڑا غیرت مند ہے' بڑا غیرت مند ہے۔ ''شانِ حسینؑ'' میں پڑھ رہا ہوں' یہ علم عباسؑ کا ہے' کوئی تو نشانی ہونی چاہئے نا...... عباسؑ کو دکھ ہوا حسنؑ کی شہادت کا! آگے بتاؤں گا چل کے......!)

جعدہ کو دیکھا' دودھ کے گلاس کو دیکھا' آسمان کو دیکھا' آسمان کو دیکھا' دودھ کے گلاس کو دیکھا' جعدہ کو دیکھا...... اور کہا:

انا للہ و انا الیہ راجعونo

ایک دودھ کا گھونٹ لیا۔ (قبلہ بخاری صاحب! سید ہوتے ہوئے...... آپ

کو سید سمجھتے ہوئے یہ مصائب سناتے ہوئے' نہ آپ اس اسٹیٹ کے آدمی ہیں' نہ میں اس اسٹیٹ کا آدمی ہوں' مظلوم کا ماتم ہے' عزادار بن کر سنیں......عزادار بن کر پڑھتا ہوں' قبلہ! عزادار بن کر پڑھ رہا ہوں!) ایک گھونٹ پیا امامؑ نے......جگر کو چیرتا ہوا گزرا...... جام واپس کیا۔ جعدہ کہتی ہے:

''مولاؑ! اور پئیں نا......''

میرا امامؑ کہتا ہے:

''تیرا کام اسی سے ہو جائے گا۔'' (کیوں شرم کر کے روتے ہو......کوئی اور رت تو نہیں آنی ہے مصائب کی!)

تیرا کام اسی سے ہو جائے گا' جعدہ واپس چلی گئی...... آیا تھا اپنی مرضی سے......میرے بزرگو! آیا تھا حسنؑ اپنی مرضی سے' اٹھا سہارا لے کر' گھر کی دہلیز پر آیا' بیٹھ گیا۔ جگر کے ٹکڑے باہر آنا شروع ہوئے' مغربین کے بعد کا وقت ہے' گلی میں اندھیرا ہے' آواز آئی پیغمبرؐ کی:

''حسنؑ بیٹا کس نے زہر دیا؟''

''نانا جعدہ نے......''

رو کر رسولؐ فرماتے ہیں:

''یہاں کیوں آیا......''

آواز آئی:

''نانا غریب بھی ہوں' مظلوم بھی ہوں۔ صرف اس لئے آیا ہوں نانا اگر کل آ جاؤں تو اپنی قبر کے پہلو میں جگہ دے دے گا؟''

رسولؐ کی آواز آئی:

''میں تو ناناؐ ہوں...... اگر امت آنے دے تو مجھے کیا اعتراض؟'' (تو اٹھ کر ماتم کرے گا' اگر میں دولفظ یہ پڑھوں)

حسنؑ اٹھا' پھر گر پڑا۔ رسولؐ کی آواز آئی:

''ماں یاد کر رہی ہے' جلدی جا......''

اب میری مائیں جانتی ہیں' چاہے ماں قبر میں ہو...... بیٹے کو تکلیف ہو...... کفن کے اندر کانپ جاتی ہے۔ حسنؑ کو زہر ملا' جب رسولؐ کی قبر کو حسنؑ نے دونوں ہاتھوں سے سینے سے لگایا' جنت البقیع کانپ اٹھا' دائیں بائیں گرتا پڑتا...... بڑی مشکل سے ماں کی قبر پر آیا:

''اماں میرا سلام......''

دو ہاتھ قبر سے نکلے...... آواز آئی:

''جلدی آ حسنؑ ...... مجھے چین کوئی نہیں...... کیا ہوا؟''

''اماں! زہر مل گیا۔''

''کس نے دیا......؟''

''جعدہ نے......''

''حسنؑ کہاں چلا گیا تھا......''

''اماں! ناناؐ کے پاس!''

''کیوں گیا تھا......؟''

''اماں! قبر کی جگہ مانگنے......''

اللہ جانے بتولؑ نے کیا کہا! (سنا دیتا ہوں) زہراؑ کہتی ہے:

''نہ خود رو نہ مجھے رلا' وہاں نہ جاتا...... میں ماں جو موجود ہوں'
شروع سے یہیں چلے آتا۔''

حسنؑ کہتا ہے:

''اماں! کیوں......؟''

آواز آئی:

''میں جو بتولؑ ہوں' وہاں نہ جانا...... پتہ نہیں امت کیا حساب
کرے۔''

گھر آیا...... (صرف ڈھائی منٹ میں اپنے آپ کو چیلنج ہے کہ پڑھ لوں......
مگر میں پڑھ نہیں سکوں گا!) ماں کی قبر سے ہو کر واپس آیا اپنے حجرے کی طرف! جنابہ
ام فروہؑ کے پاس...... قاسمؑ کی ماں کے پاس! (اب تک جو نہیں رویا' محسن گزارش کر
رہا ہے چھوڑ دے خیال ادھر ادھر کا! حسنؑ کا پرسا دینا ہے شاہ جی!) اتنا کمزور ہو گیا تھا
حسنؑ! اپنے دروازے پر دستک نہیں دی' زنجیر در پکڑتے پکڑتے بیٹھ گیا۔

آواز آئی:

''قاسمؑ کی ماں! دروازہ کھول مجھ سے اٹھا نہیں جاتا۔''

جنابہ فروہؑ دوڑ کے آئی...... دروازہ کھولا...... اپنے شوہر کو دونوں ہاتھوں سے
تھاما۔ آواز آئی:

''مولاؑ! کیا ہوا' آپؑ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے؟''

آواز آئی:

''جلدی کر...... میرا بستر بنا...... میرا بستر بنا...... مجھے زہر مل گیا ہے۔''

قاسمؑ کی ماں نے...... ام فروہؓ نے جلدی سے بستر لگایا' امام حسنؑ دراز ہوئے۔ بستر پہ جگر کے ٹکڑے باہر آنا شروع ہوئے' بستر پر جگر کے ٹکڑے باہر آنا شروع ہوئے' کچھ ہاتھوں پر لئے...... کچھ طشت میں لئے...... تھوڑی دیر ہوئی' کہا:

''میرا قاسمؑ کہاں ہے؟''

(تین سال کی عمر ہے قاسمؑ کی! کتنے سال کا...... تین سال کا قاسمؑ !)

آواز آئی:

''مولاؑ ! بچہ ہے نا...... انتظار کر کے سو گیا۔''

حسنؑ کہتا ہے:

''آج سونے کی رات نہیں' جلدی اٹھا کر لا......''

سوئے ہوئے قاسمؑ کو ماں اٹھا کر لائی...... کانپتے ہاتھوں سے حسنؑ نے عب کے بٹن کھولے...... آواز آئی:

''میرے سینے پر سُلا قاسمؑ کو!''

قاسمؑ اگرچہ نیند میں تھا' ماں نے تین سال کے بچے کو شوہر کے سینے پر سُلا دیا۔ جب قاسمؑ سویا' اتنا گرم تھا سینہ حسنؑ کا' قاسمؑ جاگ گیا۔ آواز آئی:

''اماں اتنی گرم جگہ......''

حسنؑ کی آواز آئی:

''قاسمؑ ! کوئی گرم جگہ نہیں' یہ باباؑ کا سینہ ہے۔''(آج کی رات

کوئی مصائب سنے نہ سنے میں اس سے آگے نہیں پڑھ سکتا......

آج کی رات!)

قاسمؑ اٹھا......

''بابا! بہت گرم ہے۔''

''قاسمؑ میرے قریب آ!''

قاسمؑ کی پیشانی چومی' قاسمؑ کے رخسار چومے' ہاتھ چومے' بازو چومے' سینہ چوما......

''قاسمؑ جلدی جا...... بی بی زینبؑ کے دروازے پر! اگر دروازہ بند ہو دستک نہ دینا' چپ کر کے بیٹھ جانا۔ تھوڑی دیر بعد تیری پھوپھی عبادت کے لئے اٹھے گی' تیری شکل دیکھے گی' پہچان لے گی۔ بس اتنا کہنا' پھوپھی جلد کر!''

(اب تم سے سوال کرتا ہوں شاہ جی! آپ جعفری صاحب...... آپ سے میری ماؤں بہنو...... آپ سے سوال ہے' تین سال کا بچہ ہو' نیند سے ابھی جاگا ہو' اسے آپ بھیج دیں کہیں......) دروازہ بند بی بی زینبؑ کا! قاسمؑ دروازے کی دہلیز پر دروازے سے ٹیک لگا کر سو گیا۔ ادھر آئی...... تھوڑی دیر کے بعد بی بی زینبؑ وضو کے لئے اٹھیں...... معصوم بچہ تھا' سو گیا لگ کر دروازے کے ساتھ! بی بیؑ نے دروازہ کھولا۔ (اب تم بتاؤ! بچہ دروازے کے ساتھ بیٹھا ہو' اندر سے کوئی دروازہ کھولے...... بچہ نیند میں ہو...... یقیناً...... گرے گا!) دروازہ کھلا...... نیند میں سویا ہوا قاسمؑ گر پڑا' بی بی زینبؑ کے قدموں میں ایک معصوم کا سر آیا۔ بی بیؑ کہتی ہے:

"اماں فضہؓ! چراغ لا......"

چراغ سامنے آیا' دیکھا قاسمؑ کا گریبان چاک ہے' آستین الٹی ہوئی ہیں' بالوں میں ریت ہے۔ آواز آئی:

"اے میری جان! بتا تیرے باباؑ کا کیا حال ہے؟"

قاسمؑ کا سر بی بی زینبؑ کے قدموں میں گرا...... آواز آئی:

"قاسمؑ جاگ......!"

(اس میں بھی کوئی خالق کا راز ہے' بجلی کا چلے جانا! ہوسکتا ہے زہراؑ کو آنا ہو' ہوسکتا ہے بی بی زینبؑ کو آنا ہو' ہوسکتا ہے ام فروہؑ کو آنا ہو! کوئی علامت ہوتی ہے نا......قبلہ! ان کے آنے کی۔ چلو پرسا دیتے ہیں حسنؑ کو!)

قاسمؑ کو اٹھایا' قاسمؑ کیا ہوا:

"پھوپھیؑ! باباؑ کو زہر مل گیا۔"

"تو کس وقت آیا تھا......؟"

"کافی دیر ہوگئی۔"

"یہ حال کس نے بنایا......"

"باباؑ نے......!"

"کوئی پیغام......؟"

"باباؑ کہتا تھا جلدی آ......"

قاسمؑ کو سینے سے لگایا' سب سے پہلے کلثومؑ کے پاس آئی' کلثومؑ جلدی آ...... میں اجڑ گئی' حسینؑ کے دروازے پر آئی' حسینؑ جلدی آ...... ہم اجڑ گئے'

عباسؑ کے دروازے پر آئی' عباسؑ جلدی آ...... زہراؑ کا گھر اجڑ گیا۔ ایک ایک مستور کو بلا بلا کر شہزادی کونینؑ !(اللہ جانے کس انداز میں آگے میری بہنیں جانتی ہیں کہ بھائی کا آخری وقت ہو' بھائی جوان ہو قبلہ!...... پھر نہیں دیکھتی...... کون کھڑا ہے' آس پاس! اسے کوئی ہوش نہیں ہوتا!)

بی بی زینبؑ قریب آئی' اپنی چادر ہٹائی اٹھائی' قبلہ! بال کھولے' حسنؑ کو سینے سے لگایا' پیار کیا:

''حسنؑ کیا ہوا......؟''

حسنؑ کہتا ہے:

''کوئی اتنی دیر بھی لگاتا ہے۔''

آواز آئی:

''تیری غربت کی قسم...... قاسمؑ اب آیا' مجھے پتہ اب چلا ہے' مجھے معلوم اب ہوا ہے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''کس نے زہر دیا......؟''

(اللہ کرے بجلی آ جائے نہیں تو تمہارے لئے مشکل ہو جائے گی' میری تو کوئی بات نہیں تلا ہوا ہوں مرنے کیلئے!)

حسینؑ نے آغوش میں سر لیا' بی بی زینبؑ نے ہاتھوں میں ٹکڑے لئے۔

آواز آئی حسنؑ کی:

''حسینؑ کہاں ہے......؟''

''مولاؑ ! میں بیٹھا ہوا ہوں۔''

''محمد حنفیہؑ ہاں ہے......؟''

''سامنے کھڑا ہے۔''

''اکبرؑ کہاں ہے......؟''

''چاچا **(تایا)** میں حاضر ہوں۔''

''عونؑ و محمدؑ کہاں ہیں......؟''

''موجود ہیں۔''

''رقیہؑ کہاں ہے......؟'' (اب تو رو یا نہ رو!)

بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''جب سے آئی ہے تیرے پاؤں کی تلیاں چوم چوم کر رو رہی ہے۔'' (ہائے او عباسؑ کی بہن! اگر مصائب سننے کا ارادہ ہے تیرا!)

جب سے آئی ہے تیرے پاؤں کی تلیاں چوم چوم کر رو رہی ہے...... سب کو دیکھ کر حسنؑ کہتا ہے:

''میرا عباسؑ کہاں ہے......؟''

حسینؑ کہتا ہے:

''باہر تک تو میرے ساتھ آیا تھا۔'' (جلدی کرو بھائی!)

باہر تک تو میرے ساتھ آیا تھا...... (بھائی نے جس قسم کا حکم دیا ہے اس کی

تعمیل ہو جائے تو حسینؑ کی غربت کا واسطہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی بجائے' آج اتنا ماتم کرو کہ ام فروہؑ خود کہے' قاسمؑ یتیم نہیں تھا۔

(جلدی بابا...... جلدی' جلدی' جلدی!...... بخاری صاحب میرے سامنے آ کر بیٹھ جائیں...... او بھائی اگر پُرسا دینا ہے تو مل کر پرسا دیتے ہیں!)

لیلیٰؑ آ گئی' ربابؑ آ گئی...... ہاں سب کو دیکھ کر کہتا ہے:

''میرا عباسؑ کہاں ہے؟ (شرم کر کے نہ رو) عباسؑ کہاں ہے؟
اکبرؑ جلدی جا...... چاچا عباسؑ سے کہہ! حسنؑ کہتا ہے میرے پاس
بہت کم وقت ہے ایک دفعہ میں تیری ریش کو چوم لوں...... پھر
سکون کا وقت ہو گا' چپ کر گیا۔''

(آج تک میں نے ایسے مصائب نہیں پڑھے جیسے میں پڑھ رہا ہوں۔ وعدہ کر رہا ہوں آج تک ایسے مصائب نہیں پڑھنے!) اکبرؑ جب باہر آیا' غازیؑ کبھی اس دیوار سے کبھی اس دیوار سے...... کبھی کہتا ہے:

واغربتاہ

''ہائے میری قسمت! میں بھی زندہ رہا...... زہر بھی مل گیا۔''

اکبرؑ کہتا ہے:

''چاچا' چاچا! حسنؑ بلا رہا ہے۔''

غازیؑ نہیں آیا۔ واپس آیا' اکبرؑ حسینؑ سے کہتا ہے:

''بابا! چاچا نہیں آتا۔''

حسینؑ باہر گیا...... پھر واپس آیا۔ حسنؑ کہتا ہے:

''عباسؑ مجھ سے ناراض ہے؟''

آواز آئی:

''حسنؑ میں ناراض نہیں۔''

''عباسؑ عباسؑ ...... میں نے کہا جلدی آ!''

کہتا ہے:

''آقاؑ ! میں کیسے آؤں' اندر تیری بہن زینبؑ اور کلثومؑ کی چادر اتری ہوئی ہے' ان کی چادریں اتری ہوئی ہیں' ان سے کہہ چادریں پہنیں' میں پھر آؤں گا۔ میں عباسؑ ہوں' ان کے سر سے اتری ہوئی چادر نہیں دیکھ سکتا۔'' (سلامت رہو...... سلامت رہو!)

آج پوچھ نہ لوں' عباسؑ اپنے گھر میں زینبؑ اور کلثومؑ کے سر پر چادریں نہ دیکھ کر حسنؑ کے جنازے پر نہیں آ رہا' اللہ جانے اس دن کہاں ہوگا؟ جب ۳۶'۳۶ شہروں میں زینبؑ کہے گی' چادر دو...... عباسؑ اس دن کہاں ہوگا؟ لوگ پتھر ماریں گے' کہیں گے باغی کی بہن ہے' باغی کی بہن ہے۔(سلامت رہو...... سلامت رہو بھئی!...... حوصلہ میرے نوجوان! میں تیرے تیور جانتا ہوں...... حوصلے سے سن آج کچھ پتہ نہیں!) عباسؑ آیا قبلہ!...... عباسؑ اندر آیا۔ حسنؑ کہتا ہے:

''حسینؑ میرے قریب آ......''

حسینؑ قریب آیا۔

''زینبؑ اپنا ہاتھ دے' کلثومؑ اپنا ہاتھ دے' رقیہؑ اپنا ہاتھ دے۔ زینبؑ کا ہاتھ حسینؑ کے ہاتھ میں رکھا' ان کا خیال کرنا۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''مجھے کس کے سپرد کیا؟''

آواز آئی:

''عباسؑ میرے قریب آ...... عباسؑ میرے قریب آ...... میرے حسینؑ کا خیال رکھنا' میرے حسینؑ کا خیال رکھنا۔''

یہ کہہ کر کہا:

''قاسمؑ میرے قریب آ......''

تین سال کا قاسمؑ آیا...... حسینؑ سے کہتا ہے:

''حسینؑ آج مجھ سے وعدہ کر میرے بعد قاسمؑ کو اکبرؑ سمجھ کر پیار کرے گا۔''

آواز آئی:

''مولاؑ! تیری غربت کی قسم! میں اکبرؑ سے زیادہ پیار کروں گا۔''(اگلا سوال سن!)

حسنؑ کہتا ہے:

''حسینؑ قاسمؑ کی ماں فروہؑ نے ساری زندگی مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا' تجھ سے بھی کوئی سوال نہیں کرے گی۔ اگر کوئی سوال کرے' تیری غربت کا واسطہ اسے ٹھکرانا نہیں...... اسے ٹھکرانا نہیں۔''(روتے آؤ...... ماتم کرتے آؤ!)

یہ کہا' حسنؑ کے ہاتھ ڈھیلے ہوئے' سانسیں رکنے لگیں' زینبؑ اور کلثومؑ نے

اپنے آپ کو بھائی پر گرایا' کوئی کہتی ہے واہ جداہ...... کوئی کہتے ہے ویران مدینہ...... کوئی مستور دیوار سے...... کوئی دروازے سے سر ٹکرا رہی ہے۔

انا للہ و انا لیہ راجعون○

حسنؑ کی زندگی ختم ہوئی' قبلہ! ادھر زندگی ختم ہوئی' حسینؑ نے غسل دیا' عباسؑ نے پانی دیا۔ (اب بھی نہیں روئے!) محمد حنفیہؑ نے کفن دیا۔ کتنا خوش نصیب ہے حسنؑ' بھائی غسل دے رہے ہیں' بہنیں ماتم بھی کر رہی ہیں...... رو رہی ہیں۔ ہائے ہائے غربت حسینؑ کی' سگی بہنیں قریب آ کر رو نہیں سکتی تھیں' بغیر کفن کے تین دن حسینؑ کی لاش پڑی رہی...... ہو گیا کفن کا انتظام! (رو میری ماں کوئی روئے نہ روئے تم ضرور رو لو!) جنازہ تیار ہوا' سادات کے گھر میں قیامت ہے......! ایک پایہ حسینؑ نے اٹھایا' ایک عباسؑ نے' ایک محمد حنفیہؑ نے' ایک اکبرؑ نے! جنازہ حسنؑ کے گھر سے نکلا' ناناؐ کی قبر پر آیا' تین سو تلواریں باہر آ گئیں......!

''حسینؑ کیوں آیا ہے؟''

آواز آئی:

''کمال ہے ایک تو میرا بھائی مر گیا اور پوچھتے ہو آیا کیوں......؟ یہ میرے ناناؐ کی قبر ہے' اپنے بھائی کو اس کے پہلو میں دفن کرنا چاہتا ہوں۔''

مسلمان کہتے ہیں:

''یہاں نہیں دفناتا۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''کیوں......؟''

آواز آئی:

''ہماری مرضی!''

جب تلواریں نکلیں، حسینؑ کہتا ہے:

''عباسؑ!''

آواز آئی:

''جی مولاؑ!''

آواز آئی:

''جنازہ واپس لے چل......'' (ہائے او حسینؑ تیری غربت!)

کہتا ہے:

''کہاں جاؤں؟'' (کوئی ماتم کرے نہ کرے مرضی ہے اس کی!)

آواز آئی:

''واپس لے چل جنازہ!''

''مولاؑ! میں عباسؑ حسنؑ کا جنازہ واپس لے چلوں۔ مولاؑ دنیا میں کبھی ایسا ہوا ہے، قبرستان جا کر...... کوئی جنازہ واپس گھر جائے؟''

آواز آئی:

''میں حسینؑ ہوں، میں جو کہتا ہوں جنازہ لے چلو۔''

قبلہ! جب جنازہ اٹھایا، باب اسلام کے درمیان میں باہر نکلے۔(اب میں

چھپا نہیں سکتا' مجھے گولی مار دو میں چھپا نہیں سکتا!) جیسے جنازہ نکلا' ایک گھر سے کسی نے رومال کا اشارہ کیا' ۷۰ تیر اوپر سے نکلے' کوئی حسنؑ کی پسلی میں' کوئی حسنؑ کے سینے میں' کوئی حسنؑ کے سر میں...... ۷۰ تیر جب جنازے میں پیوست ہوئے' عباسؑ نے جنازہ چھوڑا' ننگے پاؤں عباسؑ دوڑا۔ زینبؑ کھڑی تھی دروازے پر! آواز آئی:

''کلثومؑ! خیر کوئی نہیں ہے' عباسؑ ننگے پاؤں دوڑتا ہوا آ رہا ہے۔''

ادھر سے عباسؑ آیا' آواز آئی:

''زہراؑ کی بیٹی...... میرے راستے سے ہٹ جا! میری تلوار کہاں ہے؟ عباسؑ کی زندگی میں...... عباسؑ کی زندگی میں حسنؑ کے جنازے پر تیر لگ جائیں' میری تلوار کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''حسینؑ' حسینؑ! عباسؑ کو روک!

(ابھی نہیں' ابھی نہیں' بخاری صاحب کہتے ہیں حوصلے سے پڑھ! میں کہاں سے حوصلہ کروں!...... ہاں جی' جی......) حسینؑ دوڑتا ہوا آیا' آواز آئی:

''عباسؑ ...... میری غربت کا واسطہ تلوار نہ اٹھا۔''

عباسؑ کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ آواز آئی:

''زینبؑ عباسؑ سے تلوار لے۔''

زینبؑ کہتی ہے:

''عباسؑ تجھے میری عزت کا واسطہ...... تجھے میری چادر کا واسطہ

تلوار رکھ دے۔"

عباسؑ نے تلوار پھینکی...... سامنے کھڑی تھی ام البنینؑ ! ماں...... عباسؑ دوڑ کر پاس گیا:

"اماں تو میری ماں ہے، ذرا چادر دے دے۔"

ماں نے چادر دی، دوڑ کر آیا، حسینؑ اور زینبؑ کے قدموں میں اپنی ماں کی چادر ڈال کر کہتا ہے:

"میری ماں کا واسطہ...... مجھے تلوار دے دو اور کوئی مظلوم نہ بنے،
میری ماں کی چادر کا واسطہ! (میری اولاد قربان ہو جائے!)

آواز آئی:

"چادر دے۔"

ماں نے چادر دی۔

"ماں کی چادر کا واسطہ! مجھے تلوار دے دو، مجھے آج لڑنے دو، نہیں
تو قیامت تک پھر میں لڑ نہ سکوں گا۔"

(بس جی، جی، جی...... کھڑا ہو کر بتا...... کیا کہنا چاہتا ہے؟ بول آگے سننا چاہتا ہے!) تلوار نہیں ملی، (آگے سننا چاہتا ہے) سفید کفن میں حسنؑ کا جنازہ گیا تھا، گلابی کفن میں جب واپس آیا، ساری بہنیں بیٹھ گئیں، کوئی تیر زینبؑ نکالتی ہے، کوئی کلثومؑ نکالتی ہے، کوئی رقیہؑ نکالتی ہے، کوئی فروہؑ نکالتی ہے۔ جہاں جہاں سے تیر نکلتا ہے، خون کا فوارہ چھوٹتا ہے۔ زینبؑ حسنؑ کا خون لے کر اپنے سر پر مل رہی ہے۔ آواز آئی، قیامت کے دن! (سلامت رہو......)

ٹھیک ہے جی...... یہ ۲۸ صفر تھی، ۵۰ ہجری تھی، ۱۰ محرم ۶۱ ہجری، یہی وقت

اکبرؑ کی لاش آئی' قاسمؑ اپنے خیمے میں گیا۔ آواز آئی:

''اماں ام فروہؑ ......''

کہتی ہے:

''مجھے اماں نہ کہہ...... میں بیوہ ضرور ہوں' تو حسنؑ کا یتیم ہے۔
اکبرؑ کی لاش پہلے آ گئی' جاتا کیوں نہیں؟''

آواز آئی:

''اماں مجھے اجازت نہیں ملتی۔''

ماں لے کر آئی:

''حسینؑ کے خیمے میں...... حسینؑ اجازت دے' حسنؑ لکھ کر دے
گیا تھا۔''

تعویذ پڑھا۔ (زیادہ سے زیادہ گھڑی دیکھ لو آدھا منٹ سے زیادہ نہیں پڑھوں گا!) قاسمؑ کو سجایا' حسینؑ نے قاسمؑ کو سجایا...... عباسؑ نے چھوٹے ہونٹوں پر بوسہ دیا' تلوار دی...... قاسمؑ کے لئے سواری لایا۔ حسینؑ نے سوار کرایا' ۸۸ مستورات ہیں' ۱۲۲ بچے ہیں۔ اللہ جانے کس انداز میں قاسمؑ جانے لگا؟ فضہؓ کہتی ہے:

''قاسمؑ رک جا...... قاسمؑ رک جا...... قاسمؑ رک جا۔''

قاسمؑ رکا' جب فضہؓ ایک مستور کو لائی' اللہ جانے کس انداز میں پردہ کیا ہوا ہے؟ (آہستہ آہستہ) قاسمؑ کہتا ہے:

''کون ہے؟''

آواز آئی:

''فاطمہ کبریٰؑ ہے۔ پوچھنے آئی ہے' تیرے بعد کہاں جاؤں گی؟''

پوچھنے آئی ہے (شاباش' شاباش' شاباش' سارا دن روتے رہو گے!......اب دیکھ میری طرف......) قاسمؑ نے الوداع کہا' ماں نے کہا:

''قاسمؑ! میں سیدزادی نہیں......''

آواز آئی:

''اماں دیکھتی رہنا......''

قاسمؑ خیمے سے گیا......

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

آل نبی و فخر صحابہ آئے

حسنین خوش اطوار کے بابا آئے

اترے جو علی اس میں تو بولا کعبہ

صد شکر میرے قبلہ و کعبہ آئے

(افسر عباس)

مجلس ہفتم

آیا ہے علم اور علمدارؑ نہ آیا......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......

صلواۃ!......

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

کائنات کے سب سے بڑے خاندان کو یاد کر کے بلند آواز سے صلواۃ......
(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) جہاں تک میری نظر کام کر رہی ہے اور جہاں تک آپ کی سماعت کے مقفل دروازے پر میری آواز دستک دے رہی ہے' وہاں تک میری گزارش ہے کہ ایک صلواۃ اتنا بلند پڑھیں جتنا ذہنی طور پر بلند ہو سکتا ہے...... بڑی مہربانی...... بہت نوازش!

آج آٹھ محرم ہے' ۱۴۱۶ھ ''شان حسینؑ'' امام بارگاہ شیخوپورہ میں اس عشرہ محرم کی مجالس میں سے یہ ایک آخری مجلس ہے' یہ عشرہ محرم اپنی معراج کو پہنچا ہوا ہے۔

آلِ محمدؐ کے احسانات سے میری دعا ہے کہ آپ سب کو اللہ اس عشرہ کی مجالس میں اپنا گھر بار بند کر کے، کاروبار بند...... صبح کے سکون میں جناب زہراؑ کو پرسا دینے کے لئے آتے ہیں۔ اللہ عادل ہے...... وہ کسی کی محنت و عاجزی کو رائیگاں نہیں کرتا۔ مجھے یقین ہے کہ قیامت کے دن جب اعمال نامے دیکھے جائیں گے، ان میں یہ چیز یقیناً درج ہو گی۔ قرآن کہتا ہے کہ

''تمہارا ہر فعل تمہارا عمل...... تمہارے اعمال نامے میں درج ہوتے ہیں۔''

ہمارے اعمال نامے میں یقیناً درج ہو گا کہ یہ حسینؑ کی عزاداری میں مصروف رہتا تھا۔ گھر کا خیال نہ کام کاج کا، صرف حسینؑ کا ہو کر رہا! اور کائنات میں اللہ اور حسینؑ کے درمیان یہ معاہدہ ہو چکا ہے:

فاذکرونی اذکرکم

''تم میرا ذکر کرو، میں (اللہ) وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارا ذکر کروں گا۔''

تو...... اللہ تو زبان بدلتا نہیں اور حسینؑ نے نیزے کی نوک پر بھی اللہ کا ذکر نہیں چھوڑا، تن علیحدہ ہو گیا...... سر علیحدہ ہو گیا...... جو نیزے پر بھی تلاوت کرتا رہا اور حسینؑ پسند تو آیا نا...... اللہ کو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں نے بھی اس طرح میرا ذکر نہیں کیا جس طرح حسینؑ نے کیا۔ اب اللہ پر واجب ہو جاتا ہے......

اللہ کہتا ہے، مجھ پر واجب ہے، عام آدمی پر بھی، جیسے کاظمی صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ واجب نماز ۱۹۳۶ء سے کبھی قضا نہیں کی۔ ایک عام انسان بھی اگر واجب

نماز قضا نہ کرے تو اسے اپنے عمل پر ناز ہوتا ہے' جب اللہ پر واجب ہو جائے کہ حسینؑ کا ذکر کرنا ہے۔ (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) تو اس کی مرضی ہے کہ جیسے جس جس ذریعے سے اس کا ذکر کرائے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں چن لیا ہے کہ تم حسینؑ کا تذکرہ کر کے میرا وعدہ نبھاؤ۔ ذکر تم کرو گے' حسینؑ سے میں کہوں گا...... میں وعدہ نبھا رہا ہوں۔

القائم کے اسکاؤٹ' مولاؑ ان کی عمر دراز کرے' ان کا مستقبل آلِ محمدؐ ہمیشہ تابناک کرے اور حسینؑ کی ماں یقیناً گواہ رہے گی کہ شیخوپورہ میں ماؤں نے اپنے بیٹوں کو...... ان دنوں میں زہراؑ کے لعل کے عزاداروں کی پاسداری اور نگہبانی کیلئے...... انہیں ان کی خدمت کیلئے...... ان کے خاندان' برادری کیلئے...... ماؤں نے وقف کر دیا تھا' یہ دلیل ہے اس امر کی! بی بیؑ ! جتنی خدمت کے لائق اس روئے زمین پر ہم ہیں' ہمارے بچے حاضر ہیں' اگر کربلا میں ہوتے تو یقیناً یہ مائیں اپنے بچوں کو قربان کر دیتیں نا...... قبلہ! اجر کا اپنا انداز ہے' میں دعا گو بھی ہوں القائم اور آرگنائزیشن کا اور خصوصاً جو نئی تنظیم ہے' اس کے صدر محترم جناب رضا جعفری صاحب اور ان کی مکمل ٹیم...... ان کے دوسرے عہدے دار...... یہ سب ہمہ تن...... شب و روز اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح ''شانِ حسینؑ'' کو وہاں تک لے جائیں جہاں تک ان کے خیالوں کی بلندی ہے اور یہ بات آج میں انوکھے انداز میں کرنے لگا ہوں جو شاید کوئی مولوی نہیں کرے گا۔

دنیا میں ماہرین نفسیات نے لکھا ہے کہ سات عجوبے ہیں...... اس وقت دنیا میں سات عجوبے ہیں۔ جو ہیں وہ سات ہیں...... جیسے تاج محل ہو گیا' دیوار چین ہو گئی'

یعنی کہ اب دنیا ایسا نہیں بنا سکتی تو ان کا مطالعہ کرنے کے بعد مورخین اور ماہر نفسیات نے لکھا کہ یہ کیسے ممکن ہوا...... دیوار چین جو ہے' چین میں جو دیوار بنائی گئی...... چاند پر جب انسان پہنچا تو دیکھا کہ زمین پر کوئی چیز نظر آ رہی ہے' اس ساری زمین میں صرف دیوار چین نظر آ رہی ہے' چاند سے...... اور بنائی انسانوں نے! تاج محل ہے آگرہ میں...... یہ عجائبات میں شمار ہوتا ہے' احرام مصر ہے عجائبات میں شمار ہوتے ہیں۔ تو تجزیہ کرنے کے بعد انہوں نے لکھا (دیکھو میری طرف!) لکھا ہے کہ جہاں جذبہ اور خیال یکجا ہو جائیں...... ہم وزن ہو جائیں...... وہاں عجائبات تعمیر ہو جاتے ہیں۔ تاج محل کا خیال آیا' جتنا منہ زور خیال تھا' اتنے ہی وزن کے جذبے کے ساتھ اسے بنایا گیا' تو تاج محل بن گیا۔ خیر یہ تو دنیاوی مثالی ہیں کہ عجائبات بن جاتے ہیں' جو خیال تھا نا...... کربلا والوں کا! مثلاً حسینؑ اگر کبھی گزرا ہو گا...... کربلا کے اجاڑ جنگل کو دیکھا ہو گا' جی چاہا ہو گا اس کو بساؤں گا...... آباد کروں گا۔ ایک خیال تھا نا...... آباد کروں گا۔ اس جذبے سے حسینؑ نے آباد کیا' کربلا ''معلیٰ'' بن گیا۔ اسی طرح ''شان حسینؑ'' آج سے دس سال پہلے بھی دیکھا تھا کیسا ہے' تو کل مجھے ملک ریاست صاحب اس کی "History" بتا رہے تھے' یہاں صرف دو جلوس برآمد ہوتے تھے۔ بس کاظمی صاحب نے مہربانی کی' انہوں نے اسے سنوارنے کا عزم کیا' نوجوانوں نے...... نوجوانوں نے کوشش کی' سارے اکٹھے ہو گئے کہ ''شان حسینؑ'' حسینؑ کی شان کے مطابق بننا چاہئے۔ تو قیامت تک ''شان حسینؑ'' جب تک رہے گا...... قیامت تک جب تک رہے گا شان حسینؑ! آپ کے ایک روپے کا ثواب آپ کی نسلوں تک ملتا رہے گا۔ یہ تو حسینؑ سے تجارت ہے' ۷۰ گنا یہاں ملتا ہے اور وہاں کا تو مالک ہی وہ خود ہے۔ اپنے

ایمان سے بتاؤ کہ قیامت کے دن' مولا حسینؑ میں نے ۱۰ اروپے ''شان حسینؑ کی تعمیر کے لئے دیئے تھے شیخوپورہ میں...... تو مولاؑ ! اب تو دیکھ نا کہ قیامت ہے...... کتنا ہو چکا ہوگا' تو مجھے ایک گھر دے دے نا...... جنت میں! حسینؑ دے دے گا۔ آخر وہاں بھی اس کا سالار غازی عباسؑ ہے' یہاں بھی ہمارا سالار غازی عباسؑ ہے۔ دعا کیا کرو ان نوجوانوں کے حق میں' مولاؑ ان کی زندگی دراز کرے اور القائم آرگنائزیشن کا جذبہ اور ان کا خیال اسی طرح سے برقرار رکھے' محبت آل محمدؑ ان کے سینے میں بڑھتی رہے۔ تم سے ہر انسان جو یہاں بیٹھا ہے...... مومن ہے وہ القائم کا سرپرست ہے اور اسے چاہئے کہ عملی طور پر القائم کی سرپرستی کرے۔ یہ سارے آپ کے سپاہی ہیں' آپ کے خدمت گزار ہیں' انہیں مشورہ دیا کریں کہ یہ کریں...... یہ کریں' یہ آپ کے مشوروں کو سرآنکھوں پر لیتے ہیں۔ (صلواۃ بلند آواز سے پڑھ لیں......!)

یہ میری ساری تقریر کا اثر ہے' اس صلواۃ سے اندازہ کریں کہ اتنا خوبصورت اثر لیا ہے آپ نے! (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) آخری آدمی تک جتنی بلند صلواۃ پڑھ سکتے ہو' پڑھو!

آج شبیہ علم برآمد ہوگی' کردار وفا جناب عباسؑ کے علم کی زیارت! علم غازی عباسؑ کا کتنا خوبصورت لگتا ہے' جس گھر میں علم ہو۔ (اللہ کرے فقرہ میرا سمجھ میں آجائے!) جس گھر میں علم ہو...... اس گھر میں دنیا کا الم داخل نہیں ہوسکتا...... جس گھر میں غازی کا علم ہو...... دنیا کا الم...... دنیا کا رنج وغم داخل نہیں ہوسکتا۔ اس علم کو اگر گھر پر لہراؤ...... اور کبھی صبح کی نماز کے وقت دیکھو...... جب ہوا چل رہی ہو...... اس وقت ایسا لگتا ہے' عباسؑ کا علم اشارے کر رہا ہے' ہوا کو کہ اس طرف جا...... اس طرف

جا...... یہاں عباسؑ کا ماننے والا ہے۔(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) پھر اس کا پنجہ ہے (دست مبارک)! اس علم میں بڑے بڑے خوبصورت علم بناتے ہیں مومن! اس پنجے پہ میں نے پچھلے سال ایک شعر سنایا تھا' وہ شعر...... ورد بن گیا میرا آج تک......

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط اناء کا غرور ہے

اس طرح سے سننا ہے نا...... آج پروگرام یہی ہے نا...... بڑا اچھا پروگرام ہے' مجھے کوئی اعتراض نہیں' اسی طرح سے سنتے آؤ۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے

پیچھے جو بھائی بیٹھے ہیں ان کے سامنے علم ہے' آپ بھی دیکھ رہے ہیں علم! علم کا پنجہ ہے' اس کو ذہن میں رکھ کر میرا شعر سنو۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط اناء کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ

وجہ کیا ہے......؟

اس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
اس پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

☆

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت رخِ گیتی کی سرِ عرش تلک ہے

یہ آٹھ' دس' بارہ' چودہ مومن جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہو' تھکے ہوئے ہو' بولا کرو...... آپ کی واہ' واہ' صلواۃ' نعرۂ ان سب پر بھاری ہے۔ اس لئے نعرۂ حیدری...... ورنہ پاس بیٹھنے والوں سے تو رسولؐ بھی ڈرتا گیا ہے' اس لئے جو بولتے نہیں...... کہتے ہیں ہمیں بھول گیا کہ ہمیں رسولؐ نے کس کا ہاتھ پکڑ کر دکھایا تھا۔

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے

لفظ بہت بڑا تھا اس لئے میں بار بار پڑھ رہا ہوں تا کہ سمجھ میں آ جائے' میرے جیسے کم پڑھے لوگ بھی تو بیٹھے ہیں نا...... میرا چھوٹا سا پرائمری سکول آگے کھلا ہوا ہے' ان کے سینے میں...... سمجھا' نا......

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت رخ گیتی کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی تیرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

(نعرۂ حیدری' یا علیؑ ......نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت رخ گیتی کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کے گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل

بجلی تیرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

(چمن چمن' کلی کلی' علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ ......نگر نگر' گلی' گلی' علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ !)۔

اللہ رے بچپنے میں یہ عباسؑ کی پھبن

(نعرۂ حیدری)

اللہ رے بچپنے میں یہ عباسؑ کی پھبن
انگڑائیوں میں گم ہے قیامت کا بانکپن
آنکھیں ہیں شوخ شوخ تو چہرۂ چمن چمن
رخسار پھول پھول تو زلفیں شکن شکن
عباسؑ کبریا کا عجب انتخاب تھا
طفلی میں بھی علیؑ کا مکمل شباب تھا
حیدرؑ کے بعد فلک شجاعت کا نامور
وہ بادشاہ صبر و تحمل کا ہمسفر

(بولو...... بولو......نعرۂ حیدری)

حیدر کے بعد ملک شجاعت کا نامور
وہ بادشاہ صبر و تحمل کا ہمسفر
جس نے کیا امام شریعتؑ کے دل میں گھر
جس کے نقوش پا کی بھکارن بنی سحر

(نعرۂ حیدری......یاعلیؑ)

جس نے کیا امام شریعتؑ کے دل میں گھر
جس کے نقوش پا کی بھکارن بنی سحر
جب بھی نبیؐ کے دیں پہ کوئی حرف آ گیا
عباسؑ فاطمہؑ کی دعا بن کے چھا گیا

(صلواۃ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

کردار کردگار کی شاہی میں لازوال
گفتار بولتے ہوئے قرآن کی مثال
رفتار میں وہ عزم کہ محشر میں پائمال
چہرے پہ وہ جلال کہ یاد آئے ذوالجلال
وہ حشر کی تپش کا بھلا کیوں گلا کرے
عباسؑ کا علم جسے چھاؤں عطا کرے

• اس وقت ایک مصرعہ ہے' جو صرف ابھی کہہ سکتا ہوں۔ یہ مصرعہ اگر تیری سمجھ میں آ گیا تو قیامت تک میرے حق میں دعا......

جس کی جبیں کے تل سے زیادہ نہ تھی فرات

(واہ' واہ' واہ!)

جس کی جبین کے تل سے زیادہ نہ تھی فرات
مٹھی میں تند و تیز شجاعت کی کائنات
قدموں کی ٹھوکروں سے لپٹے تھے معجزات
عباسؑ کربلا میں وہ جوہر دکھا گیا

بوڑھے بہادروں کو علیؑ یاد آ گیا

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

عاشور کا ڈھل جانا صغریٰؑ کا وہ مر جانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اتر جانا
سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا

(میں معافی چاہتا ہوں!) پانچ سال کی عمر میں ایک دن عباسؑ دیر سے آئے'

ام البنینؑ کہتی ہیں:

''کہاں گیا تھا......؟''

خوش ہو کر کہتا ہے:

''اماں اپنی بہن زینبؑ کے گھر!''

بہن زینبؑ کا نام آیا' ام البنینؑ نے عباسؑ کے چہرے کو دیکھنا شروع کیا:

''عباسؑ! زینبؑ تیری کیا لگتی ہے؟''

''اماں! میری بہن ہے' کلثومؑ میری بہن ہے' حسینؑ میرا بھائی ہے۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''میرے قریب آ...... میں تیری کیا لگتی ہوں۔''

آواز آئی:

''تو میری اماں ہے۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''اپنے ہاتھ آگے بڑھا' میرے سر پر رکھ!''

پانچ سال کے عباسؑ نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے...... کانپتے کانپتے ہاتھ ماں کے سر پر رکھے۔ بی بیؑ کہتی ہے:

''آج سے میری چادر کی قسم کھا کر میرے ساتھ وعدہ کر' پوری زندگی زینبؑ کو بہن نہیں کہے گا' کلثومؑ کو بہن نہیں کہے گا' حسینؑ کو بھائی نہ کہنا۔''

ہاتھ کانپ رہے ہیں' پانچ سال کا عباسؑ کہہ رہا ہے:

'اماں! تیری چادر کی قاسم کھاتا ہوں' اب میں بی بی زینبؑ کو اپنی بہن نہیں کہوں گا' لیکن اماں اگر وہ پوچھ لیں...... میں تیری کیا لگتی ہوں' تو کیا کہوں......؟''

''عباسؑ! تو کہا کر تو بتولؑ کی بیٹی ہے' تو آقازادی ہے' میں کنیز کا بیٹا ہوں میں تیری کنیز کا بیٹا ہوں۔ یاد رکھ عباسؑ! اگر صبح بی بی زینبؑ بلائے اور فضہؓ کے ساتھ جاؤ تو زینبؑ کے مصلیٰ سے چودہ قدم دور ہٹ کر...... ہاتھ جوڑ کر رکوع کی حالت میں جا کر...... پیشانی پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہنا' آقازادی! غلام کا سلام! اور اب

عباسؑ بی بی زینبؑ کی آغوش میں نہ بیٹھنا......تو کنیز کا بیٹا ہے' وہ آقازادی ہے' حسینؑ کا تو غلام ہے' ثابت کرنا ہے عباسؑ ......"

ماں ساری رات سمجھاتی رہی' صبح ہوئی...... فضہؓ عباسؑ کو لینے آئی۔(پہلے تو چل پڑتا تھا' نا......) اب عباسؑ اپنی ماں کے پاس آیا...... پانچ سال کا عباسؑ ماں کے پاس آیا:

"اماں! اجازت ہے' آقازادی زینبؑ نے بلایا ہے' میں ہو آؤں؟"

بی بیؑ کہتی ہے:

"ہو آؤ عباسؑ ......"

عباسؑ فضہؓ کی انگلی پکڑ کر جا رہا ہے' دروازے کے قریب گیا' ام البنینؑ کہتی ہے:

"عباسؑ عباسؑ ! سبق یاد ہے۔"

عباسؑ کہتا ہے:

"ہاں ماں!"

"شاباش! عباسؑ ۔"

اب جو زینبؑ کی حویلی آئی' فضہؓ کی انگلی پکڑ کر آ رہا ہے عباسؑ ! عباسؑ کو دیکھ کر بی بی زینبؑ کا چہرہ کھل اٹھتا تھا:

"میرا عباسؑ آ گیا۔"

پہلے تو عباسؑ آتا تھا' نا...... چھوٹے چھوٹے ہاتھ بی بی زینبؑ کی گردن میں

ڈالتا' بی بیؑ پیشانی چومتی...... آج ایسا نہیں ہے' چودہ قدم دور......قبلہ! فضہؓ کی انگلی چھوڑ دی' رکوع کی حالت میں گیا' پیشانی پر ہاتھ رکھے۔ آواز آئی:

''آقازادیؑ ! غلام کا سلام!''

بی بی زینبؑ سے مصلیٰ چھٹ گیا' آواز آئی:

''عباسؑ ! پھر سلام کرنا''

عباسؑ کہتا ہے:

''آقازادیؑ ! غلام کا سلام!''

بی بیؑ کہتی ہے:

''میں تیری کیا لگتی ہوں......؟''

''بی بیؑ تو بتولؑ کی بیٹی ہے' میں تیری کنیز کا بیٹا ہوں...... میں غلام ہوں تو آقازادی ہے۔''

''کلثومؑ تیری کیا لگتی ہے......؟''

''کلثومؑ بھی آقازادی ہے۔''

بی بی زینبؑ نے پھر پوچھا:

''حسینؑ ! تیرا کیا لگتا ہے......؟''

حسینؑ آقا ہے...... میں غلام ہوں۔''

رو کر زینبؑ کہتی ہے:

''یہ تمہیں کس نے سمجھایا ہے؟''

آواز آئی:

''میری ماں ام البنینؑ نے! ساری رات سمجھاتی رہی ہے' پیار کے انداز میں...... محبت کے انداز میں!''

بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''عباسؑ! اگر تو میرا کچھ نہیں لگتا میرے گھر کیوں آتا ہے۔'' (پیار کے انداز میں)

پانچ سال کا عباسؑ پچھلے پاؤں پیچھے ہٹتا گیا...... ہٹتا گیا' ہاتھ جوڑ کر رو کر کہتا ہے:

''آقازادیؑ! غلام کی گستاخی معاف...... آئندہ نہیں آؤں گا......''

پانچ سال کا عباسؑ ہے...... پانچ سال کا! آئندہ نہیں آؤں گا' میں وعدہ کرتا ہوں' آئندہ نہیں آؤں گا' یہ کہتے ہوئے عباسؑ زینبؑ کے حجرے سے باہر چلا گیا۔ بی بی زینبؑ سارا دن' ساری رات روتی رہی' (جی' جی' جی!) کلثومؑ روتی رہی۔ (سلامت رہو بھئی! پھر پڑھوں...... رونے کے لئے تو کافی ہے سارا دن!) واپس چلا گیا عباسؑ ...... سارا دن نہیں آیا' رات ہوگئی...... رات ڈھل گئی۔ فضہؓ نے دروازہ کھولا' بی بی زینبؑ کے حجرے سے وضو کا پانی لینے کے لئے فضہؓ حجرے میں آئی...... چاندنی رات ہے' دیکھتی کیا ہے؟ بی بی زینبؑ کے گھر کی دیوار کے سائے میں پانچ سال کا ایک بچہ مٹی پر سو رہا ہے۔ زینبؑ قریب آئی' فضہؓ قریب آئی...... رو کر چیخ ماری...... آواز آئی:

''زینبؑ میں اجڑ گئی...... جلدی آ...... یہ تو عباسؑ ہے۔''

بی بی زینبؑ تڑپ اٹھی' (قبلہ!) عباسؑ کو اٹھایا' خاک صاف کی۔ عباسؑ نے

آنکھیں کھولیں۔ (ہائے اوئے تربیت ام البنینؑ کی!) آنکھیں کھول کر...... زینبؑ کی آغوش میں...... پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پانچ سال کا عباسؑ سے کہتا ہے:

''آقازادیؑ! غلام کا سلام!''

بی بیؑ کہتی ہے:

''کب سے سویا ہوا ہے؟''

آواز آئی:

''کل آپؑ نے کہا تھا' نا...... میرے گھر نہ آیا کر! میں گیا تھا اپنے گھر...... میری ماں نے کہا' کیوں جلدی آ گیا......؟ میں نے کہا' بی بی زینبؑ نے گھر آنے سے روک دیا ہے۔ میری ماں ام البنینؑ نے کہا' زینبؑ تجھ سے ناراض ہو گئی ہے' عباسؑ چلا جا! جب تک زینبؑ معافی نہ دے...... میرے گھر نہ آنا۔''

(پتہ نہیں کس انداز میں ماتم کرتے ہو' اللہ جانے کس انداز میں روتے ہو؟ شاباش ماتم کرو' پتہ چلے عباسؑ کا ماتم ہو رہا ہے!)

آواز آئی:

'میری ماں نے کہا...... میرے گھر نہ آنا...... آقازادیؑ میں آیا' معافی مانگنے کیلئے' لیکن آپؑ کا دروازہ بند تھا' میں نے سوچا...... ہو سکتا ہے بی بیؑ ناراض ہو جائے' میں دیوار کے ساتھ سو گیا۔ آقازادیؑ! مجھے آپؑ بھی معاف کر دیں...... چل کر میری ماں سے بھی معافی دلوا دیں۔''

بی بی زینبؑ نے عباسؑ کو اٹھایا...... سینے سے لگایا' جلدی جلدی ام البنینؑ کے حجرے میں آئی۔ام البنینؑ نے دیکھا' فوراً اٹھی:

''آقازادیؑ ! کنیز کا سلام......''

ام البنینؑ نے کہا' سلام...... بی بی زینبؑ روتی جا رہی ہے۔آواز آئی:

''اماں ام البنینؑ ......اگر آج تیرا عباسؑ مر جاتا...... میری چادر کا وارث کون تھا؟'' (شاباش' شاباش!...... یہ ہے عشرۂ محرم ہے...... شاباش!)

آواز آئی:

''اگر میرا عباسؑ مر جاتا......کون میرے پردے کا ضامن تھا؟''

(یہ ام البنینؑ تھیں' میں ان کی تربیت بتا رہا ہوں۔ آج کی ساری مجلس ام البنینؑ کی تربیت پر ہے' اپنی ماؤں بہنوں کو بتانے کیلئے! غازیؑ کا واسطہ...... آج عباسؑ کا علم برآمد ہونا ہے' عباسؑ کی سگی بہن رقیہؑ لاہور سے......شیخوپورہ......کوئی اور نہیں' آج تیری مہمان ہے......تو علم اٹھائے گا' رقیہؑ کہے گی......

''آ دیکھ ام البنینؑ ! تیرے عباسؑ کو رونے والے کتنے ہیں۔'' (شاباش روتے رہو......کرتے آؤ ماتم......حوصلہ بھائی!)

۲۸ رجب' ۶۰ ہجری! (غلط سمجھتی ہے دنیا کے کہ ہم رونے سے رک جائیں گے' یہ دیکھو تو سہی...... پانچ پانچ سال کے بچے ہیں' ماں نے جگایا ہوگا اٹھو مجلس میں جاؤ۔ تیرے بچے پانچ بجے آرام سے ایئر کنڈیشنر میں سوئے ہوئے ہیں' میرے بچے ننگے پاؤں' ننگے پاؤں سکینہؑ کے چاچا کا پرسہ دینے کے لئے ''شان حسینؑ'' میں بیٹھے

ہوئے ہیں۔ ماتم کرتے آؤ......صرف دو لفظ ہیں!)

۲۸ رجب' ۶۰ ہجری کو حسینؑ جانے لگا' تین میل مدینے سے دور نکل آئے' پیچھے مڑ کر دیکھا' قبلہ......ایک ضعیفہ ہے......!

(آج اگر گھر جاؤ نا...... گھر جاؤ...... اگر سارے بیٹھے ہو ام البنینؑ کو پرسا دینے کیلئے! مشکیزہ ہو تو ٹھیک...... مشکیزہ نہ ہو......کوئی برتن ہو...... میری ایک گزارش یاد رکھنا......سید ہو کر ہاتھ جوڑ رہا ہوں' عباسؑ کے نام کا تھوڑا سا شربت' اپنے گھر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو بلا کر تقسیم کر دینا' عباسؑ شرمندہ گیا ہے سکینہؑ سے! سارے مل کر پرسا دینا ام البنینؑ تیرے بیٹے نے بڑی وفا کی۔ غازیؑ کے علم کی قسم...... کوئی منت مان لیں...... پوری ہو جائے گی!)

حسینؑ کہتا ہے:

''اماں ام البنینؑ ! پردہ اٹھایئے۔''

''فاطمہؑ کے بیٹے میں تو تیری کنیز ہوں۔''

''اماں...... کیوں آ رہی ہے......؟''

بی بی کہتی ہے:

''حسینؑ ! میرا عباسؑ کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''وہ سامنے......!''

بی بیؑ کہتی ہے:

''بلا اسے......''

حسینؑ نے بلایا:

''عباسؑ جلدی آؤ۔''

عباسؑ آیا' گھوڑے سے اترا...... ماں کے قدموں میں سر رکھا' ماں کے قدم چومے۔ آواز آئی:

''عباسؑ اپنی بہن رقیہؑ کو بلا۔''

بی بی رقیہؑ قریب آئی۔

''حسینؑ اگر تکلیف نہ سمجھے تو تھوڑی دیر انتظار کر میں عباسؑ اور رقیہؑ کو ساتھ لئے جا رہی ہوں' تھوڑی دیر میں ابھی واپس آئی۔''

عباسؑ اور رقیہؑ کو بی بی کہاں لے آئی؟ رسولؐ کے روضے پر......

''عباسؑ دروازہ بند کر......''

عباسؑ نے دروازہ بند کیا۔ بی بیؑ کہتی ہے:

''میں کون ہوں؟''

''اماں تو میری ماں ہے۔''

''عباسؑ یہ کیا ہے......؟''

''یہ نبیؐ کی قبر ہے۔''

آواز آئی:

''کہیں روشنی تو نہیں آ رہی ہے نا......''

''اماں روشنی نہیں ہے۔''

ضعیفہ ماں نے اپنے سر سے چادر اتاری:

''عباسؑ اپنا دایاں ہاتھ مجھے دے' رقیہؑ اپنا دایاں ہاتھ مجھے دے
میرے سر پر ہاتھ رکھ دو' دوسرا ہاتھ نبیؐ کی قبر پر رکھ کر وعدہ کرو کہ
سفر میں کہیں زینبؑ اور حسینؑ کو چھوڑ تو نہیں جاؤ گے۔''

(روتے بھی آؤ' سنتے بھی آؤ!)

جب بی بیؑ نے کہا نا...... عباسؑ' رقیہؑ !! کہیں سفر میں زینبؑ اور حسنؑ کو چھوڑ تو نہیں جاؤ گے؟ عباسؑ نے قسم کھا کر کہا:

''اماں تیری چادر کی قسم! اگر بچ کے آئیں گے وہ تجھے بتائیں گے
کہ عباسؑ نے کس طرح وفا کی ہے۔''

بی بی رقیہؑ سے کہا:

''رقیہؑ! جوان لڑتے رہتے ہیں' شہید ہوتے رہتے ہیں' وعدہ کرو
کہ عباسؑ کے ہاتھ سے گرتے ہوئے علم کو ایسے لو گی کہ زہراؑ کی
بیٹیوں کو احساس تک نہ ہو کہ عباسؑ مارا گیا' ہم بے آسرا ہو
گئے۔'' (یہ وفا ہے ام البنینؑ کی!)

وصیت کر کے واپس آئی...... حسینؑ کے سپرد کیا...... چلے گئے...... (قبلہ! تقریر ختم...... آخری دو لفظ پڑھتا ہوں!) جب رہا ہو کر بی بی زینبؑ مدینے میں آئی' (یاد کرو گے محسن نقوی کا انداز مصائب پڑھنے کا!) قبلہ! جب مدینے واپس آئی...... گئے تھے ۵۳ محمل...... واپس آئے تین! آٹھ محرم ہے آج تو مصائب پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں' آج تو خواہ مخواہ رونا آتا ہے۔ سادات کے بچوں پر پانی بند ہے' آج تو کوئی ویسے بھی پڑھے یا نہ پڑھے۔ ہائے غازیؑ...... ہائے غازیؑ)

بشیر ابن جذلم مہاری نے منادی کی:

''مدینے والو مدینے کے سردار اجڑ کر آ گئے۔''

یہ منادی کس نے سنی...... عباسؑ کا گیارہ سال کا بیٹا ہے عبیدؑ! عباسؑ فضل کو ساتھ لے گیا تھا' عبیدؑ کو چھوڑ گیا تھا مدینے میں اپنی ماں ام البنینؑ کی خدمت کیلئے!

عبید بن عباسؑ نے سنا...... منادی سنی...... دوڑ کے آیا:

''دادی!''

ام البنینؑ :

''جی بیٹے!''

''مبارک ہو...... منادی والا منادی کر رہا ہے' مدینے کے سردار واپس آ گئے' اللہ کرے گا بابا بھی آیا ہو گا' اللہ کرے میرا بھائی فضلؑ بھی آیا ہو گا' اللہ کرے اکبرؑ بھی آیا ہو گا' اللہ کرے قاسمؑ بھی آیا ہو گا۔'' (روؤ...... لیکن شرم کر کے نہ رو!)

جلدی جلدی اٹھی' اپنی چادر سے مسند صاف کرنے لگی...... ہو سکتا ہے زینبؑ سب سے پہلے یہیں بیٹھے......

''جانا ذرا منادی والے کو بلا کر لے آ!''

عباسؑ کا بیٹا گیا:

''منادی والے! میرے ساتھ آ...... میری دادی بلا رہی ہے۔''

لے آیا' دروازے کے قریب کھڑا ہے۔

''واپس آ گئے مدینے والے؟''

روکر کہتا ہے:

''سارے نہیں۔''

''میرے حسینؑ کا کیا حال ہے..... میرے حسینؑ کا کیا حال ہے؟''

بشیرؓ کہتا ہے:

''تو حسینؑ کی کیا لگتی ہے؟''

گیارہ سال کا عبیدؓ آگے بڑھا.....آواز آئی:

''ادب سے بات کر یہ میری دادی ام البنینؑ ہے' میرے بابا عباسؑ کی ماں!''

عباسؑ کی ماں کا نام آیا..... بشیر بن جذلم نے اپنا عمامہ اتارا..... مدینے کی مٹی بالوں میں ملائی' ماتم کر کے کہتا ہے:

''عباسؑ کی ماں! پرسا لے' تیرا عباسؑ مارا گیا۔''

جب کہا' نا..... تیرا عباسؑ مارا گیا' بی بی کہتی ہے:

''نہیں' نہیں.....''

بی بیؑ کہتی ہے:

''میرے عباسؑ کو چھوڑ..... حسینؑ کا کیا حال ہے؟''

(ہائے' ہائے' ہائے)

آواز آئی:

''عباسؑ کو چھوڑ..... یہ بتا حسینؑ کا کیا حال ہے۔''

آواز آئی:

''حسینؑ مارا گیا۔''

ام البنینؑ کہتی ہے:

''پہلے عباسؑ مارا گیا کہ حسینؑ ؟''

بشیر کہتا ہے:

''پہلے عباسؑ مارا گیا۔''

بی بیؑ کھڑی ہوتی ہے...... آواز آئی:

''منادی والے یہ بتا جنگ کتنے دن رہی؟ عباسؑ سے لڑنے والے کتنے تھے......؟''

بشیر کہتا ہے:

''بی بی دو لاکھ......''

دو لاکھ کا نام آیا' عباسؑ کی ماں کے تیور تبدیل ہوئے' آواز آئی:

''مجھے اپنے دودھ کی تاثیر پر ناز ہے' دو لاکھ سے میرا عباسؑ نہیں مرتا۔''

(پتہ نہیں سن رہے ہو کہ نہیں سن رہے ہو مصائب' اللہ جانے کس انداز میں مصائب سنتے ہو بھئی...... اس سے آگے تو پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں!)

آواز آئی:

''مجھے اپنے دودھ کی تاثیر پر ناز ہے' دو لاکھ سے میرا عباسؑ نہیں مرتا۔''

روکے کہتا ہے:

''آقا زادیؑ! تیرے عباسؑ نے جنگ نہیں کی۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''کیوں......؟''

آواز آئی:

''اسے اجازت نہیں ملی۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''کس نے نہیں دی؟''

آواز آئی:

''حسینؑ نے......''

بی بیؑ کہتی ہے:

''اچھا ہوا' اجازت نہیں دی...... کیا کرنے گیا؟''

آواز آئی:

''پانی لینے گیا تھا۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''پانی لایا یا نہیں۔''

آواز آئی:

''نا...... بی بیؑ مشکیزہ اس کے بازو میں تھا' لیکن بازو کٹ گیا۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''بازو کٹ گیا' دوسرے بازو میں لے لیتا؟''

آواز آئی:

''دوسرے بازو میں لیا...... وہ بھی بازو کٹ گیا۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''بازو چھوڑ...... یہ بتا مشک پہنچی یا نہیں؟''

بی بیؑ کہتی:

''یہ بتا...... مشکیزہ پہنچا کہ نہیں؟''

آواز آئی:

''نہیں پہنچا......''

بی بیؑ کہتی ہے:

''کیوں......؟''

آواز آئی:

''عباسؑ نے منہ میں مشکیزہ لیا تھا...... چار سو تیراندازوں کے تیر مشک میں پیوست ہوئے' پانی بہہ گیا۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''زخم عباسؑ کے سینے پر تھے۔(ہائے ام البنینؑ) یا پشت پر؟''

آواز آئی:

''سینے پر تھے۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''یہ بتا! بازو کٹ گئے...... مشکیزہ بہہ گیا' عباسؑ خیمے میں آیا یا
نہیں......''

''نہیں بی بیؑ !''

کہا......

''کیوں؟''

کہا:

''طفیل بن حکیم نے برج مارا تیرے عباسؑ کے سر پر' دوڑتے
ہوئے گھوڑے سے تیرا عباسؑ گر پڑا۔''

اس وقت ام البنینؑ اٹھی' اٹھ کر اپنی چادر اتاری...... آواز آئی:

''اتنا بتا! بازو تو کٹ گئے تھے' گھوڑے سے گرا ہے...... زمین تک
کیسے آیا؟'' (اللہ جانے سن رہے ہو یا نہیں سن رہے!)

یہ بتاؤ زمین پر کیسے آیا...... آواز آئی:

''آقازادیؑ ...... دوڑتے ہوئے گھوڑے سے!''۔

(شاباش......شاباش' شاباش!)

جب منادی والے نے بتایا کہ بغیر بازو کے زمین پر آیا' اس وقت ام البنینؑ نے اپنی چادر زمین پر پھینکی' مٹی اٹھا کر بالوں میں ملائی' رو کر...... ماتم کر کے عباسؑ کی ماں کہتی ہے:

''اب یقین آ گیا' حسینؑ بھی مارا گیا' زینبؑ بھی قید ہو گئی' میرا
عباسؑ جو مارا گیا۔'' (شاباش' شاباش' شاباش!)

(معراج پر پہنچی ہے مجلس! اب اجازت دو میں آخری لفظ پڑھوں ''علم'' برآمد کراؤں!) سات محرم صبح پانی بند ہوا (رو میری ماں حوصلے سے رو...... گرمی زیادہ ہے' میں سنبھل کر پڑھتا ہوں' کوئی مومن مر نہ جائے۔ کون سن سکتا ہے' عباسؑ کی وفا...... میں شہادت نہیں پڑھ سکتا!)

امام علی شاہ کاظمی کہتے ہیں خوب پڑھو...... عباسؑ کی پوری شہادت پڑھو...... شاہ صاحب آپ ضعیف آدمی ہیں' اب اگر میں شہادت کا ایک لفظ سنا دوں کہ جیسے جیسے عباسؑ گھوڑے سے گرتا آیا' ویسے ویسے حسینؑ کرسی سے اٹھتا آیا' (بس زیادہ سے زیادہ دو منٹ یا تین منٹ پڑھتا ہوں' اس سے زیادہ نہیں سن سکتے تم!) اکبرؑ چلا گیا' قاسمؑ چلا گیا' عونؑ و محمدؑ چلے گئے...... سارے چلے گئے۔ اس وقت عباسؑ آیا' تھکے تھکے قدموں سے...... سر رکھا حسینؑ کے قدموں میں...... آواز آئی:

''مولاؑ! اب تو اجازت دے دے......''

(نہیں سن سکتے' میرے سر پر قرآن رکھ دو' اگر تو دو منٹ سن جائے۔ میں تیرے تیور دیکھ رہا ہوں' غازیؑ کی قسم! تم نہیں سن سکتے' اس لئے کہ نام کے شیعہ ہو!)

عباسؑ کہتا ہے:

''مولاؑ! اجازت دے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''عباسؑ! تو میری فوج کا سالار ہے' جس فوج کا سالار مارا جائے اس کے پاس کیا رہ جاتا ہے؟''

جب حسینؑ نے کہا' تو میری فوج کا سالار ہے۔ ام البنینؑ کے بیٹے کا سر

زمین پر لگا' رو کر کہتا ہے:

''مولاؑ! جس فوج کا میں سالار ہوں...... وہ فوج کہاں ہے......؟'' (کیوں شرم کر کے روتے ہو!)

وہ فوج کہاں ہے؟...... آواز آئی:

''ماری گئی۔''

''اب تو اجازت دے۔''

''عباسؑ! اندر جا خیمے میں...... پردہ داروں سے پوچھ...... تجھے موت کی اجازت کون دے گا۔''

عباسؑ اپنے خیمے میں آیا' جناب لبابہؑ خاتون (عباسؑ کی زوجہ) سامان سفر تیار کر رہی ہے۔عباسؑ کہتا ہے:

''کیا کر رہی ہو؟''

آواز آئی:

''تو جان...... جنگ جانے...... میں نجف جا رہی ہوں۔''

''کیوں......؟''

آواز آئی:

''چودہ دفعہ حسینؑ کی معصومہ بیٹی سکینہؑ خالی کاسہ لئے میرے خیمے سے ہو کر گئی ہے' آخری دفعہ کہتی تھی...... چاچا سے کہنا' مجھے اپنے لئے پانی نہیں چاہئے میرا اصغرؑ مر جائے گا۔''

اس وقت عباسؑ نے خیمے کی دہلیز پکڑی' آواز آئی:

واعظ بساہ

''میں کیا کروں حسینؑ اجازت نہیں دیتا۔''

اجازت کا نام آیا' حسینؑ اور زینبؑ سامنے آئے...... بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''لے اجازت! سکینہؑ میرے پاس بھی آئی تھی۔''

سکینہؑ دوڑ کر آئی:

''پھوپھی! اگر ضمانت ہے تو بابا سے کہہ اجازت دے۔''

عباسؑ چوبیس گھنٹے ہمیشہ جنگ کے لباس میں رہتا تھا۔ (عباسؑ کی شہادت میں پڑھوں...... میں مر جاؤں تو تم کرتا آ ماتم...... میری لاش ساتھ ساتھ جائے' میں بھی کہوں میں بھی عباسؑ کا ماتمی ہوں۔ ہاں قبلہ! کیا کریں گے زندہ رہ کے! عباسؑ مارا گیا' ہم زندہ ہیں' میری اولاد قربان ہو جائے!)

حسینؑ کہتے ہیں:

''سکینہؑ! چاچا کو بھیج رہی ہے۔''

''ہاں بابا! روکنا نہیں' میرا چاچا جنگ کرنے نہیں جا رہا......''

حسینؑ کہتے ہیں:

''کیا کرنے جا رہا ہے؟''

''صرف اصغرؑ کے لئے پانی لینے جا رہا ہے۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''تو ضامن......صرف پانی لینے جا رہا ہے۔''

عباسؑ کہتا ہے:

''مولاؑ ! اس کی ضمانت نہ لے' میں تیری شہزادی کہ سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں' زہراؑ کے لعل میں لڑوں گا نہیں' اس معصوم کے لئے پانی لینے جا رہا ہوں۔''

(اب سن میرے لفظ...... برداشت کر سکتا ہے تو کر...... میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی برداشت نہیں کرے گا!)

حسینؑ کہتا ہے:

''اگر لڑنا نہیں ہے تو خود اتار......''

عباسؑ نے خود اتارا' شبیرؑ کے قدموں میں رکھا۔ حسینؑ کہتا ہے:

''صرف پانی لینے جا رہا ہے' زرہ اتار......''

عباسؑ نے زرہ اتاری۔ حسینؑ کہتا ہے:

''پانی لینے جا رہا ہے' تلوار مجھے دے۔''

تلوار کا نام آیا' عباسؑ نے کانپتے ہاتھوں سے تلوار دی۔ بی بی زینبؑ چلی گئی...... حسینؑ کہتا ہے:

''کہاں جا رہی ہے......؟''

زینبؑ کہتی ہے:

''میں یہ سب دیکھ نہ سکوں گی۔ حسینؑ عباسؑ کو ایسے جاتے ہوئے دیکھ نہ سکوں۔''

۸۸ مستورات...... ۱۲۲ بچے سادات کے! عباسؑ کے گرد کھڑے ہیں۔

عباسؑ کہتا ہے:

''میری سواری کہاں ہے؟''

عباسؑ کی سواری آئی' عباسؑ نے گھوڑے کو دیکھا' پھر آسمان کی طرف دیکھ کر کہا:

واغربتاہ

تین دفعہ عباسؑ نے کہا:

''ہائے او میری غربت......''

حسینؑ کہتے ہیں:

''عباسؑ کیا ہوا......؟''

آواز آئی:

''مولاؑ! انصاف تو کر' اٹھارہ جوانان بنی ہاشم میرے شاگرد ہیں۔ میں جب پہلے سوار ہوتا تھا' عونؑ و محمدؑ گھوڑے کی باگیں پکڑتے تھے' دائیں رکاب میں اکبرؑ کا ہاتھ' بائیں رکاب میں قاسمؑ کا ہاتھ! آج کوئی بھی نہیں۔''

عباسؑ کا یہ کہنا تھا کہ ایک مستور کا ہاتھ عباسؑ کے گھوڑے کی رکاب میں آیا۔ آواز آئی:

''سوار ہو...... میرے اکبرؑ کے استاد...... میں اکبرؑ کی ماں لیلیٰؑ ہوں۔''

(سلامت رہو...... سلامت رہو! یہ عباسؑ کا ماتم ہو رہا ہے' عباسؑ کا صدقہ آج کی رات میرے مولاؑ قبول کر ہمارا پرسا!)

بائیں رکاب میں ہاتھ آیا:

''سوار ہو...... میرے قاسمؑ کے استاد! میں ام فروہؑ ہوں۔''

عباسؑ سوار ہوا' (اللہ جانے آپ سمجھ سکو یا نہ سمجھ سکو!) عباسؑ کا گھوڑا غازیؑ کا گھوڑا نہیں' عباسؑ کا جنازہ ہے' جو خیمہ گاہ میں پھر رہا ہے۔ کوئی مستور رَ چومتی ہے' کوئی کہتی ہے:

واغربتاہ

کوئی کہتی ہے:

واحجابا

''ہائے میری چادر! ہائے او میری چادر!''

عباسؑ تیار ہوا۔ حمید ابن مسلم کہتا ہے' یہ پہلا نوجوان ہے جو نو دفعہ آیا...... نو دفعہ واپس خیمے میں گیا۔ حسینؑ کہتے ہیں:

''عباسؑ کوئی مستور مر جائے گی۔''

عباسؑ خیمے میں جاتا تھا...... پھر باہر آتا تھا۔ جب دسویں دفعہ باہر عباسؑ جانے لگا میدان کی طرف...... عباسؑ نے مڑ کر دیکھا' میرے آقا حسینؑ عمامے کے پیچ گردن میں' پاؤں میں نعلین نہیں' دوڑتا آتا ہے۔ حسینؑ کہتا ہے:

''دیکھو! یہ بھی میرا بھائی ہے' وہ میرا بیٹا ہے' یہ بھی میرا بھائی ہے۔''

عباسؑ چلا گیا...... عباسؑ چلا گیا...... ساڑھے تین سال کی سکینہؑ کہتی ہے:

''بابا! مجھے اٹھا' میں دیکھوں۔''

حسینؑ نے سکینہؑ کو اٹھایا' اپنی چھوٹی چھوٹی بانہیں بابا کی گردن میں ڈال

ئی ہے:

''بابا! میرا چاچا آ جائے گا' میرا اصغرؑ پانی پی لے گا......!''

ین کہتا ہے:

''سکینہؑ! نہ خود رو' نہ مجھے رلا......!''

از آئی:

''بابا! تجھے تیری غربت کی قسم! مجھے صرف ایک دفعہ بتا دے' میرا چاچا واپس آ جائے گا؟ میرا اصغرؑ پانی پی لے گا؟''

جب چوتھی دفعہ سکینہؑ نے کہا' حسینؑ نے سکینہؑ کو اتارا' کربلا کی ریت کینہؑ کے بالوں میں ڈالی......آواز آئی:

''سکینہؑ! اگر ضد کرتی ہے تو سن' پھر سن...... واپس میرا بھی کوئی نہیں آیا' بچتا تیرا بھی نہیں......!(ہائے' ہائے' ہائے) واپس میرا بھی نہیں آتا' بچتا تیرا بھی نہیں' میرا بھی مارا جائے گا...... تیرا بھی مارا جائے گا۔''(حوصلہ' حوصلہ میرے نوجوانو!)

باسؑ گیا' مشکیزہ بھرا' دوش پر رکھا' گھوڑے پر سوار ہوا۔ کہتا ہے:

''سکینہؑ پانی مل گیا...... میں آ رہا ہوں۔''

(ہائے عباسؑ' ہائے سکینہؑ) سکینہؑ پانی مل گیا' میں آ رہا ہوں......عباسؑ پانی لے کر چلا' ایک ظالم نے وار کیا' عباسؑ کا بایاں بازو کٹ گیا۔ آواز آئی:

''اصغرؑ کا صدقہ......''

عباسؑ نے مشکیزہ دائیں بازو میں ڈالا...... ایک ظالم نے دائیں بازو پر تلوار

ماری' مشکیزہ گرنے لگا' عباسؑ نے مشکیزہ منہ میں لیا۔ آواز آئی:

''سکینہؑ کی خیرات......''

عباسؑ خیموں کی طرف...... چلا...... تیز رفتار گھوڑا' خیموں کی طرف جا رہا ہے...... عباسؑ کے سر میں گرز لگا' تین سو تیر مشکیزہ میں پیوست ہو گئے۔ عباسؑ مشکیزہ کو دیکھا...... آسمان کی طرف دیکھا اور کہا:

''بارالہا! میں مرجاؤں' مشکیزہ پڑا رہے' حسینؑ میری لاش پر آئے مشکیزہ لے جائے' سکینہؑ کے لئے پانی لے جائے۔''

مشکیزہ چھد گیا' دوڑتے ہوئے گھوڑے سے عباسؑ گرا' (بھائی دوڑ ہوئے گھوڑے سے اگر سوار گرے ...... رو یا نہ رو صرف اتنا بتا دے کہ وہ کس سہارے گرتا ہے؟ بازوؤں کے سہارے...... گرتے وقت دونوں ہاتھ اپنے چہرے رکھتا ہے!) عباسؑ کے دونوں بازو نہیں ہیں' گھوڑا دوڑ رہا ہے' عباسؑ دوڑتے ہو گھوڑے سے گرا۔ آواز آئی:

''مولا حسینؑ جلدی آ...... مولا حسینؑ جلدی آ...... مولا حسینؑ جلدی آ......''

پھر کوئی آواز نہ آئی۔ (بس آخری لفظ' میں علم برآمد کراتا ہوں' وہاں پہنچ تمہیں عباسؑ کا واسطہ اٹھنا نہیں!) حسینؑ آئے عباسؑ کی لاش پر...... آواز آئی:

''عباسؑ بھائی میں آ گیا ہوں۔'' (جیسے آیا' نہیں بتاتا!)

عباسؑ بھائی میں آ گیا ہوں' عباسؑ کے ہاتھ تو ہیں نہیں' عباسؑ نے تین سر زمین پر مارا۔ آواز آئی:

السلام علیک ایھا الغریب

''غریب حسینؑ میرا سلام!''

حسینؑ نے عباسؑ کا سر زانو پہ لیا' عباسؑ کی آنکھوں میں تیر ہیں۔

ن ؑ کہتا ہے:

''عباسؑ ! دیکھ میری طرف۔''

ز آئی:

''آقاؑ ! میری آنکھوں میں تیر ہیں۔''

حسینؑ نے ایک ایک کر کے تیر نکالے' عباسؑ نے آنکھیں پھر بھی نہ

لیں۔ آواز آئی:

''عباسؑ ! آنکھ کھول...... میں حسینؑ ہوں' میں آ گیا ہوں......''

از آئی:

''مولاؑ ...... آنکھیں بعد میں کھولوں گا' پہلے یہ بتا سکینہؑ تو ساتھ نہیں آئی...... مولاؑ میں تیری بیٹی سے شرمندہ ہوں' اگر سکینہؑ نے پوچھ لیا' چاچا عباسؑ پانی کہاں ہے؟ مولاؑ ! میں کیا جواب دوں گا؟''

از آئی:

''عباسؑ ...... میرے بھائی...... آخری وقت ہے' ایک خواہش ہے میرے دل میں' تو نے ساری زندگی خود کو میرا غلام کہلوایا ہے' آج میں حسینؑ ...... ہاتھ جوڑ کر سوال کرتا ہوں' مجھے ایک دفعہ بھائی

کہہ......!''

آواز آئی:

''مولا حسینؑ ! میں نے اپنی ماں ام البنینؑ سے وعدہ کیا تھا کہ میں
تیرا غلام بن کے رہوں گا۔''

حسینؑ کہتا ہے:

''عباسؑ ...... تجھے میری غربت کا واسطہ! مجھے بھائی کہہ!''

آواز آئی:

''مولاؑ ! میری ماں ناراض ہو گی' میں نے ماں سے وعدہ کیا ہے
مولاؑ میرا عہد نہ توڑ......''

جب کئی بار ماں کا نام آیا' عباسؑ کے سرہانے' عباسؑ کے سر کی طرف سے ایک مستور کی چیخ سنائی دی۔ آواز آئی:

''عباسؑ تو ام البنینؑ کا نہیں' تو مجھ زہراؑ کا بیٹا ہے۔ میں
زہراؑ تیری ماں آ گئی' عباسؑ حسینؑ کو بھائی کہہ!''

عباسؑ نے تین مرتبہ کہا:

''ہائے او میرا غریب بھائی' ہائے او میرا غریب بھائی...... ہائے او
میرا غریب بھائی!''

حسینؑ نے علم اٹھایا' خالی مشکیزہ لیا' خیمے کی طرف چلے۔ علم کو دیکھا' مشکیزہ کو دیکھا' سکینہؑ آگے بڑھی:

''باباؑ ...... چاچا عباسؑ آ گئے...... پانی آ گیا...... چاچا عباسؑ آ

گئے......" (ہائے ہائے ہائے!)

"آیا ہے علم اور علمدارؑ نہ آیا"

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

رک گیا روداد اوصاف جلی کہتے ہیں

کیوں جھجکتا ہے ولی کو کو تو ولی کہتے ہیں

جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر

موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علی کہتے ہوئے

(افسر عباس)

مجلس ہشتم

کمال وحدت ہے نام اس کا!

صلواۃ!...... یہ درس سمجھ کر نہیں، فرض سمجھ کر صلواۃ......

اللھم صلی علی محمدً و آلِ محمدً

اپنی تمام حاجتوں کو مدنظر رکھ کر اور آلِ محمدؐ کو وسیلہ بنا کر...... بلند آواز میں صلواۃ پڑھیں......!

آپ میں کوئی تھکا ہوا ہو بے شک باہر چلا جائے، مجھے ناراض ہونا نہیں آتا۔ (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) لیکن اتنی گزارش ہے کہ میں جتنی دیر آپ کے تاج محل کے کانوں کو دستک دے رہا ہوں، میں محسوس کر رہا ہوں، ڈاکٹر صاحب بھی پڑھ رہے تھے، ان سے پہلے میں کافی دیر سے آیا ہوا ہوں، پڑھتا جاؤں گا، اگر لطف آئے تو ضرور...... بس اتنی گزارش ہے کہ آلِ محمدؐ کی مودت میں لطف آتا جائے، میرے ساتھ بولتا جائے...... اور یہ دور جس دور میں ہم سانس لے رہے ہیں، اس دور میں شیعوں کو ضرورت ہے اونچا بولنے کی! ہم اونچا نہیں بولیں گے، اگلے سمجھیں گے یہ مردہ قوم ہے، سمجھ گئے نا...... سمجھ گئے نا! بات جو میں کر رہا ہوں، میرا خیال ہے ذہن میں آ گئی......

میں پہلا نکتہ آپ کی نظر کر کے سماعتوں کا اندازہ لگا لوں گا' پانچ منٹ سننا ہے یا پانچ گھنٹے سننا ہے! پانچ منٹ سے مراد ہے کہ مجلس پانچ منٹ بھی پڑھی جا سکتی ہے' مجلس کے پانچ گھنٹے کا احساس ہو میرے بادشاہ! شکیل صاحب ہیں' عرفان بھائی ہیں' ہم سارے ایک ہی طرح کے...... ہم سارے ایک ہی طرح...... ایک دوسرے سے ملنے جاتے ہیں' میں ان کا ٹائم نہیں لینا چاہتا ہوں اور نہ میں اپنا ٹائم انہیں دینا چاہتا ہوں' یہ بات ذہن میں رکھ لیں...... اسٹیج سیکرٹری صاحب سارا دن یہاں بیٹھے رہے...... اگر پہلا لفظ پسند آئے تو بولنا...... اتنا کہ مجھے لطف آ جائے' پسند نہ آیا تو بے شک نہ بولیں۔

ساری کائنات میں پہلا لفظ ہے بھئی...... (پوری توجہ!) حضور ساری کائنات میں جو انسان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوںؑ کے قرضے' (ذرا سمجھ کر...... سمجھ میں آئے تو بولنا ہے...... اگر سمجھ میں نہ آئے تو میری قسمت!) ساری کائنات میں...... جو انسان...... جو انسان...... جو انسان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوںؑ کے مشترکہ قرضے...... مشترکہ قرضے' ایک مختصر ترین سجدے کی مہلت میں ادا کر کے' اپنی باقی عبادت سے توحید کو اپنا مقروض بنا دے' اسے حسینؑ کہتے ہیں۔ (اس پر اگر کوئی نہ بولے تو اس کی مرضی...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ ...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

جو انسان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوںؑ کے قرضے ایک مختصر ترین سجدے کی مہلت میں ادا کر کے اپنی باقی عبادت سے توحید کو اپنا ذاتی مقروض بنا دے' اسے حسینؑ کہتے ہیں...... نبوت بشریت انسانیت کو قیامت تک کے لئے اپنا ذاتی مقروض بنا دے' اسے حسینؑ کہتے ہیں...... جو انسان ہر دور کے یزید سے ٹکرا کر اکیلا اسے

ملیامیٹ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوُا اسے حسینؑ کہتے ہیں۔(میرے ساتھ ساتھ...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ) بنی امیہ کے حرام دودھ پر پلنے والے کیا جانیں کہ حسینؑ کون ہے......؟ (اگر علیؑ ذہنوں میں ہے تو نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ ! سارے مل کر...... سارے مل کر نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......حسینیت' زندہ باد......حسینیت' زندہ باد...... یزیدیت' مردہ باد......محسن نقوی' زندہ باد!)

تل تل کر تمہارے خلاف ہیں......کل تک مجھے کافر کہتے تھے' میں خوش تھا' مجھے کافر کہہ رہے ہیں۔ میں خوش ہوتا تھا کہ چلو ۱۴ سو سال بعد یہی تاریخ کی سپریم کورٹ نے مجھے فیصلہ تو دیا' مجھے ۱۴ سو سال بعد معلوم تو ہوا' ۱۴ سو سال بعد ہی بھید تو کھلا...... ۱۴ سال بعد ہی اصل چہرہ تو سامنے آیا' ۱۴ سو سال بعد ہی پتہ چلا کہ ۱۴ سو سال پہلے ...... ۱۴ سو سال پہلے...... ۱۴ سو سال پہلے...... جن کے باپ اور دادا نے علیؑ کے باپ کو کافر کہا تھا' ان کی ناجائز اولاد آج ہمیں کافر کہہ رہی ہے۔(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) خوش ہو جاؤ' میں خوش ہوتا تھا قبلہ! لیکن علیؑ کی عزت کی قسم! اب مجھ سے معاملہ بڑھ گیا ہے...... تجھ سے معاملہ بڑھ گیا ہے اب ''سگ دہن دریدہ'' ایک لفظ میں نے کہہ دیا ہے' اس کا ترجمہ کسی سے پوچھ لینا' ''سگ دہن دریدہ'' اب ہمارے آئمہ اطہارؑ کی طرف رخ کر رہے ہیں اور اب بھی شیعو! ہم چپ رہیں تو پھر اس سے بہتر ہے کہ مر جائیں اور بیماری سے مرنا...... دشمن کی گولی سے بھی مرنا! بیماری سے مرنے کو پوچھتا کوئی نہیں' یہ موت اچھی ہے یا وہ موت اچھی ہے؟ ادھر یزید کے لشکر کے بچے ہوئے کسی حرام زادے کی گولی ہمارے سینے کے پار...... آنکھیں بند ہوں...... ادھر زہراؑ کہے ''بسم اللہ''!(باآواز بلند...... امام حسینؑ کے نام بلند آواز میں

صلواۃ!)

زندگی...... میرے عزیزو! کچھ پتہ نہیں کب ختم ہونی ہے' کوئی معلوم نہیں......
کچھ معلوم نہیں...... ہر نماز کے بعد ہم زیارت پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں:

یا لیتنا کن معکم فافوز فوزا عظیما

''میں ہوتا' کاش میں ہوتا' آپؑ کے ساتھ شہید ہو کر قربان ہو
جاتا...... شہید ہو کر رتبہ پا جاتا۔''

آج کوئی مختلف دور ہے' حسینؑ وہی ہے' یزید بدلتا ہے۔(آہا' آہا' آہا......
ذرا جاگ کے آؤ' ذرا جاگ کے آؤ...... علیؑ کا واسطہ جاگو...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)
حسینؑ وہی ہے قبلہ! یزید کا روپ بدلتا ہے' کل معاویہ کے بیٹے کا نام یزید تھا...... آج
نامعلوم...... نامعلوم...... شجرہ نسب رکھنے والے...... شناختی کارڈ کے ولدیت کے خانے
کو جان بوجھ کر خالی رکھنے والے...... آج وہ یزید ہیں...... حسینؑ کا واسطہ مجھے گولی لگ
جائے...... مجھے قتل کر دے کوئی! حسینؑ جانتا ہے' کچھ نہیں پتہ اگلے لمحے کا! لیکن اس
مجلس کو آخری مجلس سمجھ کر ایک پیغام دے رہا ہوں تمہیں...... جو ذاکر بھی آئے' اس
سے کہا کرو ایک منٹ نہیں' دو منٹ نہیں' پانچ منٹ نہیں...... اپنی قوم کو جگائے......
حسینؑ جاگتا ہے۔ اتنے ہزاروں کا مجمع میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے' اگر میں ایک رباعی
پڑھوں' آپ آسمانوں پر چلے جائیں گے۔ دو لفظ مصائب کے پڑھوں گا' آپ رو
پڑیں گے' میرا فرض پورا نہیں ہوگا' کیونکہ مجھ پر یہ فرض عائد ہے کہ میں تمہیں بتاؤں کہ
اس دور میں "Crtifay" مون سون ہواؤں میں پلنے والے گندے کیڑے اس دور
میں گندے کیڑے...... کوئی کسی نام سے کوئی کسی نام سے...... یزید بنے ہوئے ہیں'

اب بھی ہم چپ رہیں تو پھر اس سے بہتر تو مر جانا بہتر ہے۔ ادھر یزید کے لشکر کے بچے ہوئے کسی حرام زادے کی گولی ہمارے سینے سے پار ہو...... اور زہراؑ کہے ''بسم اللہ''...... یہ موت ہے اس موت کو چاہتے ہیں ہم...... (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)۔

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل

نہ مجھے رباعی پڑھنی آتی ہے اور نہ میں پڑھتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ رباعی تیری سمجھ میں آ جائے۔ تمہاری طرف سے کہہ رہا ہوں' ان کو کہہ رہا ہوں' جن کو تم کہنا چاہتے ہو اور کہہ نہیں پاتے اور تمہاری طرف سے کہہ رہا ہوں۔

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل

نہیں سمجھ میں آئی بات...... کیا میری رباعی کا مصرعہ نیچے رہ گیا' آپ عرش پر چلے گئے؟......

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی

آخری آدمی تک دیکھتا ہوں کہ کون سمجھتا ہے۔

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے نہ مسجد میں' نہ مسجد کی صفوں میں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

(نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

مہربانی جناب......! آہستہ آہستہ کہتے ہو...... ایسا لگتا ہے' اگلے ''ماشاء اللہ''

کہہ رہے ہیں اور پچھلے ''اناللہ'' کہہ رہے ہیں۔(سارے مل کر نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

توحید کی چاہت ہے تو پھر کرب و بلا چل
ورنہ یہ کلی کھل کے کھلی ہے نہ کھلے گی
توحید ہے نہ مسجد میں' نہ مسجد کی صفوں
توحید تو شبیرؑ کے سجدے میں ملے گی

☆

انگشتری ہے دین کی نگینہ حسینؑ کا
شکر ہے یاحسینؑ ......شکر ہے میرے مولاؑ ...... بول پڑا مجمع!
انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
بولو' بولو میرے ساتھ......
سورج پہ سورج' چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

(نعرۂ حیدری)

جتنی بھی آواز حسینؑ نے دی ہے' ایک دفعہ نعرۂ حیدری...... چیخ چیخ کر مر گیا مولوی...... حسینؑ نے قرض دیا ہے' اللہ جنت دے گا۔ مولوی چیخ چیخ کر مر گیا حسینؑ نے قرض دیا...... اللہ جنت دے گا۔ کیا ہے تیری جنت میرے حسینؑ کے مقابلے میں! (یار کہاں بیٹھے ہو...... کہاں بیٹھے ہو؟ خدا کیلئے......) اور حسینؑ کو بھی قرض کے بدلے جنت ملے۔ نہیں' نہیں! محسن نقوی کا عقیدہ اور ہے۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
(کوئی تو جاگے، کوئی تو جاگے!)
مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں

وہ کہتے ہیں نا کہ جنت ملے گی، میں کہتا ہوں قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں!

جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

اب تو نعرۂ میرا حق بنتا ہے۔(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

یہی پڑھوں رباعی کہ دوسری پڑھوں؟ مشکل ہے تو دوسری پڑھ دیتا ہوں، اگر نہیں تو پھر (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ) یہی ربعی پڑھ دیتا ہوں۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں
جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش......................................

جو حسینؑ والے ہو تو دیکھو میری طرف......! قبلہ! میں بتاتا ہوں...... جنت ہے کیا...... جنت ہے کیا......؟

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی

(او ذرا تو جاگو یار!)

بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی

کبھی بہلولؒ نے بیچی کبھی حُرؓ نے خریدی

خداوند تیری جنت بڑی سستی نظر آئی

اب تو کہہ دو نا...... اب تو کہہ دو نا...... مہربانی سر...... نعرۂ حیدری...... آخری آدمی تک جن کی رگوں میں علیؑ کا درد ہے' دونوں ہاتھ بلند کر کے...... نعرۂ حیدری!۔

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے

ذرا جاگو' جاگو...... رات کے اس وقت صبح کہ اس وقت میں علیؑ کا واسطہ دوں تو وہ بھی نہیں ٹھکراتا' تم میں سے ہر مومن کو کہتا ہوں' علیؑ کا واسطہ جاگ کے سننا' دور تک آواز جائے' علیؑ والے موجود ہیں۔

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے

تجھ کو حسینیت سے حد پہ غرور ہے

مولاؑ تیرے نام کا یہ نعرہ بلند کر رہا ہوں۔ (نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)۔

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے

تجھ کو حسینیت سے حد پہ غرور ہے

ڈائریکٹ دشمن امام زمانہ سے کہہ رہا ہوں۔

دن رات تیری عقل میں تازہ فتور ہے
تجھ کو حسینیت سے حد پر غرور ہے

(نعرۂ حیدری' یا علیؑ ...... سلامت رہو' جیو!)

دیتا ہے سدا قاسمؑ شبیرؑ پہ فتوے
پھر اس پر شفاعت کا طلبگار بھی تو ہے
یہ راز تیرے حفظ حسد سے ہوا افشاں
شاید تیری شہ رگ میں امیہ کا لہو ہے

(نعرۂ حیدری)

ایک خواب ہے' کسی کتاب سے نہیں پڑھ رہا ہوں' کوئی حوالہ نہیں' خواب ہے...... خواب ہے' خواب دیکھنے پر پابندی کوئی نہیں۔

کل شب کو خواب میں اے میرے دور پرفتن

بہت دور سے آئے ہوئے نوجوان میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں' خیبر سے کراچی تک سب جانے پہچانے بیٹھے ہیں' انہیں سنا رہا ہوں۔ دوسرا مصرعہ سمجھ میں آ جائے تو بولنا ضرور!۔

کل شب کو خواب میں اے میرے دور پرفتن

دور پرفتن کا مطلب ہے' فتن کا مطلب ہے۔ فتنے...... فتنے کی جمع...... یعنی بہت فتنے! جس میں جمع ہوں' جیسے کوئی اپنے اپنے آپ کو سپاہ کا نام دے دے۔

کل شب کو خواب میں اے میرے دور پرفتن
دیکھی یزیدیت کے قبیلے کی اک دلہن

اب جاگ میرے ساتھ......اب جاگ میرے ساتھ!

آنکھوں میں سرخ کاجل کی ڈوریاں
ماتھا منافقت کی تپش شکن شکن
گردن میں طوق لعنت پروردگار تھا
پھڑ پھڑ جب آنکھ پھرکی حقارت کا بانکپن
ہونٹوں پہ، من میں بد کی شعور و یہود کی
پاؤں میں ڈالروں کی جھنا جھن جھنا جھن
چشمہ جبیں پہ آلِ محمدؐ کی دشمنی
سانسوں میں گرد را ہے لگی وسعت گھٹن
لگتی تھی دور سے ابوسفیان کی کنیز
سینچا گیا تھا شعلہ نمرود سے بدن
گزری جو پاس سے ابوجہل کی بہو
میں نے کہا یہ کون ہے بدکار بدچلن

(اب کوئی نہ جاگے تو میرا قصور نہیں......) میں نے کہا یہ کون ہے بدکار بدچلن! (مولا حسینؑ تیرے مومن تھکتے جارہے ہیں)۔

گزری جو پاس سے ابوجہل کی بہو
میں نے کہا یہ کون ہے بدکار بدچلن

(جاگو بھئی...... جاگو! اب کوئی نہ جاگے تو میرا قصور کوئی نہیں) میں نے کہا۔

میں نے کہا یہ کون ہے بدکار' بدچلن
آئی صدا کہ اس کے مقابل کرو جہاد

کیوں......؟

دیکھو یہ ہے سپاہ صحابہ کی انجمن

علم پر پنجہ بنا ہوتا ہے' آج تک کسی نے پنجے پر شعر نہیں کہا' آج محسن نقوی سناتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ شعر عام ہو۔

کوئی تو ہے جو ظلم کے حملوں سے دور ہے
کوئی تو ہے جو ضبط وفا کا غرور ہے
اب تک جو سرنگوں نہ ہوا پرچم حسینؑ
آپ پر کسی کے ہاتھ کا سایہ ضرور ہے

(جاگتے آؤ......سارے مل کر......سارے مل کر نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)۔

سینے میں جو عباسؑ کے قدموں کی دھمک ہے
ہیبت رخ گیتی کی سر عرش تلک ہے
یہ کہہ کر گزرتا ہے گرجتا ہوا بادل
بجلی میرے عباسؑ کے لہجے کی کڑک ہے

بڑے پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں اور کچھ میری طرح تھوڑے پڑھے ہوئے ہیں' جن کی سمجھ میں یہ رباعی آئے گی' بہت بلند آواز سے جواب دینا۔(نعرۂ حیدری......نعرۂ حیدری' یا علیؑ ......علیؑ علیؑ ......علیؑ علیؑ ......) سلامت رہو قبلہ!

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو

(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) اٹھ کر نعرہ لگاؤ تا کہ مجھے بھی پتہ چلے...... نعرہ کیا ہوتا ہے۔ وہ سارے مل کر نعرہ لگائیں۔ (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ) سارے مل کر...... آلِ محمدؐ آپ کی زندگی دراز کرے شان حسینؑ کی گلیوں میں نہیں...... اینٹ اینٹ پر لکھا ہونا چاہیے۔

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
جب بھی مقابلے میں صفیں ہوں یزید کی
عباسؑ کے علم کو سلامی دیا کرو

(آہا' آہا' آہا...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ ...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

اگر اجازت دیں سید تو...... ہاں جی! دوبارہ پڑھوں۔

عباسؑ کی وفا سے جسے بھی عناد ہو
اس کو خطاب کوفی و شامی دیا کرو
اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

(آہا' آہا' آہا!)

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم

(جس کا وعدہ ہے وہ بولے' جو نہیں بولے گا میں سمجھوں گا' اس کا وعدہ نہیں ہے!)

یہ دنیا کیا ہے محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے

(جس کے دل کی آواز ہے وہ بولے' جو نہ بول رہا ہوگا میں سمجھوں گا اس کے

دل کی آواز نہیں ہے' کوئی جبر نہیں......کوئی جبر نہیں!)

اٹل وعدہ ہے اپنا اے سخی عباسؑ کے پرچم
یہ دنیا کیا ہے' محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے
اگر شبیرؑ کے ماتم میں پابندی ہے جنت میں
تو پھر جنت میں بھی ہم جانے سے انکار کر دیں گے

(آہا' آہا' آہا......جن کی رگوں میں علیؑ بستا ہے......نعرۂ حیدری......یا علیؑ!)

.... اے سخی عباسؑ کے پرچم
یہ دنیا کیا ہے' محشر کو بھی ہم بیدار کر دیں گے
اگر شبیرؑ کے ماتم میں پابندی ہے جنت میں

بڑی جنت لئے پھرتا ہے! قبلہ! خواہ مخواہ جنت لئے پھرتا ہے' مجھے حسینؑ کی عظمت کی قسم! نہ ہم جنت چاہتے ہیں' نہ ہمیں دوزخ کا خوف ہے۔ قیامت کے دن اللہ یہ کہہ دے کہ یہ حسینؑ کے ہیں' پھر جہاں بھیج دیں وہی جنت ہے...... وہی جنت ہے۔

پھر رند جس در کو چھو لیں کوہ پیمانہ ہے
جس جگہ بیٹھ کر پی لیں وہی مے خانہ ہے

(نعرۂ حیدری......یا علیؑ)

قبلہ! ہمیں تو معلوم ہے' جنت کیا ہے...... دوزخ کیا ہے......محشر کیا ہے......کوثر کیا ہے۔

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
جنت میرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے

(نہیں، نہیں یوں نہیں! جس طرح مستانہ وار سن رہے ہو' اسی طرح سے سنو!)

کوثر علیؑ کے سجدہ وافر کی ہے زکوٰۃ
دوزخ بتولؑ پاکؑ کی رنجش کا نام ہے

ہمیں پتہ ہے کہ دوزخ کیا ہے...... جنت کیا ہے! سیدھی سی بات ہے قبلہ! عقیدے کی بات ہے' اگر شاعری سننا ہے تو پھر سنتے آؤ' عرض کروں قبلہ! اجازت ہے!

تحت الثریٰ ہے بغض علیؑ کی گھٹن کا روپ
جنت میرے حسینؑ کی بخشش کا نام ہے
کوثر علیؑ کے سجدۂ وافر کی ہے زکوٰۃ

دوزخ کیا ہے......؟

دوزخ بتولؑ پاک کی رنجش کا نام ہے

کمال ہے تو زہراؑ کے دروازے پر آگ لے کر آئے اور جنت میں جائے...... (جی، جی، جی!) مجھے علم کی عزت کی قسم! جب سے مسلمانوں کے دربار سے واپس آئی' باباؐ کی قبر پر بیٹھ کر کہتی ہے' بابا اتنی مصیبت ہوئی ہے' اتنی تکلیف دی ہے مسلمانوں نے...... میں زہراؑ تیری قسم کھا کر کہتی ہوں' دائیں ہاتھ سے تسبیح نہیں پڑھ سکتی...... جنت میں جائے!(جی، جی، جی!) مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! جب سے مسلمانوں کے دربار سے واپس آئی...... باباؐ کی قبر پر بیٹھ کر کہتی ہے...... باباؐ! اتنی

مصیبت' اتنی تکلیف دی ہے مسلمانوں نے' میں زہراؑ تیری قسم کھا کر کہتی ہوں کہ دائیں ہاتھ سے تسبیح نہیں پڑھ سکتی۔

بانی مجلس کا فرمان ہے' لیکن تو رو پڑا ہے' تجھے میں کیا مصائب سناؤں' جی بھر کے رو...... میں حج کر کے آیا ہوں۔ جی' پھر بتاؤں! (آئے' ہائے' ہائے) اچھا بابا اچھا......تو نے واسطہ دیا ہے' میں تیری حکم کی تعمیل کرتا ہوں' بانی مجلس نے بھی واسطہ دیا......

شاہ صاحب روتے ہم اس لئے ہیں...... بہت سے حاجی بیٹھے ہیں' جو نہیں گئے اللہ انہیں بھی حج نصیب کرے۔ میں ہو کے آیا ہوں' ہو کے آئے ہو قبلہ! جہاں میں ہو کر آیا ہوں (مجلس پڑھ رہا ہوں) یہ ہے ''جنت البقیع''، جہاں سے تم گلی مڑے ہو وہاں ہے مسجد نبویؐ...... فاصلہ دیکھ لو...... یہ زہراؑ کی قبر ہے قبلہ...... اتنے فاصلے پر مسجد ہے۔ لوگ کہتے ہیں شیعہ روتے کیوں ہیں......؟ حاجی جانتے ہیں اگر میں غلط پڑھوں' زہراؑ میری شفاعت نہ کرے۔ شام ہوتی ہے' نبیؐ کی مسجد کے ۳۰ ہزار بلب روشن ہوتے ہیں' زہراؑ کی قبر پر چراغ جلانے والا کوئی نہیں۔ (اب بھی نہ روئے...... نا......نا' ایسے نہ رو' شاہ صاحب!)

مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں نے زہراؑ کی قبر پر کھڑے ہو کے......عرب کی پولیس کے طمانچے کھا کر...... میں نے زہراؑ کی مجلس پڑھی ہے۔ جب وہ مجھے گھسیٹ رہے تھے قبلہ کہ یہاں مجلس نہ پڑھ...... میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا' جنگلہ ہے' جنگلے سے ٹکر مار کر پاکستان کی ایک سید زادی' جس کا سفید سر تھا' ٹکریں مار رہی ہے' اس کے سر سے خون جاری ہوا۔ رو کر کہتی ہے:

''زہراؑ اس سے بہتر تھا پاکستان آ کے مر جاتی' ہم اپنی بیٹیوں کا
زیور بیچ کر تیری قبر بنواتے۔'' (شرم کر کے نہ رو!)
اس سے بہتر تھا پاکستان آ کر مر جاتی' ہم اپنی بیٹیوں کے زیور بیچ کر تیری قبر
بنواتے...... میں شرطیہ کہتا ہوں کوئی سنی' شیعہ اس بات پر اپنے آنسو سنبھال کر رکھے۔
میری مائیں بیٹھی ہیں سفید سر والی مائیں...... میں ان کے سامنے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم
روؤ یا نہ روؤ...... تمہاری مرضی ہے' لیکن میرا ایمان ہے' اس وقت زہراؑ بھی مجلس میں
موجود ہے' آؤ اسے پرسا دیتے ہیں۔ شاہ صاحب! یہ سامنے جو دیوار ہے' اس میں جو
دروازہ ہے...... یہ دروازہ ہے بتولؑ کا دروازہ' جہاں میں کھڑا ہوں' یہاں منبر رسولؐ کا
اتنا فاصلہ ہے۔ آ کے بی بیؑ کھڑی ہوتی ہے' ۳ گھنٹے کھڑی رہی...... پاؤں پر ورم آ گئے'
کسی بے غیرت کو شرم نہیں آئی کہہ دیتا' زہراؑ بیٹھ جا......! ۳ گھنٹے بعد کہا:
''چاچا سلمانؓ! میں تھک گئی ہوں۔'' (کیوں شرم کر کے روتے
ہو؟)
چاچا سلیمانؓ! میں تھک گئی ہوں...... سلیمانؓ کہتا ہے:
''ہے کوئی جو بتولؑ کو بیٹھنے کی اجازت دے۔''
(میں آگے نہیں پڑھ سکتا...... علیؑ کے سر پر قرآن رکھ...... اگر میں غلط کہوں تو
زہراؑ میری شفاعت نہ کرے' اگر صحیح پڑھوں اٹھ کر ماتم کرنا!) جب سلیمانؓ نے کہا'
میری آقا زادی بتولؑ اتنی دیر کھڑی رہنے کی عادی نہیں...... اسے بیٹھنے کی اجازت دو۔
حاکم وقت منبر سے اترا' منبر سے اتر کے کیا کہا اس نے...... سن لیں گے...... بتا دوں
میں! کہتا ہے:

''سلیمان' سلیمانؒ!! اپنی آقا زادیؑ سے کہہ' اب یہ منبر تیرے باپ کا نہیں۔'' (پتہ نہیں کس انداز میں رونے کا عادی ہے تو!)

اب یہ منبر تیرے باپ کا نہیں...... بی بیؑ کہتی ہے:

''چاچا سلیمانؓ! چپ ہو جا...... اب اس سے کوئی سوال نہ کرنا۔''

قبلہ! زہراؑ نے اپنی ردا سے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ایک کاغذ دیا:

''یہ میرے باباؐ کی سند ہے۔''

(مجھے موت آ جائے!) ایک گھنٹے تک وہ سند سارے دربار میں پھرائی جاتی رہی:

''پہچانئے! یہ دستخط محمدؐ کے ہیں یا نہیں......''

ایک گھنٹے تک! حاکم منبر سے اترا' (اب دعا کرو مجھے موت آ جائے) دیکھ کر کہتا ہے:

''سند کس کی ہے؟''

پردے کے اندر سے آواز آئی:

''میرے باباؐ کی...... میرے بابا محمدؐ کی!''

حاکم کہتا ہے:

''کوئی گواہ!''

سات سال کا حسینؑ...... نو سال کا حسنؑ! چھوٹے چھوٹے عمامے ہاتھوں میں لے کر کہتے ہیں:

''سند نہ مانگ' حق نہ دے...... لیکن ہماری ماں کو نہ جھٹلا......''

نانأ کا نام آیا...... ہر آنکھ رو پڑی ہے قبلہ! حاکم نے سند اونچی کی۔ آواز آئی:

''کیا چاہیے......؟''

بتولؑ کہتی ہے:

''مجھے حق دے۔''

بتولؑ کے دل کی دھڑکن تیز ہے' سلیمانؓ چپ ہے' دربار میں سناٹا ہے' رسولؐ کی قبر میں زلزلہ ہے' حاکم نے قبلہ چار چکر لگائے:

''یہ محمدؐ کی قبر ہے؟''

آواز آئی:

''ہاں!''

کہتا ہے:

''نہیں جانتا!''

یہ کہہ کر حاکم نے سند کے ٹکڑے کر دیئے۔ ٹکرے گرے' کوئی سلیمانؓ نے چنے...... کوئی حسینؑ نے چنے...... کوئی حسنؑ نے چنے...... بتولؑ کی آواز آئی:

''بابأ! میں غریب ہوگئی......''

(حوصلہ میرے نوجوانو! شرم کر کے نہیں رونا...... جی' جی' جی...... کیا ہوا' بے ہوش ہوگئی ہے تو کیا ہوا' مستور ہے' اسے معلوم ہے' جج اپنا ہے' کوئی تازیانے نہیں مارے گا! وہ زینبؑ تھی' کربلا سے شام تک...... پھوپھی کہتی ہے' سکینہؑ نہ رو...... سکینہؑ نہ رو شمر دیکھ لے گا۔ ماتم کرو...... ماتم کرو...... فرمان ہے مجمع کا' شہزادی کے بول سنا تیرا فرمان ہے انعام بھائی کہ میں شہزادے علی اکبرؑ کی شہادت سناؤں۔ حسینؑ کی

غربت کی قسم میں آگے نہیں پڑھ سکتا' مجھ میں جرات نہیں جو بات کہہ سکوں۔ مجھے پڑھتے ہوئے اس وقت چالیس منٹ ہوئے ہیں' اگر اجازت ہو تو پانچ منٹ اور میں مصائب پڑھتا ہوں' اس سے زیادہ میں مصائب پڑھ نہیں سکتا!)

جی! چوتھا دن تھا...... علیؑ قرآن پڑھ رہے ہیں' زہراؑ چپ کر کے بیٹھی ہیں' گلی میں شور بلند ہوا۔ آواز آئی:

''فضہؓ! جا دیکھ کون ہے؟''

آواز آئی:

''زہراؑ تو اجڑ گئی' تیرے دروازے پر مسلمان لکڑیاں اکٹھی کر رہے ہیں۔'' (روتا بھی آ...... ماتم بھی کرتا آ......)

آواز آئی:

''کیا ہوا؟''

کہا:

''لوگ کہہ رہے ہیں علیؑ باہر آ ؤ' ورنہ دروازہ جلا دیں گے۔''

(اگر میں شرم کر کے پڑھوں تو قاتلوں میں شمار ہوتا ہوں' اگر شرم نہ کروں تو ٹکریں مار مار کر مر جاؤں۔ تھوڑی سی لائٹ کم ہو رہی ہے یا جانے لگی...... لوڈشیڈنگ...... نہیں میرا ایمان ہے کوئی نہ کوئی علامت ضرور ہوتی ہے یا خود آتی ہے یا لاہور والی بیٹی سے کہا ہو گا' جا میرے پردے کو رو رہی ہیں مستورات' دیکھ کے آ...... کون کون رو رہا ہے۔ شرم کر کے نہ رو...... سید زادو! اگر اس طرح میں نہیں پڑھ سکتا...... میں شہادت بی بیؑ کی نہیں پڑھ سکتا۔ دو لفظ پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں!)

نھے حسینؑ کی غربت کی قسم! فضہؓ کہتی ہے:

''باہر لوگ آئے ہیں......''

علیؑ کہتا ہے:

''میں جاتا ہوں۔''

آواز آئی:

''یا علیؑ آپ بیٹھیں......'' (اگر اجازت ہو تو یہ لفظ پڑھ دوں' اگر اجازت نہ ہو تو نہیں پڑھتا!)

دروازہ فضہؓ نے بند کیا' چپ کر کے کھڑی ہے دروازے کے پیچھے زہراؑ کی بیٹی! کہا:

''کیوں آئے ہو؟''

آواز آئی:

''ہم دروازہ جلانے آئے ہیں۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''تمہیں معلوم نہیں...... یہ رسولؐ کی بیٹی کا گھر ہے۔''

اتنا کہنا تھا کہ آواز آئی:

''آگ لگاؤ۔''

جب آگ لگانے کا نام آیا' (اللہ جانے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں) ادھر آگ لگی' ادھر دروازہ گرا...... ادھر ایک چیخ آئی:

وا غربتاہ

''ہائے' ہائے! میری غربت......'' (اللہ جانے آج میں پڑھ سکوں

گا یا نہیں!)

ادھر دروازہ گرا...... دروازہ پہلو پر لگا' بتولؑ کی آواز آئی:

''یا علیؑ ! میرا محسنؑ ...... یا علیؑ ! میرا محسنؑ شہید ہو گیا۔''

ادھر دروازہ گرا' محسنؑ شہید ہو گیا۔ (ہائے' ہائے' ہائے!)

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

باوصفِ کمال ہمہ دانی نہیں آئے

ذہنوں میں مفاہیم نہانی نہیں آئے

حق مدحت حیدر کا ادا ہو کبھی تو کیونکر

الفاظ کے قالب میں معانی نہیں آئے

(دانشر عباس)

مجلس نہم

اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلواۃ!......خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ......

وہ موج میں ہے جس کو ملا ہے غم حسینؑ
قصر ارم تو اس کیلئے سنگ و خشت ہے
جس سلطنت پہ راج ہے میرے حسینؑ کا
اس سلطنت کا ایک جزیرہ بہشت ہے

مولاؑ ان سب کی زندگی سلامت رکھے......میرے بھائی علامہ عرفان عابدی کو مولاؑ سلامت رکھے' انہوں نے جی بھر کر مجلس پڑھی اور اب مغرب سے پہلے مجلس کو ختم بھی ہونا ہے۔ میرے بعد استادالذاکرین......میرے بزرگ محترم قبلہ خان محمد بخش بھی تشریف فرما ہیں اور ان کے علاوہ پروفیسر علامہ عبدالحکیم ترابی بھی آپ سے خطاب کریں گے' مجھے جو وقت آج ملا ہوا ہے' میری خواہش تو یہ تھی کہ میرے بھائی عرفان

صاحب جتنی دیر پڑھ گئے...... اتنی دیر میں بھی پڑھوں تا کہ لوگ...... نا' کہ مختصر' جتنا مجھے جو وقت کہا ہوا ہے ۲۰' ۲۵ منٹ! اس میں' میں کوشش کروں گا کہ اتنا کچھ کہہ جاؤں کہ آپ کی طبیعت اور آپ کی مودت آلِ محمدؑ جو معراج پر پہنچی ہوئی ہے...... اس کا لطف آ سکے۔ یہ ہوتا ہے کہ کبھی عرفان صاحب مجھ سے پہلے پڑھ لیں تو وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ میں بعد میں...... مجھے وقت ہی اتنا ملے...... کوئی نہیں' ۷ جنوری کو پھر اکٹھے ہو رہے ہیں' انشاء اللہ...... اور میں پہلے پڑھوں گا اور وہ بعد میں پڑھ لیں گے' مقابلہ کوئی نہیں جی......!

یہ میخانہ ہے بزم جم نہیں ہے
یہاں کوئی کسی سے کم نہیں ہے

(نعرۂ حیدری' یا علیؑ ...... یا علیؑ ...... یا علیؑ)

علیؑ ......علیؑ' علیؑ ! آغاز کر رہا ہوں' آج ۲۵ دسمبر ہے اور ذکر کر رہا ہوں کہ انسانیت کا حقیقی قائداعظم ''علیؑ'' ہے۔ (بھائی ذرا یوں نہیں!) کوئی لفظ میں بار بار نہیں کہتا کہ تاریخی فیصلہ یہ نہیں' وہ نہیں...... آج فیصلے ہوتے رہیں گے' لیکن از راہ نوازش تا کہ میں دو رباعیاں اور تھوڑا سا مصائب پڑھ کر آپ سے اجازت چاہوں اور پہلی بات یہ ہے کہ

کچھ سوچ جب گئے تھے سر عرش مصطفیٰؐ

رباعی اگر توجہ سے سن لیں تو بہت لطف آئے گا' نہ سنی توجہ سے میری اپنی قسمت!

کچھ سوچ جب گئے تھے سر عرش مصطفیؐ
آواز کے حجاب میں دراصل کون تھا؟

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

وہ جو میرے بھائی تھے نا...... بلند نعرے لگانے والے...... وہ عرفان صاحب ساتھ لے گئے' اس لئے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا اور جنہیں انہوں نے شیعہ کیا ان کی شکل ہم نے نہیں دیکھی' وہ بھی ساتھ گئے ہیں ان کے! اب ہم ہیں اور آپ ہیں......!

کچھ سوچ جب گئے تھے سر عرش مصطفیؐ
آواز کے حجاب میں دراصل کون تھا؟

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

جلال مرتضیٰؑ سے عزم کی تلقین ملتی ہے
دعا کو ہر طرف سے دولت آمین ملتی ہے

میں کوئی ریفرنڈم نہیں کرا رہا ہوں' میں تاریخی فیصلہ نہیں کر رہا ہوں' میں کسی قسم کی ایسی بات نہیں کر رہا ہوں' جو مجھ سے پہلے کسی نے نہ کہی ہو...... جو کچھ کہنا تھا خیبر میں نبیؐ کہہ گئے' ہم اس کی تشریح کر رہے ہیں۔

جلال مرتضیٰؑ سے عزم کی تلقین ملتی ہے
دعا کو ہر طرف سے دولت آمین ملتی ہے
خدا پر حق سہی' لیکن پریشانی کے عالم میں
علیؑ کا نام لینے سے بڑی تسکین ملتی ہے

(جاگتے آؤ...... جاگتے آؤ...... بلند آواز سے نعرۂ حیدری...... یا علیؑ ...... گلی گلی، علیؑ علیؑ ...... گلی گلی، علیؑ علیؑ ......) عرفان بھائی نے جو آغاز کیا تھا تقریر کا! میں بیٹھا ہوا تھا' کہا تھا علیؑ ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ پہلا مصرعہ اگر سن لیا تو کھڑے ہو کر داد دینا' اگر کروڑ روپے کا مصرعہ ہو تو کم از کم دس پیسے کی داد مجھے ضرور دینا' کوئی بات نہیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ عرفان صاحب کہہ رہے تھے کہ علیؑ بادشاہ سمجھ میں نہیں آتا' لیکن ہماری نہیں' اس کی (مولوی)۔

ازل سے عقل کا اندھا' مولا علیؑ کو کیا جانے
ازل سے عقل کا اندھا' مولا علیؑ کو کیا جانے
کہ خوشبو کا مقام و مرتبہ موج صباء جانے

مشکل نہیں ہے حرف سمجھنا!

ازل سے عقل کا اندھا' مولا علیؑ کو کیا جانے
کہ خوشبو کا مقام و مرتبہ موج صباء جانے

علیؑ کیا ہے......توجہ میری جانب!

یہی ایک بات اپنے دل کو سمجھانے کو کافی ہے

ایک مصرعہ پہ آخری لفظ...... یہ میں خود بھی ''نام علیؑ'' لینا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ بھی نام علیؑ لیں۔

ازل سے عقل کا اندھا' علیؑ مولا کیا جانے
کہ خوشبو کا مقام و مرتبہ موج صباء جانے
یہی اک بات اپنے دل کو سمجھانے کو کافی ہے

خدا کیا ہے علیؑ جانے' علیؑ کیا ہے خدا جانے

(نعرۂ حیدری..... یاعلیؑ) میرے عشق کی تار نہ توڑو.....!

سو بار عدو خاک زمین چھان چکا ہے

رم جھم نہیں..... حوصلہ دھار بات کہیں

سو بار عدو خاک زمین چھان چکا ہے

ہمسر علیؑ کا نہ ہو گا نہ ہوا ہے

(آہا' آہا' آہا!)

جز مولا علیؑ کوئی نہیں وارث منبر

یہ مصرعہ میرا اگر ضائع ہو گیا تو مجھے قبر تک دکھ رہے گا

جز مولا علیؑ کوئی نہیں وارث منبر

تو کیا ہے' خلیفوں نے یہ اقرار کیا ہے

مشکل جو پڑے' مانگ مدد شیر جلی سے

خیبر میں پیامبرؐ نے یہی درس دیا ہے

☆

کچھ مال سقیفہ..... (واہ' واہ' واہ!) نہیں سمجھ رہے یہ ساری باتیں کرنے کے بعد چیلنج کر رہا ہوں کہ کچھ مال سقیفہ سے' اگر ممکن ہو تو پھر اس کے مقابل ابھی سے آ.....

کچھ مال سقیفہ سے اگر اب بھی بچا ہے

لیکن یہی شرط وہ انسان ہو کے علیؑ تھا

دنیا اسے دیکھے تو کہے عقد کشا ہے

کیا ہو جو علیؑ کا ہمسر ہو......؟

جس کی سمجھ میں نہ آئے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں اور اگر شعر ضائع ہو گیا تو تکلیف ہو گی۔

اعمال سے ظاہر ہو کہ بندہ ہے خدا کا

تیور یہ بتاتے ہوں کہ بندوں کا خدا ہے

علیؑ کا واسطہ دے رہا ہوں قبلہ! جاگو...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)۔

یہ شرط ہے پوری کہ تیرا بخت کھلے گا

ورنہ تجھے لعنت کے سوا کچھ نہ ملے گا

(نعرۂ حیدری......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

میرا جی چاہتا ہے ابوجہل کی لاڈلی بیٹی کا تعارف کرا دوں' ابوسفیان کی لے پالک دختر کا! عوام سے...... (محسن صاحب بہت احسان ہو گا آپ کا!...... ''سامعین'')

ہاں! آج میں صحیح طرح سے تعارف کرا دوں گا۔

سقیفہ سے نکلی جہالت کی ٹکڑی

جاگو! علیؑ کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں میں...... جاگو میرے ساتھ...... جاگتے آؤ......

سقیفہ سے نکلی جہالت کی ٹکڑی

غلط کہا میں نے...... نہ شکل ہے' نہ عقل ہے...... نہ لباس ہے' نہ مزاج ہے...... نہ تربیت ہے...... نہ نیت ہے...... نہ عقیدہ ہے...... نہ شریعت ہے۔

سقیفہ سے نکلی جہالت کی ٹکڑی

کربلا گاہ شاہ ہے' تاریخی مجلس ہے۔ عزت اور لاج رکھنے والا میرا مولاؑ ہے داد دینے والے آپ ہیں' داد آپ سے لوں گا قیمت علیؑ سے لوں گا۔

سقیفہ سے نکلی جہالت کی ٹکڑی

نہ منزل میسر نہ راہ صحابہ

ذرا جاگو......ذرا جاگو......علیؑ کا واسطہ......!

سقیفہ سے نکلی جہالت کی ٹکڑی

سقیفہ سے نکلی......''ڈی آئی جی'' نوٹ کرے' محسن نقوی کہہ رہا ہے' نوٹ کریں ڈی آئی جی......(نعرۂ حیدری......یا علیؑ)

سقیفہ سے نکلی جہالت کی ٹکڑی

نہ منزل سید نہ راہ صحابہ

وہ مشیت کی اندھی شریعت میں بھنگی

وہ نا آشنائے نگاہ صحابہ

وہ مغضوب و ظالم ٹولے کی دختر

روزانہ نماز میں تم پڑھتے ہو نا......سورۂ فاتحہ کی یہ آیت:

انعمت علیھمO غیر المغضوب علیھم و لا الضالینO

وہ مغضوب و ظالم ٹولے کی دختر

یہ لفظ میں پڑھ چکا' جس کی سمجھ میں آئے گا' وہ بولے گا۔

وہ مغضوب و ظالم ٹولے کی دختر
وہ ہے ردائے بارگاہ صحابہ

اگر میں نے کھڑے ہو کر داد نہ لی تو میں نے نجف والے سے بھیک ہی مانگی۔

وہ ہے ردائے بارگاہ صحابہ
وہ ہے ابن پیغمبرؑ کی ابجد سے کوری
وہ ناواقف انتہائے صحابہ
یہ کیوں سائے دست شیطان ہٹا کر
سجاتی ہے سر پر کلہائے صحابہ

(توجہ......توجہ......میرے دوستو توجہ!)۔

یہی ہے وہ آلِ محمدؐ کی دشمن
جو اب ڈھونڈتی ہے پناہ صحابہ

(جی‘ جی......توجہ......!)۔

یہی ہے وہ آلِ محمدؐ کی دشمن
جو اب ڈھونڈتی ہے پناہ صحابہ

(یہ ہے کون...... بھائی آپ...... جناب آپ......محترم سے!)۔

جو اب ڈھونڈتی ہے پناہ صحابہ

دو لفظ کہہ رہا ہوں‘ اس کا تعارف ختم کر رہا ہوں۔ اب پتہ نہیں یہ لفظ سمجھ میں بھی آئے یا نہ آئے۔

جو اب ڈھونڈتی ہے پناہ صحابہ
یہ ناواقف انتہائے صحابہ
یہ ہے رندائے بارگاہ صحابہ
نہ منزل میسر نہ راہ صحابہ
جو اب ڈھونڈتی ہے پناہ صحابہ
اسی کا تخلص تھا فوج یزیدی
اسی کا لقب ہے سپاہ صحابہ

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ یاعلیؑ ...... دونوں ہاتھ بلند کر کے نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

جو انسان ہر دور میں اپنے دشمن کا انجام دنیا کو دکھائے اسے حسینؑ کہتے ہیں۔(تھک کے نہیں بیدار ہو کے آؤ نا' کہ لطف آئے۔ لاہور کے پڑھے لکھے لوگ ہیں' بیدار مجمع ہے' بیدار لوگ ہیں' ڈیڑھ اسماعیل خان سے لے کر پشاور تک...... پشاور سے کراچی تک کہ مومنین موجود ہیں......کوئی لفظ ضائع ہونے کا مجھے اندیشہ نہیں۔ پتہ ہی نہیں چلے گا میں کس وقت ختم کرتا ہوں اور یہ لفظ میرے ساتھ ساتھ چلتا آئے تو مجھے لطف آئے گا!)

ہر دور میں ہر انسان کو اپنے دشمن کا انجام دکھانے والے کا نام ہے حسینؑ !
یزید کل بھی تھا...... یزید کل بھی تھا...... میرے حسینؑ سے ٹکرایا تھا......ٹکرایا تھا نا...... دنیا بھر کے آثار قدیمہ کو محسن نقوی...... دنیا بھر کے شیعوں کی جائیداد لکھ کر دینے کو تیار ہے' اگر آثار قدیمہ کے ماہرین...... ماہرین انسان ۱۴ سو سال پہلے میرے حسینؑ سے

ٹکرانے والے یزید کی قبر کا نشان دکھا دیں۔(نعرۂ حیدری...... یا علیؑ ...... ایک مرتبہ آسمانی نعرہ......نعرۂ حیدری...... یا علیؑ !)

اگر کوئی اس یزید کی قبر کا نشان یا اس کی کوئی ہڈی......کوئی پسلی یا اعضاء دکھا دے۔(سلامت رہو......سلامت رہو' لاہور والو!) تو میں جائیدادیں پوری شیعہ قوم کی دینے کو تیار ہوں۔ ۱۴ سو سال بعد بھی ایک یزید مزاج انسان میرے حسینؑ سے ٹکرایا۔(کوئی لفظ اگر پسند نہ آئے تو میرے ساتھ بولنا ضرور' اس لئے کہ سارے ماشاء اللہ میرے سامنے پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں!) ۱۴ سو سال بعد بھی ایک انسان یزید کی شبیہ بن کر...... دوسرے یزید اور اس میں مشابہت یہ تھی کہ یزید کو بھی فوج پر ناز تھا' (پتہ نہیں کہاں بیٹھے ہوئے ہو!) اسے بھی فوج پر ناز تھا...... یزید کو بھی خزانے پر ناز تھا' اسے بھی خزانے پر ناز تھا...... یزید کے ابرو کا اشارہ بھی قانون کہلاتا تھا' اس کے ابرو کا اشارہ بھی قانون کہلاتا تھا......اس کے پاس بھی کرسی تھی' اس کے پاس بھی کرسی تھی......اس کے پاس بھی مشیر تھے' اس کے پاس بھی مشیر...... وہ بھی مولوی خریدتا تھا' یہ بھی مولوی خریدتا ہے۔(جاگتے آؤ...... جاگتے آؤ......نعرۂ حیدری)

اس کے دور میں بھی سب سے زیادہ بکے ہیں' اس کے دور میں بھی سب سے زیادہ سستے بکے ہیں...... وہ بھی اپنے پیچھے مولوی چھوڑ گیا تھا جنہوں نے ایک چھوٹا سا گروپ بنا لیا تھا حسینؑ کے خلاف! یہ بھی خود مر گیا' اس کی بھی قبر کا نشان نہ ملا' لیکن اس کو اپنوں پراؤں سب نے...... ٹی وی پر دیکھا کہ میرے حسینؑ سے ٹکرانے والے ۱۴ سو سال بعد یزید کے اس دوسرے روپ......اس یزید کو......میرے حسینؑ سے ٹکرانے والے اس یزید کو......اس یزید کو نہ آسمان نے پناہ دی' نہ زمین نے جگہ

دی‘ اللہ جانے جہنم کی آگ اسے کہاں لے گئی۔ (خود نعرہ حیدری...... یا علیؑ ...... نعرۂ حیدری‘ یا علیؑ) نہ اس کی قبر کا نشان‘ نہ اس کے نشان...... کوئی اللہ جانے ڈبے میں کیا بند کیا‘ کچھ نہیں پتہ...... کہتے ہیں کچھ دانت تھے‘ جو دکھانے کے تھے۔ (پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں!) یہ بھی ختم ہو گیا‘ وہ بھی ختم ہو گیا...... وہ بھی اپنے پیچھے ایک گروپ چھوڑ گیا ہے‘ اپنے آپ کی وراثت میں‘ کیونکہ یہ اپنے آپ کو لشکری کہتا تھا...... فوجی کہتا تھا۔ اس نے بھی ایک گروپ چھوڑا‘ اس کا نام سپاہ رکھ لیا اور ان کا ایک لشکری الیکشن میں...... اس دور میں شناختی کارڈ میں‘ کل تک کہتے تھے کہ کسی گھر میں ''علم'' ہے‘ نہیں مانتے...... کل تک کہتے تھے خاتون کی حکمرانی نہیں مانتے...... یہی اعظم طارق کہتا ہے...... کیا کہتا ہے...... آج اسی اسمبلی میں وہی اعظم طارق...... پتہ نہیں کس مشیت کے تحت وہ بیٹھا ہے۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا

تھک گئے ہو‘ جو تھک گیا ہے وہ صلواۃ پڑھے...... اور جو نہیں تھکا وہ بھی صلواۃ پڑھ لے اب۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا

یوں نہیں‘ ایسے تو میں نے میلاد کی محفل میں پڑھا تھا‘ تو مجھے داد ملی تھی جو آج تم دے رہے ہو۔ میں پھر پڑھتا ہوں‘ کئی دفعہ پڑھوں گا۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا

آج خطیب آلِ محمدؐ قبلہ اظہر حسن زیدی صاحب کی بھی برسی ہے' آلِ محمدؐ ان کامقام بلند کریں...... جن کے بچے کھچے لفظ ہم سمیٹ کر لے آئے ہیں' جس نے پچاس سال تک منبر پر ذاکری کی۔ خطیب آلِ محمدؐ کے لقب کو اس کی برسی پر شیعہ اپنے بچھڑنے والوں کو یاد رکھتے ہیں' جبکہ انہیں یاد نہیں' انہیں اپنی ماں کی شہادت یاد آئی۔

ابھی ۱۴ سو سال بعد...... ابھی ۱۵ سال ہوئے یاد کیا ہوگا...... کیا ہوگیا ہے تم لوگوں کو! ہم اگر علی مولاؑ کی شہادت مناتے ہیں تو ولادت بھی مناتے ہیں۔ چھوٹے سے بچے کو اٹھا کر میں پوچھتا ہوں کہ علیؑ کی ولادت کب ہوئی؟ وہ کہے گا' ۱۳ رجب! شہادت پوچھوں گا' ۲۱ رمضان...... ہمارا درس یہی ہے...... ہم یاد رکھتے ہیں' ہم شہادت بھی مناتے ہیں...... ولادت بھی مناتے ہیں۔ تم جو علیؑ کے مقابلے میں لاتے ہو اور ان کے ایام شہادت منانے کے بڑے بڑے اشتہار چھپتے ہیں' پھر شیعہ قوم کے ہزاروں کے مجمع میں' لاکھوں کے مجمع میں محسن نقوی چیلنج کرتا ہے' تم جنہیں علیؑ کے مقابلے میں لا رہے ہو اور جن کا یوم شہادت منا رہے ہو' ہماری ریت سے...... ان میں سے کسی ایک کا' کسی ایک کا یوم ولادت تو مناؤ۔

یہ لاہور ہے (سمجھ میں نہیں آئی بات......) تم ان کے یوم ولادت تو مناؤ۔ (نعرۂ حیدری) میری جان پتہ ہی نہیں' کون کہاں پیدا ہوا...... معلوم ہی نہیں کون کیسے پیدا ہوا...... معلوم ہی نہیں' کس کا باپ' کس کی ماں کون کون تھے...... چلو ٹھیک ہے...... مناؤ' نا...... ولادت...... تمہارا حافظہ کمزور ہے' شہادت منا رہے ہو ہماری طرح! بتاتے ہیں ۱۹ کو سجدے میں ضرب لگی...... بتاتے ہیں نا...... قاتل کون تھا؟ عبدالرحمٰن...... عبدالرحمٰن کے باپ کا کیا نام تھا؟ ملجم...... کیوں آیا تھا؟ ''قطام'' نامی

ایک عورت نے بھیجا تھا...... قطام کو کس نے خریدا تھا؟ معاویہ نے...... معاویہ کے باپ کا نام ابوسفیان' ابوسفیان کے باپ کا نام حرب تھا' حرب کے باپ کا نام امیہ...... ہم قاتل کا بھی بتاتے ہیں اور وجہ قتل بھی بتاتے ہیں' مقتول کے بارے میں بھی بتاتے ہیں کہ علیؑ کو سجدے میں ضرب لگی۔ علیؑ کے قاتل کا نام عبدالرحمٰن' اس کے باپ کا نام ملجم' عبدالرحمٰن کو قطام نامی عورت نے بھیجا تھا۔ معاویہ! اس کے باپ کا نام ابوسفیان' اس کی آل امیہ تھی' امیہ اس کا دادا یا باپ دیکھیں۔ ہم سب کچھ بتا رہے ہیں کہ نہیں بتا رہے؟ مجلسوں میں' جلسوں میں' چوکوں میں' ہر جگہ آپ کو بتاتے ہیں۔ تم نے ۱۴' ۱۵ سال پہلے اس رمضان شریف میں اپنی والدۂ محترمہ کی شہادت منانا شروع کی ہے' شکر ہے تمہیں یاد آ گئی کہ تمہاری ماں بھی شہید ہوئی تھی...... تمہاری ماں بھی شہید ہو گئی تھی' شکر ہے تمہیں یاد آیا کہ تمہاری ماں بھی شہید ہوئی تھی۔ ۱۴ سو سال بعد اپنے مردوں کو شہادت کے تمغے دینے والو! محسن نقوی کی ایک التجا ہے' ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں' تمہاری ماں ہماری بھی ماں ہے' ہمیں کوئی اعتراض نہیں' جس کا یوم شہادت مناتے ہو' ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ اپنی والدۂ گرمی کا ۱۴ سو سال بعد صرف ۱۴ سال ہوئے یوم شہادت منا رہے ہو' لیکن خدا کے لئے سارے علمائے کرام مل کر کسی ایک جلسے میں آہستہ سے ہی بتا دو کہ تمہاری ماں کا قاتل کون تھا؟ (آہا' آہا' آہا!) کوئی تو بتائے؟ (نعرۂ حیدری) بتاؤ تو سہی ماں کو دعوت کس نے دی؟ بتاؤ تو سہی' ماں کو دعوت کس نے دی تھی؟ بتاؤ تو سہی ماں کے لئے قالین کس نے بچھایا تھا؟ بتاؤ تو سہی دسترخوان کس نے چنا تھا؟ بتاؤ تو سہی' کھانا کس نے پکایا تھا؟ بتاؤ تو سہی' گڑھا کس نے کھودا تھا؟ بتاؤ تو سہی' دھکا کس نے دیا؟ بتاؤ تو سہی' چونا کس نے بھرا؟ بتاؤ تو سہی' پانی کس نے ڈالا؟ بتاؤ تو سہی'

نشان کس نے مٹایا؟...... ماں سے اتنی محبت' ماموں کو بچاتے ہو۔(آہا' آہا' آہا!)۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا

مجھے چاہئے تھا ایک آسمانی نعرہ کہ گر جبرائیلؑ سنتا تو رشک سے مجلس کے درمیان میں آ جاتا۔(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ) میں اس کو بار بار اس لئے دہرا رہا ہوں کہ میرے اشعار کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تو میں برداشت نہیں کرتا۔

انگشتری ہے دیں کی نگینہ حسینؑ کا
خیرات میں بھی دیکھ قرینہ حسینؑ کا
سورج پہ سوچ چاند ستاروں پہ غور کر
تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ !)

تقسیم ہو رہا ہے پسینہ حسینؑ کا...... مولوی چیخ چیخ کر مر گیا کب سے' شہید ہوا تھا' بولتے ہیں جنت ملے گی' جنت ملے گی...... جنت ملے گی۔ کیا ہے تیری جنت......؟ کس کو کہتا ہے تو جنت...... کون سی جنت......؟ کون سی جنت جو حسینؑ کو ملے گی؟ اتنی بڑی قربانی کے بدلے میں جنت ملے گی' یہی صلہ ہے حسینؑ کا! قرض دیا ہے حسینؑ نے......

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

اگر لاہور میں میرا شعر ضائع ہوا تو مجھے تکلیف ہوگی۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

آدم زادے...... اس کا باپ...... اس کا دادا...... اس کی اولاد سن لے...... سن لے!

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

تو کہتا ہے' جنت ملے گی...... میں کہتا ہوں۔

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی
قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں

تو کہتا ہے' جنت ملے گی...... میں کہتا ہوں' جنت تو کچھ بھی نہیں۔

جنت تو کچھ نہیں' مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

(آہا' آہا' آہا...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

مشکل ہے قرض...... تیرے تو بڑوں کو بھی پتہ نہیں کہ جائیں گے کہ نہیں! (آئے' ہائے' ہائے!) ہاں قبلہ! انہیں تو پتہ بھی نہیں کہ جائیں گے بھی کہ نہیں۔ علیؑ کی عزت کی قسم......!

مشکل ہے قرض ابن علیؑ کی ادائیگی

شعر سمجھتے بھی ہو...... سنتے بھی ہو' داد بھی دیتے ہو اور ۲۲ سال ہو گئے آپ کی خدمت کرتے ہوئے۔

قدرت کو پھر ادھار نہ لینا پڑے کہیں

تو کہتا ہے' جنت......

جنت تو کچھ نہیں مجھے ڈر ہے کہ حشر میں
اللہ کو اپنا عرش نہ دینا پڑے کہیں

میری طرف دیکھو دوستو! جنت ہے کیا......؟ میرے بھائیو! جنت ہے کیا......
میرے عزیزو! جنت ہے کیا......؟ ہمارے نزدیک جنت ہے کیا......؟؟؟

ملنگوں کی نگاہوں میں عجب مستی نظر آئی
بلندی آسمانوں کی انہیں پستی نظر آئی
کبھی بہلولؒ نے بیچی' کبھی حُرؒ نے خریدی
خداوندا! تیری جنت بڑی سستی نظر آئی

(نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

رہ گئی اذاں' مارا گیا اکبرؑ

ہاں! یہ مصائب ہے۔ رہ گئی اذاں' مارا گیا اکبرؑ ...... رہ گئی اذاں...... رہ گئی اذاں......قبلہ ہر لفظ میں پڑھوں...... مولاؑ اس مجلس کا ثواب بابا معین اللہ اوران کی بیگم کو بخشے اور قبلہ خطیب آلِ محمدؐ سید اظہر حسن زیدی کی روح کو بخشے۔

رہ گئی اذاں' مارا گیا اکبرؑ

شاہ صاحب! اگر اجازت دیں تو آگے پڑھوں۔ میں زیادہ سے زیادہ تین منٹ' تین منٹ کے بعد میں نہ پڑھ سکوں گا' نہیں بابا...... (پانچ منٹ پڑھو بیٹا......!)

رہ گئی اذاں' مارا گیا اکبرؑ
رہ گئی نماز' مارا گیا حسینؑ
رہ گیا پانی' مارا گیا عباسؑ
رہ گئے دریا' مارا گیا اصغرؑ

ابھی نہیں...... ابھی نہیں سارے روتے ہیں' جیسے رو رہے ہو...... او میری

ماؤں' بہنو!۔

رہ گئے زنداں' ماری گئی سکینہؑ

رہ گئے زنجیر' خون روتا رہا سجادؑ

اومیری ماؤں' بہنو! مجھے حسینؑ کی غربت کی قسم! مجلس میں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر کوئی میری ماؤں' بہنوں کی طرف میلی نظر سے دیکھے' اللہ کرے شمر کے ساتھ کھڑا ہوا' شمر کے ساتھ اس کا حشر ہو۔ مجھے علیؑ کی غربت کی قسم! جناب خادم حسین کے صاحبزادے! ایک لفظ کہتا ہوں' حسینؑ کی غربت کی قسم!۔

رہ گئی تمہاری چادر.................

سلامت رہو...... سلامت رہو...... میں نے وعدہ کیا ہے تین چار منٹ سے زیادہ پڑھنا نہیں مجھے۔

رہ گئی چادر بے پردہ ہو گئی زینبؑ

اجڑ گئی زینبؑ ...... اومیری ماؤں بہنو! جو شام ہو آئی ہیں' مولاؑ انہیں دوبارہ نصیب کرے۔ میں شام میں گیا ہوں قبلہ! شام میں گیا ہوں' صحن ہیں بی بی زینبؑ کے...... صحنوں کے اندر یعنی دروازے...... ہر دروازے کے اندر جب تم جاتے ہو' ایک فرمان لکھا ہوا ہے' جیسے فرمان لکھا ہوتا ہے نا...... بحکم ڈپٹی کمشنر صاحب...... بحکم ایس ایچ او...... بحکم ڈی آئی جی...... وہاں بورڈ پر لکھا ہوا ہے:

بحکم ملکة الحجاب

''پردوں کی ملکہ کا حکم!''

کہتا ہے:

"اے مستورات! اگر میری قبر پہ آتی ہو' تمہارے پاس چادر ہوتو
میں زینبؑ مبارک دیتی ہوں اور اگر چادر نہ ہوتو یہ برقعے پڑے
ہیں' کوئی برقعہ سر پر لے لو۔ ننگے سر میرے پاس نہ آنا' مجھے
عباسؑ سے شرم آتی ہے۔" (آہا' آہا' آہا!)

مجھے عباسؑ سے شرم آتی ہے...... مجھے عباسؑ سے شرم آتی ہے۔ (جی بابا' جی! تو روتا مرنہیں جائے گا) میری بی بیؑ کا حکم ہے' بحکم ملکة الحجاب اگر تیرے پاس چادر ہوتو مبارک ہو تجھے! علیؑ کی عزت کی قسم! آج کوئی بھائی' کوئی باپ' کوئی شوہر اپنی زوجہ' اپنی بیٹی...... اپنی ماں کے سر سے چادر اتارنے کی جرات نہیں کرتا۔ (روتے ہوئے) پتھر ہو جائے وہ آنکھ جو بی بی زینبؑ کو رونہیں سکتی' جو بی بی زینبؑ کو رونہیں سکتی۔ شرم کر کے نہ رونا' میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں' زیادہ سے زیادہ دو منٹ...... میرے دل میں چونکہ درد ہے آگے نہیں پڑھ سکوں گا۔ دو منٹ اگر سننا ہے تو اٹھ کر ماتم کرنا' تجھے غازیؑ کے علم کی قسم! اگر تم نے سن لیا' مجھ سے یہ مصائب جو میں شروع کر رہا ہوں' زیادہ نہیں گھڑی دیکھ لو' ایک منٹ یا ڈیڑھ منٹ! اس سے زیادہ نہیں میں پڑھ سکتا' نہ مجھ میں جرات ہے۔

حسن عباس شاہ صاحب کو دیکھ کر...... جھوٹے پر لعنت ہے' سلطان الذاکر ہے۔ آج ۵۰ سال ہو گئے ہیں ذاکری کرتے' اجازت لے کر یہ لفظ کہتا ہوں' سید بھی ہے نقوی بھی ہے' نمازی بھی ہے...... اصلی نقوی سید سمجھ کر...... سامنے قبر ہے زیدی صاحب کی' ان کو سنانے کے لئے ایک لفظ کہتا ہوں' قبلہ! اگر تم نے سن لیا...... میاں ریاض صاحب نے چھوڑا ہے وہیں سے شروع کرتا ہوں۔

حرم پہ سکینہ ہے' شبیرؑ سجدے میں ہے۔ پہلی ضرب چلی (اٹھ کر ماتم کرنا' اگر تو نے اٹھ کر ماتم نہیں کیا تو میں سمجھوں گا' مصائب کوئی معجزہ ہی نہیں۔ او میری ماؤں بہنو! اپنے آپ کو قابو میں رکھنا' جتنا رو سکتی ہو آج رو لو!) قبلہ! ۱۲ ضربیں سکینہؑ کے سامنے شمر نے اس انداز میں لگائیں کہ سکینہؑ تڑپ کر آئی...... دوڑ کر آئی۔ جب تیرھویں ضرب چلی' اس وقت سکینہؑ دوڑتی ہوئی کہتی ہے:

"بابا! اور کوئی نہیں...... میں سکینہؑ حاضر ہوں۔"

شبیرؑ کے زخمی لب ہلے' آواز آئی:

"سکینہؑ! مجھے پیاس لگی ہے...... سکینہؑ مجھے پیاس لگی ہے......
سکینہؑ! (رو!) مجھے پانی پلا۔"

(روتا آ' ماتم کرتا آ...... سلامت رہو' دیکھو جی! جتنا وعدہ کیا ہے اتنا پڑھتا ہوں' سنبھل کے...... مومنو! سنبھل کے...... نوجوانو! سنبھل کے......) تیرہ ضربیں لگیں...... حسینؑ کے گلے پر خنجر کی تیرہ ضربیں......!

(سننے آئے ہو' رونا...... بے شک منہ دوسری طرف کر کے! میرا ایمان ہے اس مجلس میں' ان قناتوں کے پیچھے صبح سے بیٹھی ہوں گی' تو چلا جائے گا' وہ بیٹھی رہیں گی' ایک ایک زخم کو روتی رہیں گی!)

تیرہ ضربیں لگا کر' شبیرؑ کی گردن پر' محمدؐ کے بوسہ گاہ پر' تیرہ ضربیں لگا کر میرے باباؑ کو یوں نہ اٹھا...... میری دادی نے چکیاں پیس کر پالا ہے۔ او میرے بابا (ماتم کرتے آنا...... ماتم کرتا آ...... تاکہ پتہ چلے کہ حسینؑ کو رونے والے بیٹھے ہیں' خبردار شرم نہ کرنا' ختم ہوئی مجلس!) میرے بابا کا سر یوں نہ اٹھا۔ (سنبھال لو کچھ نہیں

ہوتا' تو بے ہوش ہونے دو' میری بہن ہے یا ماں ہے' اگر بے ہوش ہوگئی ہے تو اس کی تلیاں ملنے والے ہیں!) مجھے غازی کے علم کی قسم! ۱۸۲ مستورات شام غریباں کے بعد اسیر ہوئیں...... کربلا سے شام پہنچیں' اللہ جانے...... کوئی راستے میں مرگئی...... کوئی تازیانے کھا کر مرگئی۔ خدا جانے کس کی قبر بنی...... کس کی قبر نہیں بنی...... قبلہ! لے کر سر......!

(بابا خادم ادھر...... بابا خادم حسین شاہ کہتا ہے' روایت ضرور پڑھ' لیکن نرم دل شیعہ ہے' خیال کر کے پڑھنا' بابا! اگر میں چھپاؤں تو امام زمانہؑ کا مجرم...... اگر درست پڑھوں تو روتے روتے مرجاؤں!) جب سکینہؑ نے کہا' یوں نہ اٹھا' ایک ہاتھ میں شبیرؑ کا سر ہے' دوسرا ہاتھ شمر کا اٹھا! اللہ جانے کس انداز میں...... سکینہؑ زمین پر گری...... آواز آئی' چاچا عباسؑ...... چاچا عباسؑ (ماتم کر' ماتم کر) ادھر سکینہؑ گری...... عباسؑ کی لاش سے آواز آئی' آقا زادی...... آقا زادی...... میں شرمندہ ہوں تجھ سے!(ہائے' ہائے' ہائے...... ماتم کرو...... ماتم کرو!)

عباسؑ کی لاش...... (جی' جی' جی! ہاتھ نہ جوڑو' میرے سامنے' ہاتھ نہ جوڑو...... جی میں تو چھوڑ دیتا ہوں' اگر بتولؑ کا واسطہ دیتا ہے' جی! اگر بتولؑ کا واسطہ دیتا ہے!) بابا خادم حسین شاہ! مجھے بی بی زینبؑ کی پاک چادر کی قسم! بابا مجھے پاک زہراؑ کی پاک چادر کی قسم! شمر نے سکینہؑ کو طمانچہ مارا' ادھر سکینہؑ گری' ادھر ایک ہاتھ میں شبیرؑ کا سر ہے' ایک ہاتھ میں نیزہ ہے اللہ جانے کہاں گیا؟ زینبؑ کے خیمے میں...... پتہ نہیں کس انداز میں گیا؟ جب واپس آیا' اسی نیزے پر ایک چادر ہے' ایک ہاتھ میں شبیرؑ کا سر ہے' ایک ہاتھ میں نیزے پر چادر ہے' (ہائے زینبؑ تیری چادر......) شمر

نیزے پر چادر کو لہراتا ہوا وہاں گیا جہاں عباسؑ سویا ہوا تھا۔ وہاں جا کے کہتا ہے' یہی وہ چادر تھی' اسی چادر کے لئے درختوں سے پرندے اڑاتا تھا' لو! سنبھال لو اسے...... لو! سنبھال لو اسے...... (ہائے زینبؑ تیری چادر...... ہائے زینبؑ تیری چادر......!)

اللّٰھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

منفرد صاحبِ توقیر کسے کہتے ہیں
حاملِ قدرتِ تحریر کسے کہتے ہیں
لکھ کے محشر میں جو پروانۂ جنت دے دے
اور پھر کاتبِ تقدیر کسے کہتے ہیں

(افسر عباس)

مجلس دہم

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی

صلواۃ...... بلند آواز سے......!

خاندان زہراؑ پر بلند آواز سے صلواۃ......! بلند آواز سے......

اگر آپ کے مزاج معلّٰی کی نفاستوں پر گراں نہ گزرے تو صلواۃ بلند آواز سے پڑھیں۔

میرے خیالوں کی وسعت سے بھی زیادہ ہے مجمع' رات کے اس وقت محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ کا خالق بحق محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ عشرۂ ثالث کی مجالس میں آپ حضرات کی حاضری کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

خصوصاً برادر بزرگ بھائی منظور حسین اور ضیغم عباس صاحب اپنے خاندان سمیت' خالق انہیں اس عشرے کے اجر کے طور پر ہر قسم کی آفات سماوی اور بلیات ارضی سے محفوظ رکھے' ان کے رزق میں وسعت اور برکت عطا ہو اور جو جو مومن اور مومنات کسی مقصد یا حاجت لے کر باب الحوائج کی دہلیز پر حاضری دینے آئے ہیں' خالق ان کی مراد پوری فرمائے' کیونکہ رات کافی ڈھل چکی ہے اور مجھ سے پہلے بہت

سے جید ذاکرین اور علماء خطاب کر چکے ہیں' میں...... اپنی وسعت کے مطابق' مدحت منقبت آل محمدؑ کا فریضہ عادت نہیں عبادت سمجھتے ہوئے ادا کرتا ہوں۔

آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اگر نیند اور تھکن اجازت دے تو تھوڑی دیر کے لئے توجہ سے سماعت آپ کریں گے اور میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے توجہ کی تو ہم دونوں' آپ اور میں دامن مراد بھر کے یہاں سے جائیں گے۔ آج ماتم داری بھی شروع ہو رہی ہے۔

پہلا لفظ ہے میرا آج کی گفتگو کا...... کہ اسلام کی بنیاد لا الہ الا اللہ اور لا الہ کی پہچان حسینؑ' اسلام کا معیار لا الہ الا اللہ اور لا الہ کا معیار حسینؑ۔

حسینؑ اسلام کا قد و قامت اور لا الہ الا اللہ کا قد و قامت حسینؑ! حسینؑ اسلام کا لباس اور لا الہ الا اللہ کا لباس حسینؑ! اسلام کی عریانی کو چھپانے والا پہلا لفظ لا الہ اور لا الہ کی (برہنگی) برہنی کو چھپانے والا پہلا انسان حسینؑ۔ اس لئے جو شخص بھی اپنے آپ کو دائرۂ اسلام میں شامل سمجھتا ہے اس کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جو لا الہ الا اللہ کہے' اس کے لیے واجب ہے کہ وہ حسینیت اختیار کرے۔

(ذرا ذرا سمجھتے ہیں میری بات کو!) اگر سمجھتے آئیں گے تو...... (نعرۂ حیدری)

نہیں تھکا تھکا نعرہ نہیں' ابھی رگوں سے علیؑ پھوٹے گا اور زبان پر آئے گا۔

جب زبان پر آتا ہے تو رکتا نہیں۔ (نعرۂ حیدری' نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

اسلام کی پہچان لا الہ الا اللہ اور لا الہ کی پہچان حسینؑ! اسلام کا معیار شریعت محمدیؐ' شریعت محمدیؐ کا معیار حسینؑ! اس لئے کہ حسینؑ شخص نہیں شخصیت ہے۔

بڑے آہستہ آہستہ میں بتاتا ہوں' تا کہ دوسروں کو سمجھا سکوں۔

حسینؑ شخص نہیں......شخصیت ہے۔

حسینؑ آدمی نہیں......آدمیت ہے۔

حسینؑ انسان نہیں......انسانیت ہے۔

حسینؑ ذہن نہیں......ذہنیت ہے۔

حسینؑ پابند شریعت نہیں، حسینؑ خود شریعت ہے۔

(واہ واہ!......میرے ساتھ ساتھ آؤ......نعرۂ حیدری، یا علیؑ)

حسینؑ پابند شریعت نہیں خود شریعت ہے۔ کائنات میں شریعت دو طرح سے ہر آدمی اختیار کر سکتا ہے۔

ذرا پوری توجہ سے......!

یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ سمجھ آ جائے اور ادھر ادھر نہیں دیکھو۔ جب آپ پسند کریں میں اس پوائنٹ پر آ جاؤں گا، جس کا آغاز کر رہا ہوں۔ بسم اللہ......! شریعت دو طرح سے ہے جو انسان اختیار کرتا ہے۔ پہلی شریعت کلمہ پڑھ لے، دوسری دل سے کلمہ پڑھے۔

ایک ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دے، تلوار سے بچنے کے لئے، جنگ سے بچنے کے لئے......موت سے بچنے کے لئے......موت سے بچنے کیلئے! (توجہ میری جانب!) کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا لیا اور تلوار سے بچ گئے، موت سے بچ گئے، شر سے بچ گئے، جنگ سے بچ گئے، میدان میں بچ گئے اور خیر و عافیت سے گھر پہنچ گئے......کس نے بچایا......؟

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے! لیکن پتہ نہیں ''الہ'' کا مطلب کیا ہے؟ ''الہ''

کا مطلب کیا ہے؟ الا اللہ کا مطلب کیا ہے؟ محمد رسول اللہ کا مطلب کیا ہے؟

بس پڑھ لیا اور اسے پڑھنے کی برکت سے بچ گئے۔ (سمجھ رہے ہیں میری بات!) ایک ہے اس طرح سے پڑھنا' ایک ہے دل سے پڑھنا! بس یہی ہے فرق شیعان حیدر کرارؑ میں اور کائنات کے باقی فرقوں میں! ہم جو پسند کرتے ہیں دل سے پسند کرتے ہیں' جو پڑھتے ہیں دل سے پڑھتے ہیں۔

اب چونکہ توجہ ہوئی ہے' میں وہ لفظ کہنے والا ہوں جس کا میں نے آغاز کیا تھا کہ...... ہم نے شریعت کو دل سے تسلیم کیا۔ (سبحان اللہ!)

یہ جو سبحان اللہ ہے نا...... ابھی پتہ نہیں کہاں پہنچے گی۔ ہمیں شریعت دل سے قبول' ہم دِل والی شریعت چاہتے ہیں...... بَل والی شریعت نہیں چاہتے۔ (سبحان اللہ...... واہ' واہ!)

ایسے نہیں دل والی شریعت چاہتے ہیں' بل والی شریعت نہیں چاہتے' جو شریعت بل سے آئے۔ (شیخوپورہ ہے)

جو شریعت بل سے آئے' ہمیں نہیں چاہئے...... جو شریعت دل سے آئے وہ...... (خبردار سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے بات کر رہا ہوں)

یہ بات میں اپنے مجمع میں نہیں بلکہ پورے شہر میں کہہ رہا ہوں۔ وہ شریعت جو حسینؑ کے خلاف ہو' وہ شریعت جو حسینؑ کو پہچانتی نہ ہو' وہ شریعت جو حسینؑ کے تمام تر ذرائع ممنوع قرار دے' وہ بل والی شریعت ہے اور اس کے ہم قائل نہیں ہیں۔ لاکھ اسمبلیاں توڑو' لاکھ حکومتیں بدلو' ہم قائل نہیں اس شریعت کے! خاندان کی حکومت ہے۔

واہ' واہ...... ذرا آہستہ آہستہ میرے ساتھ ساتھ چلتے آؤ تاکہ میں رباعی پڑھ

سکوں...... خاندان غلاماں کی حکومت...... صدر کون' غلام...... وزیراعظم کون...... غلام!

(واہ' واہ!) وزیراعلیٰ کون؟ یہ خاندان غلاماں کی حکومت ہے بھائی! میرے ساتھ چلتے آؤ...... (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

خاندان غلاماں کی حکومت میں اختیارات تو ہیں نہیں۔ (سبحان اللہ' سبحان اللہ) نہیں ہیں نا...... اختیارات!

خاندان غلاماں میں کون سے اختیارات ہوتے نہیں اور چوکیدار! وزیراعظم صاحب بھئی نگران وزیراعظم کا یہی ترجمہ ہوگا' ہے نا...... چوکیدار!

(تھک گئے ہو) چوکیدار ہوتا ہے نا...... نگران!

اور باکمال چوکیدار وہ ہوتا ہے جسے پتہ ہو کہ گھر والوں نے گھر واپس بھی آنا ہے۔ (نعرۂ حیدری)

اور جسے پتہ ہو کہ واپس آنا ہے اور میں چوکیداری کے لئے چوکیدار مقرر کرتا جاؤں۔ اب خود اندازہ لگا لو کہ کتنا دیانت دار چوکیدار ہوگا کہ گھر والے چلے جائیں' دو چار دن کے لئے باہر...... اور کہہ جائیں کہ گھر کی نگرانی کرو اور وہ گھر کی تلاشی لینا شروع کر دے۔ (واہ' واہ!...... نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

نہیں چاہئے اس لئے کہ رگوں میں علیؑ ہے' رگوں میں حسینؑ ہے۔ آج سارے چیخ رہے ہیں' سارے چیخ رہے ہیں' کل ہم جو کہتے تھے کہ ''یاعلیؑ مدد'' اپنی رگوں میں بسا لو' ورنہ سخت مصیبت پیش آئے گی' یہودیوں سے مدد مانگنا پڑے گی۔ (واہ' واہ!)

قرآن پاک کی طرف آؤ' بڑے آرام آرام سے! (نعرۂ حیدری...... یاعلیؑ)

مدد مانگنا پڑے گی عیسائیوں سے' مدد مانگنا پڑے گی' ہے نا...... ہم جو کہتے تھے' اب بھی کہہ رہے ہیں۔

بڑے آرام آرام سے کہہ رہا ہوں میں...... جیسے آپ چاہتے ہیں' شاید نہ کہہ رہا ہوں۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی

(واہ' واہ...... ذرا جاگتے رہو!)۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی

(اپنے انداز سے کہو!)۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی

کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی

(ذرا جاگتے آؤ' ذرا جاگتے آؤ!...... نعرۂ حیدری' یا علیؑ)

پوری توجہ سے میرے چاروں مصرعے سن لیں۔ (پوری توجہ سے!)

ایمرجنسی کے بغیر حکومت نہیں کر سکتے اور یہودیوں سے مدد مانگی جا رہی ہے۔

ایک طرف یہ ایک طرف وہ! دونوں کو چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی

کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی

اگر مصرعے میرے پسند آئیں تو میرے ساتھ بولنا' کیونکہ یہ محسوس نہ ہو کہ ساڑھے بارہ ہیں یا ایک بج رہا ہے۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی
کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی
اے خانہ خدا کے نگہبان سنبھل ذرا

(واہ واہ!......ذرا جاگتے آؤ......اور میرے ساتھ ساتھ آؤ!) ۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی
کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی

اے خانہ خدا کے......مجاز!
اے خانہ خدا کے......نگہبان!
اے خانہ خدا کے...... بھکاری! (ذرا جاگو!)

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی

اے خانہ خدا کے بھکاری......!

شیعان شیخوپورہ کی طرف سے سعودی عرب کی پوری حکومت کو چیلنج کر کے محسن نقوی سب کو کہہ رہا ہے۔

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی
کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی
اے خانہ خدا کے نگہبان سنبھل ذرا
اک دن تجھے پڑے گی ضرورت حسینؑ کی

(آہا......آہا......آہا!) اے خانہ خدا! (نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)
(بہت بلند نعرۂ حیدری...... یا علیؑ)

کب تک بھلائے گا کوئی صورت حسینؑ کی
کب تک رہے گی دل میں کدورت حسینؑ کی
اے خانہ خدا کے نگہبان سنبھل ذرا
اک دن تجھے پڑے گی ضرورت حسینؑ کی

تو نے حسینؑ کو چھوڑ دیا اور کعبہ کو سنبھال لیا' تو نے حسینؑ کو چھوڑ دیا اور کعبہ کو سنبھال لیا' تو نے علیؑ کو چھوڑ دیا۔ تجھے پتہ ہی نہیں کہ کعبہ اور علیؑ میں رشتہ کیا ہے؟ (شیخوپورہ میں تاریخی بات محسن نقوی کہہ کر جا رہا ہے آج......!) تجھے پتہ ہی نہیں کہ کعبہ اور علیؑ میں رشتہ کیا ہے؟۔

اسلام پر احسان کیا میرے علیؑ نے
(سنو پوری توجہ سے!)۔
اسلام پر احسان کیا میرے علیؑ نے
ہم رتبہ قرآن کیا میرے علیؑ نے
(جاگو جاگو......!)۔
اسلام پر احسان کیا میرے علیؑ نے

(اگلے سال کی ۲۶ محرم تک اگر میری رباعی بھول گئی...... میں نے خیرات کوئی نہیں مانگی اور تو نہ بھولے تو جان اور علیؑ جانے!)۔

اسلام پر احسان کیا میرے علیؑ نے
ہم رتبہ قرآن کیا میرے علیؑ نے
اور کعبہ زمانے کو سکھاتا رہا تہذیب

لیکن کعبے کو مسلمان کیا میرے علیؑ نے

(واہ واہ!......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

پتہ نہیں رشتے کا تجھے کہ کعبہ اور علیؑ میں رشتہ کیا ہے؟ کعبہ بھی بلند اور علیؑ بھی

بلند!

کعبہ تو زمانے کو سکھاتا رہا تہذیب
کعبے کو مسلمان کیا میرے علیؑ نے

(ذرا جاگو' ذرا جاگو!)

اہل ایمان کو ولی ابن ولی یاد آیا

(جاگو' ذرا جاگو...... جو سوئے ہوئے ہیں ان کو جگا کر سناؤ!)

اہل ایمان کو ولی ابن ولی یاد آیا
بت شکن روح اذاں شیر ولی بت شکن
یزدانی روح اذاں شیر جلی یاد آیا
جب کبھی ماہ رجب صحن حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

(نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

جب کبھی ماہ رجب صحن حرم سے گزرا
مسکراتے ہوئے کعبے کو علیؑ یاد آیا

نہیں بھی یاد آتا ہے علیؑ ! آتا ہے قبلہ! جب کبھی جنگ چھڑے' پھر نعرے سنو

ان سے...... جب انڈیا حملہ کرے (ستمبر ۶۵ء میں) اس نعرے کو سنا کرو' کوئی اور نعرۂ

یاد نہیں آتا۔ پھر میں کہتا ہوں۔

لڑکھڑائی جو زبان اس کو جلی یاد آیا

(جاگو' جاگو' جاگو......!)۔

لڑکھڑائی جو زبان اس کو جلی یاد آیا
کوئی مشکل جو پڑی حق ولی یاد آیا
اور زندگی بھر تو پنجتن کہہ کر مکرنا سیکھا
موت جب سامنے آئی تو علیؑ یاد آیا

(بہت بلند نعرۂ حیدری' یاعلیؑ ......نعرۂ حیدری' یاعلیؑ)

(سلامت رہو! صلواۃ بلند آواز سے......!)

اللہ! سجدہ کرنے والے کو کہتے ہیں ساجد! ساجد اسے کہتے ہیں جو سجدہ کرے' اسے کہتے ہیں جو سجدہ کرے۔ ڈاکٹر صاحب! ساجد اسے کہتے ہیں جو سجدہ کرے اور سجدے جسے تلاش کریں وہ سجادؑ !......(واہ' واہ!)

جو سجدہ کرے وہ ساجد اور سجدے جسے تلاش کریں وہ سجاد! ساجد سجدہ کرنے کے لئے مسجد تلاش کرتا ہے۔

(بات میں کہہ گیا...... جو معرفت والے مومن ہیں!)

ساجد سجدہ کرنے کے لئے مسجد تلاش کرتا ہے اور سجادؑ جہاں سجدہ کرے وہیں مسجد بن جاتی ہے۔ (بڑا فرق ہے!......) پھر کہتا ہوں ساجد...... (جن کی نظروں میں تاریخ ہے......) جہاں سجدہ کرے سجدہ کرنے کے لئے مسجد تلاش کرتا ہے۔ (جی وہ میرے بہت سے بزرگ سید عزادار مجھے کہتے ہیں کہ پھر پڑھ......)

ساجد سجدے کے لئے مسجد تلاش کرتا ہے اور سجادؑ اسے کہتے ہیں' جہاں سجدہ

کرے وہاں مسجد بن جائے۔

میرا ایک شعر مجھے یاد آ گیا۔

جب کبھی بیمارؑ زنداں میں اٹھا پڑھنے نماز

جب کبھی بیمارؑ ...... (ہائے' ہائے!)۔

جتنی زنجیریں تھیں...... ....

(آہا' آہا...... واہ' واہ!)

(اتنا خوبصورت مجمع' اتنا نرم دل مجمع' میں تو سوچ رہا تھا کہ کوئی نظم پڑھوں گا'

اتنا تیار ہو کے آیا ہے...... مصائب کیلئے!)

کائنات میں کربلا کی لڑائی میں ہر مجاہد کے پاس تلوار تھی۔ (آہا' آہا آ......)

میں دوبارہ کہہ دیتا ہوں' ساجد سجدہ کرنے کے لئے مسجد تلاش کرتا ہے اور

سجادؑ جہاں سجدہ کرے وہیں مسجد بن جاتی ہے۔

(اگر تو کہتا ہے تو پھر کہے دیتا ہوں!)

ساجد نماز کے وقت کا محتاج ہوتا ہے اور سجادؑ کے لئے کوئی وقت نہیں۔ (آہا'

آہا...... واہ' واہ!)

چاہے اونٹ کی گردن پر ہو' چاہے میدان ہو...... چاہے بازار میں ہو!

(بھائی ضیغم عباس اور میرے نوجوانو! مولاؑ تمہیں سلامت رکھے۔)

میں حیران تو اس وقت ہوتا ہوں کہ بازار شام میں جب شام ہوئی تھی' تین

دفعہ معصومؑ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

بی بی زینبؑ کہتی ہے:

''کیوں بار بار دیکھتا ہے؟''

''پھوپھی میں سارے زمانے کا امامؑ ہوں' میرے پیچھے نماز کوئی نہیں پڑھتا۔ (رو کر) میں سارے زمانے کا امامؑ ہوں' میرے پیچھے نماز پڑھنے والا کوئی نہیں۔''

اس وقت بی بی زینبؑ نے کہا:

''تو نماز پڑھ' میں حاضر ہوں۔''

اگر مجھے سید اور غیر سید ذاکر بھائی معاف رکھو...... اگر کبھی ذہن پر زور دے کر سوچا کرو' ایک سجدہ سجادؑ نے بازار میں بھی کیا۔

یقیناً کیا...... کیا کہ نہیں......!

بابا جعفری صاحب اذان ہوتی...... مجھے علیؑ کی عزت کی قسم! مر جاؤں میں یہ لفظ نہ پڑھوں' رکوع یہاں کیا' سجدہ وہاں کیا۔ یہ پہلا نمازی ہے کائنات کا' جس نے جہاں جہاں اٹھتا گیا' سجدہ کرتا گیا۔

آواز آئی:

''پھوپھی کچھ دیر کے لئے ہجوم کو روک' میں نماز مکمل کروں۔''

زینبؑ کہتی ہے:

''میں کیسے روکوں ہجوم کو۔''

میں جناب سجادؑ کی نیاز شروع کرتا ہوں۔ کبھی احساس کیا کہ ۵ شعبان' ۳۸ ہجری کو پیدا ہوا۔ (مجھے پانچویں مجلس ہے' آج دن کی! یہی ذکر کر رہا ہوں مسلسل' لیکن

مختلف انداز سے!) ۵ شعبان ۳۸ ہجری کو پیدا ہوا' دو سال کا تھا کہ علیؑ کا جنازہ دیکھا...... (جس کے دل میں درد ہو' وہ سنتا ہے)

دو سال کا تھا علیؑ کا جنازہ دیکھا' ۱۲ سال کا تھا حسنؑ کے جنازے سے تیر کھنیچے......۲۲ سال کا تھا کہ باپ کے رخساروں پر پہلا طمانچہ سنا' ۲۲ سال ۲ دن کا تھا جب بیماری کے عالم میں...... (اب اجازت ہو تو میں مصائب شروع کر دیتا ہوں' نہیں پڑھتا فضائل' کوئی لفظ نہیں! یہ سجادؑ کی مختصر ترین زندگی ہے)

دو سال کا تھا علیؑ بادشاہ گئے' ۱۲ سال کا تھا حسنؑ کے جنازے سے تیر کھینچے' جب ۱۲ سال کا ہو گیا' ایک دن جناب عباسؑ نے کہا:

''ریاض الحزان آ تجھے آداب جنگ سکھاؤں۔''

ہاتھ میں تلوار دی' تلوار دیکھ کر رونے لگ گیا سجادؑ! حسینؑ قریب سے گزرا' آواز آئی:

''عباسؑ کیا کر رہا ہے؟''

فرمایا:

''سجادؑ کو جنگ کے آداب سکھا رہا ہوں۔''

اتنے میں زینبؑ آ گئی' جلدی سے تلوار سجادؑ سے لے کر کہتی ہے:

''اسے کیوں سکھاتا ہے' اس نے کوئی لڑنا ہے؟ اس نے تو کوئی لڑنا تو نہیں......اسے سکھاتا ہے......!''

اس دن کے بعد پھر تلوار نہیں اٹھائی۔ روایت اپنی جگہ سہی قبلہ! اتنا نفیس شہزادہ تھا۔ آپ کی والدہ کا خاندان ایران کا نفیس ترین خاندان' علیؑ جیسے بادشاہ کا پوتا'

دو شاہی خون آپس میں ملے ہوئے۔

سجادؑ اتنا نفیس انسان تھا' ۴ سال کی عمر میں امام حسینؑ نے کہہ دیا تھا' بی بی زینبؑ کو بلا کے' ۴ سال کا تھا سجادؑ! جب بی بی زینبؑ سے حسینؑ نے کہا کہ

''سجادؑ جب صحن میں ہو' اپنی کنیزوں سے کہہ دو کہ کوئی کنیز بغیر چادر کے اس کے سامنے سے نہ گزرے۔''

(آہستہ آہستہ روتے آؤ تا کہ میں دو لفظ پڑھ سکوں' میرے اپنے دل میں درد ہے!) ۲۸ رجب کو آدھی رات کے وقت جب بی بی زینبؑ کو لے کر حسینؑ باہر آئے' مولا حسینؑ نے اپنے زانو کو آگے کیا:

''زینبؑ بہن سوار ہو۔''

آواز آئی:

''نہیں سوار ہوتی۔''

عباسؑ آگے آیا:

''آقا زادیؑ! میری ہتھیلیوں پر قدم رکھ کر سوار ہوں۔''

آواز آئی:

''نہیں سوار ہوتی۔''

اکبرؑ سامنے آیا:

''پھوپھی اماں! میرا شانہ حاضر ہے۔''

بی بی کہتی ہے:

''نہیں......!''

حسینؑ کہتا ہے:

''کون سوار کرے؟''

اس وقت بی بی زینبؑ نے کہا:

''حسینؑ مجھے آج مدینہ سے وہ سوار کرے جو واپس مدینہ چھوڑ جائے۔''

(تیرے دل میں اگر درد ہو تو دو چار لفظ کافی رہیں گے!)

اس وقت حسینؑ نے کہا:

''سجادؑ آ...... پھوپھی کو سوار کر!''

سجادؑ نے سوار کرایا' پردوں کا واقف' بہت زیادہ شریعت کا پابند' زمانے کا امامؑ بیمار نہیں تھا' ۱۰ محرم کی رات بیمار ہوا' حسینؑ کے صحابیوں کی آواز سن کر! جب اس نے کہا:

''بابا! یہ آوازیں کیسی ہیں؟''

حسینؑ کہتا ہے:

''میرے صحابیوں کی ہیں۔''

آواز آئی:

''میری پھوپھیاں سن رہی ہیں۔''

(جس کے دل میں درد ہے اس کا میں ضامن ہوں' باقی کا میں ضامن نہیں!)

آواز آئی:

''بابا! یہ تیرے صحابیوں کی آوازیں...... میرے بزرگ ہیں ان کی

آوازیں میری پھوپھیاں سن رہی ہیں' کیا ان کے خیمے دور نہیں ہو سکتے؟''

(پتہ نہیں تو سن رہا ہے کہ نہیں' میں اس کے آگے پڑھا تو نہیں کرتا!)

''میری پھوپھیوں کے خیمے دور نہیں لگ سکتے۔''

پیشانی چومتے ہوئے حسینؑ کہتے ہیں:

''آج دسویں کی رات ہے' میری مرضی سے خیمے لگے رہنے دے' کل کی رات آئے گی...... پھر تو جان اور خیمے جانیں' تیری مرضی خیمے لگا نہ لگا تیری مرضی......''

(سلامت رہو! آہستہ آہستہ...... دو چار مصائب پڑھ کر میں آخری موڑ پر آ کر چھوڑتا ہوں' کیونکہ آج کل دن ہی ایسے ہیں ''ماتم کرنا ہے'' آہستہ آہستہ...... تجھے میں سانس بھی لینے دیتا ہوں' پڑھنے بھی دیتا ہوں)۔

پہلی مصیبت سجادؑ نے دیکھی جسے شام غریباں کہتے ہیں' پہلی مصیبت اس سے پہلے نہیں......ساری تاریخیں اٹھا کے دیکھو۔

چپ کر کے سویا ہے' دسویں کی رات...... دسویں کا دن...... سارا دن! (بڑے اطمینان سے پڑھ رہا ہوں) عونؑ و محمدؑ آئے پاؤں کے تلوے چوم کر چلے گئے' قاسمؑ آیا پاؤں چوم کر چلا گیا' اکبرؑ آیا ہاتھوں کو بوسہ دے کر چلا گیا' عباسؑ آیا پیشانی چوم کر چلا گیا۔

حسینؑ اٹھاتا رہا آنکھ نہیں کھلی ...... چلا گیا۔ جاگا کس وقت ہے......؟ خود نہیں جاگا' جب سارے خیمے جل گئے۔

(تیرے بچوں کو بھی یاد ہے شام غریباں' تیرے حصے میں ہے شام غریباں'
میں کہاں تک پڑھوں گا؟)

سارے خیمے جل گئے......اس وقت آگ آخری خیمے میں......!

حمید کہتا ہے' اس طرف سے علیؑ کی بیٹی آئی کہ چار دفعہ خیمے میں آنا چاہا' لیکن
آگ نے اندر نہ جانے دیا' جب چوتھی دفعہ خیمے کی طرف بڑھی تو میں نے کہا:

''بی بیؑ! کیوں جا رہی ہے؟''

آواز آئی:

''میری بہت قیمتی امانت اندر ہے' یا علیؑ کہہ کر جلتے ہوئے خیمے کے
اندر گئی۔''

میں نے دیکھا کہ ایک بستر پر بیمار سویا ہوا تھا' اونٹ کے چمڑے کا بستر تھا'
اس پر وہ بیمار سویا ہوا تھا۔ وہ اندر گئی' اس کی پیشانی کو بوسہ دیا' سینے کے بٹن کے دونوں
شانے ہلا کر آہستہ سے نہیں' بلند آواز میں کہا:

''اب تو جاگ!''

(میں شیخوپورہ میں بیٹھا ہوں' اس سے بڑا مصائب میرے نزدیک ہے کوئی
نہیں!)

''اب تو جاگ!''

حمید کہتا ہے' میں نے دیکھا بیمارؑ نے دونوں آنکھیں کھولیں' آنکھیں کھلتے
ہی......اللہ جانے کہاں نظر پڑی' دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر چیخ کر رو دیا۔ آواز آئی:

''پھوپھی تیری چادر کہاں گئی؟''

اس وقت زینبؑ نے کہا:

''چھین لی گئی۔''

آواز آئی:

''حسینؑ کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''مارا گیا۔''

''اکبرؑ کہاں ہے......؟''

''مارا گیا۔''

''عونؑ ومحمدؑ کہاں ہیں؟''

''مارے گئے۔''

''عباسؑ کہاں ہے؟''

''مارا گیا۔''

اس وقت تڑپ کر کروٹ بدلنا چاہی' کروٹ نہیں بدل سکا۔

بی بیؑ کہتی ہے:

''اب دیکھ میری طرف......اور جلدی کر جلدی کر (آخری منزل پر آؤ) جلدی کر......''

نہیں اٹھ سکتا' تین دفعہ کوشش کی نہیں اٹھ سکا۔ (میں نے پڑھ لیا تو نے سن لیا' اگر تیرا ذہن کربلا میں ہوتا تو مجھے آج پڑھنا نہ پڑتا!)

چار دفعہ بی بیؑ نے کہا' پانچویں مرتبہ جب آگ نے گھیر لیا' اس وقت زہراؑ

کی بیٹی خیمے کے دروازے پر آئی‘ حسینؑ کی لاش کو دیکھا‘ پھر واپس آئی۔

آواز آئی:

’’آ...... سجادؑ ...... کوئی اور اٹھائے نہ اٹھائے میں جو حاضر ہوں۔‘‘

(اگر کہے تو میں تجھے طریقہ بتاؤں‘ تیرے ذہن میں آ گیا ہو تو ماتم کر بیٹھیں قبلہ جعفری صاحب!)

بستر کے ساتھ بیٹھ کر جیسے مزدور اٹھاتا ہے نا...... سامان‘ سجادؑ کو اٹھا کر باہر آئی۔ ایک لفظ کہا بی بی زینبؑ نے...... (شاید تجھے زندگی میں بھی یاد رہے)

آواز آئی: (حسینؑ کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے)

’’حسینؑ تین دفعہ اکبرؑ کی لاش اٹھاتے ہوئے تو نے خیمے کی طرف دیکھ کر کہا تھا‘ میں غریب ہو گیا ہوں‘ کوئی لاش اٹھوائے...... مجھے دیکھ میں ۲۲ سال کا جوان اپنی پشت پر اٹھائے ہوں‘ چادر میرے سر پر نہیں (ماتم کرتا آ......)‘ میں سجاد کو خیمے سے باہر لے کر آ رہی ہوں‘ میں نے نہ عباسؑ کو بلایا ہے اور نہ حسینؑ کو بلایا ہے۔ اب جان...... اب یقین کر لے‘ اپنی نسل ختم کر کے تیری نسل کو بچا کر میں باہر لے آئی ہوں۔‘‘

(سلامت رہو بھئی...... الحمدللہ!...... اسی طرح سے روتے آؤ)

آخری بار...... آخری بار...... آخری بار سجادؑ نے کہا:

’’بارالہا! کاش میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔‘‘

(مصائب بتا کے چھوڑ دیتا ہوں!)

گیارہ محرم کو ظہر کی اذان بی بی زینبؑ نے کربلا میں سنی اور مغرب کی اذان کوفہ میں سنی۔ جب مغرب کی اذان کوفہ میں سنی! (اللہ جانے تیرا ذہن ہے نا نہیں)

جب کوفہ میں آئی' تو جتنی جلدی آئی۔ ہاتھ بندھے ہوئے تھے' بغیر پلان کے سوار تھی' ہر ماں کے چھوٹے چھوٹے بچے' کسی بچے نے گردن پکڑی ہوئی' کسی نے ماں کا کُرتا پکڑا ہوا' جب اونٹوں کو چابک لگتا تھا تو بچوں کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہو جاتی تھی۔

چھوٹے چھوٹے بچے کہتے:

''اماں میں گر پڑوں گا۔''

ماں کہتی:

''میرے ہاتھ معذور ہیں' (سلامت رہو' میرے ساتھ!) مصروف ہیں...... میرے ہاتھ!''

جب اونٹوں کو زیادہ چابک لگتے' اونٹ دوڑنے لگتے' بچہ گرنے لگتا' ماں کہتی:

''اللہ کے حوالے!''

حمید کہتا ہے' بچہ گر پڑتا ہے' اونٹ گزر جاتا' ایک سیاہ برقعہ والی مستور آتی' ایک ہاتھ پہلو پر...... بچے کو اٹھاتی...... اپنے دامن سے خاک صاف کرتی' کوئی مسافر گزرتا...... اس سے کہتی:

''راہی! میں ہوں زہراؑ' تیرے رسولؐ کی بیٹی! میری اولاد مرگئی ہے' اسے دفن کرتا جا۔ میں زہراؑ تیری شفاعت کروں گی۔''

کربلا سے کوفہ ۴۵ میل ہے۔ (مجھے موت نہ آ جائے!)

کی بیٹی خیمے کے دروازے پر آئی' حسینؑ کی لاش کو دیکھا' پھر واپس آئی۔

آواز آئی:

''آ...... سجادؑ ......کوئی اور اٹھائے نہ اٹھائے میں جو حاضر ہوں۔''

(اگر کہے تو میں تجھے طریقہ بتاؤں' تیرے ذہن میں آ گیا ہو تو ماتم کر بیٹھیں قبلہ جعفری صاحب!)

بستر کے ساتھ بیٹھ کر جیسے مزدور اٹھاتا ہے نا...... سامان' سجادؑ کو اٹھا کر باہر آئی۔ ایک لفظ کہا بی بی زینبؑ نے...... (شاید تجھے زندگی میں بھی یاد رہے)

آواز آئی: (حسینؑ کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے)

''حسینؑ تین دفعہ اکبرؑ کی لاش اٹھاتے ہوئے تو نے خیمے کی طرف دیکھ کر کہا تھا' میں غریب ہو گیا ہوں' کوئی لاش اٹھوائے...... مجھے دیکھ میں ۲۲ سال کا جوان اپنی پشت پر اٹھائے ہوں' چادر میرے سر پر نہیں (ماتم کرتا آ......)' میں سجاد کو خیمے سے باہر لے کر آ رہی ہوں' میں نے نہ عباسؑ کو بلایا ہے اور نہ حسینؑ کو بلایا ہے۔ اب جان...... اب یقین کر لے' اپنی نسل ختم کر کے تیری نسل کو بچا کر میں باہر لے آئی ہوں۔''

(سلامت رہو بھئی...... الحمدللہ!...... اسی طرح سے روتے آؤ)

آخری بار...... آخری بار...... آخری بار سجادؑ نے کہا:

''بارالہا! کاش میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔''

(مصائب بتا کے چھوڑ دیتا ہوں!)

تین دفعہ کہا:

''کاش! میں پیدا نہ ہوتا۔''

(میری ماؤں' بہنوں کی آوازیں تو سن رہا ہے' رو بڑے آرام سے رو' میں بھی سید ہوں میرے دل میں بھی درد ہے۔ مجھے پتہ ہے آدھی رات ہے مجھے پاک حسینؑ کی غربت کی قسم! آدھی رات کو بھی اگر زندان میں سکینہؑ روتی تھی' بی بی زینبؑ کہتی تھی' نہ رو ''شمر'' سن لے گا! آہ! اس طرح سے آرام آرام سے رو جتنا رو سکتا ہے)۔

(دو لفظ سن لو میرے...... اور میں جاؤں......!)

تین مرتبہ' تین مقامات پر...... قبلہ کہا ہے' سجادؑ نے......

''اے کاش! میں پیدا نہ ہوتا۔''

پہلی دفعہ اس وقت کہا:

''جب خمس لے چکا حسینؑ۔''

(آہ' آہ!...... کتنا بڑا مصائب دے دیا!)

کسی نے خمس میں پتھر مارے' کسی نے خمس میں تیر مارے' کسی نے خمس میں نیزہ مارا' کسی نے خمس میں گرم ریت پھینکی۔ تھک کے سو گیا حسینؑ!

آ گئے مسلمان...... دروازۂ زینبؑ پر! بی بی کہتی ہے:

''کیوں آئے ہو......؟''

''حسینؑ مارا گیا' عرب کی رسم کے مطابق اس کے ایک بیمار بیٹے کی دستار بندی کرنے آئے ہیں۔''

''دستار بندی کرانے آئے ہیں۔'' دستار بڑی تھی' جاتے ساتھ کچھ سر پر آئی'

کچھ گردن میں آئی' کچھ کمر میں آئی' کچھ پاؤں میں آئی' کچھ ہاتھوں میں آئی' بچ گئی تو پانچ سال کے باقرؑ نے اٹھائی۔ (ہاں ہاں...... سلامت رہو!)

دستار بڑی تھی' کچھ سر پر آئی' کچھ گردن میں آئی' کچھ کمر میں آئی' کچھ پاؤں میں آئی' کچھ ہاتھوں میں آئی' جو بچ گئی' پانچ سال کے باقرؑ نے اٹھائی۔

تھک کے سو گیا حسینؑ ! (سید زادو! تازہ دم ہو کے) کھڑی ہوئی زینبؑ ...... سجادؑ سامنے ہے۔

(اب شاید آگے تو سن نہ سکے یا میں پڑھ نہ سکوں) بات ایک ہو گی' یقیناً زیور پہن لئے ہوں گے۔ سوچ رہا ہوں کہاں سے پڑھوں' کربلا سے کوفہ...... ۴۵ میل' کربلا سے کوفہ ۴۵ میل......

(میں آرام آرام سے اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ کہیں تیرے دل پہ ٹھیس نہ پہنچے) یہ بڑے مشکل واقعات ہیں' کہاں کہاں سے پڑھوں' کہاں کہاں سے چھوڑوں' بانی مجلس میرے سامنے بیٹھے ہیں...... اجازت ہے کہ مصائب شروع کروں' بسم اللہ! تیاری کر دو لفظوں کی' کربلا سے کوفہ ۴۵ میل۔

کربلا سے کوفہ ۴۵ میل! اگر اونٹ چلے تو ایک گھنٹے میں ۳ میل کرتا ہے۔

(تیرے دل میں بات نہ اترے میں ضامن ہوں)

۴۵ میل کتنے گھنٹے میں کرے گا شاہ جی!

۱۵ گھنٹے میں دو قدم سفر کرے' عام آدمی پیدل چلے۔ ایک گھنٹے میں ۳ میل یعنی ۱۵ گھنٹے میں کربلا سے کوفہ...... اونٹ کی مسافت یا عام آدمی کی مسافت ۱۵ گھنٹے کی...... اللہ جانے...... عونؑ و محمدؑ کی ماں کو جلدی کیا تھی۔

گیارہ محرم کو ظہر کی اذان بی بی زینبؑ نے کربلا میں سنی اور مغرب کی اذان کوفہ میں سنی۔ جب مغرب کی اذان کوفہ میں سنی! (اللہ جانے تیرا ذہن ہے تا نہیں)

جب کوفہ میں آئی' تو جتنی جلدی آئی۔ ہاتھ بندھے ہوئے تھے' بغیر پلان کے سوار تھی' ہر ماں کے چھوٹے چھوٹے بچے' کسی بچے نے گردن پکڑی ہوئی' کسی نے ماں کا کُرتا پکڑا ہوا' جب اونٹوں کو چابک لگتا تھا تو بچوں کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہو جاتی تھی۔

چھوٹے چھوٹے بچے کہتے:

''اماں میں گر پڑوں گا۔''

ماں کہتی:

''میرے ہاتھ معذور ہیں' (سلامت رہو' میرے ساتھ!) مصروف ہیں...... میرے ہاتھ!''

جب اونٹوں کو زیادہ چابک لگتے' اونٹ دوڑنے لگتے' بچہ گرنے لگتا' ماں کہتی:

''اللہ کے حوالے!''

حمید کہتا ہے' بچہ گر پڑتا ہے' اونٹ گزر جاتا' ایک سیاہ برقعہ والی مستور آتی' ایک ہاتھ پہلو پر...... بچے کو اٹھاتی...... اپنے دامن سے خاک صاف کرتی' کوئی مسافر گزرتا...... اس سے کہتی:

''راہی! میں ہوں زہراؑ' تیرے رسولؐ کی بیٹی! میری اولاد مر گئی ہے' اسے دفن کرتا جا۔ میں زہراؑ تیری شفاعت کروں گی۔''

کربلا سے کوفہ ۴۵ میل ہے۔ (مجھے موت نہ آ جائے!)

علم میرے سامنے ہے' اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ۴۵ میل آج بھی اگر کوئی زائر جائے تو اس راستے سے ۵۵ قبریں سادات کی ایسی ہیں جہاں پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس کس کی قبر ہے' یہ کس کی قبر ہے...... یہ کس کی قبر ہے۔ بنتی گئی قبریں...... آ گئی بتولؑ کی جائی کوفہ کے بازار میں! (بیٹھ جاؤ' بیٹھ جاؤ...... میں نے اس لئے فضائل تھوڑا پڑھا' میرا جی چاہتا ہے رونے کو!)

کوفہ کے بازار میں آئی' میں پھر بھی ایک دفعہ کہوں گا' کوفہ کے بازار میں آئی۔ آگے آگے ہیں شہیدوں کے سر' اس کے پیچھے ہے بیمارؑ' اس کے پیچھے ہے زینبؑ' اس کے پیچھے ہے کلثومؑ!

گلی نہیں بازار ہے' عام بازار نہیں کوفہ کا بازار ہے' بند بازار نہیں سجا ہوا بازار ہے' لوگ عام نہیں بہترین کپڑے بدل کر' خوشیاں منا کے' جھولیاں پتھروں کی بھر کے ایک ایک ظالم کو پوچھتے ہیں:

''ان میں باغی کی بڑی بہن کون ہے؟''

(پتہ نہیں کس انداز میں مصائب سنتا ہے!)

ایک ضعیفہ آئی' سب سے بڑے نیزے کو دیکھا' خولی ملعون سے پوچھتی ہے:

''کس کا سر ہے؟''

آواز آئی:

''باغی کا!'' (تیری مرضی بھائی!)

آہستہ آہستہ' زیر لب کہتی ہے:

''باغی کا سر ہے۔ یہ کیا کرتا تھا......؟''

آواز آئی:

''نماز نہیں پڑھتا تھا۔''

(میں آرام آرام سے اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ تیرے جگر میں لفظ اترے تا کہ......)

''نماز نہیں پڑھتا تھا۔''

ضعیفہ نے کہا:

''اس نیزے کو جھکا۔''

جب نیزہ جھکا' (بھائی ضیغم عباس!) اس نے اپنی میلی چادر سے شبیرؑ کی پیشانی سے زخم صاف کیا اور کہا:

''اللہ تجھ پر لعنت کرے' تم نے پتھر مارے......اس کے سجدے کا نشان تو مٹا نہیں۔(آہ' آہ!) اس کے سجدے کا نشان تو نہیں مٹا......تم تو کہتے ہو نماز نہیں پڑھتا تھا۔''

وہ اس سے آگے بڑھی:

''یہ کس کا سر ہے؟''

آواز آئی:

''باغی کے بھائی کا!''

''کون تھا یہ......؟''

''اس کی فوج کا سالار تھا۔''

کہتی ہے' ذرا نیزہ جھکا' نیزہ جھکا' عباسؑ کی آنکھوں سے خاک صاف کی'

چہرے سے خون صاف کیا اور اپنے گرد کھڑی ہوئی مستورات کو دیکھ کر کہتی ہے:

''مجھ سے اللہ کی قسم لے لو' اس کی آنکھوں کی مسرت بتا رہی ہے
کہ اسے لڑنے کی اجازت نہیں ملی۔''

(رو' رو...... شرم کر کے نہ روؤ!)

آگے آ گئی' تیسرے سر پر آئی:

''یہ کس کا سر ہے؟''

آواز آئی:

''باغی کے بڑے بیٹے کا!''

''ذرا نیزہ جھکا' نیزہ جھکا۔''

سر لیا' خون صاف کیا' سر دیکھ کر کہتی ہے:

''یہ یتیم ہو گیا' یہ محمدؐ کے گھر والے ہیں...... یا محمدؐ کے محلے میں
رہتے تھے' اس کی شکل کسی نبی سے کم تو نہیں۔''

آگے آئی:

''یہ کس کا سر ہے؟''

آواز آئی:

''اس کے بھتیجے کا ہے۔''

عورتوں کی طرف دیکھ کر کہتی ہے:

''ایسا لگتا ہے یہ کوئی دولہا تھا یا اس کی بارات اجڑ گئی ہو یا اس کے
سہرے لوٹ لئے گئے ہوں۔'' (سلامت رہو' سلامت رہو!)

آخری سر پر آئی' نیزہ بڑا ہے..... سر چھوٹا ہے۔ نیزہ بڑا تھا' سر چھوٹا تھا۔ (ہائے!)

۴۰' ۴۵ عورتیں کھڑی ہیں' انہیں دیکھ کر کہتی ہے:

''کیا عمر ہو گی اس کی؟''

ایک کہتی ہے:

''۶ ماہ۔''

دوسری کہتی ہے:

''۴ ماہ۔''

تیسری کہتی ہے:

''اس کے ہونٹوں سے ابھی تک دودھ کی لکیر جاری ہے' ایسا لگتا ہے ماں سے ابھی ابھی بچھڑا ہے۔''

(اگر تیرے جگر میں کرب ہے تو اس کے آگے پڑھوں یا نہ پڑھوں' تو سوچتا رہے گا!) وہ ضعیفہ آگے آئی اور حُرمل کا شانہ ہلا کر کہتی ہے:

''اے ظالم یہ بھی باغی تھا؟''

(اے شیخوپورہ والو! اے عزت مند مومنو! اس سے آگے مجھے پڑھنا نہیں چاہیے تھا) وہ ضعیفہ اصغرؑ کے سر کو دیکھ کر کہتی ہے:

''یہ بھی باغی تھا؟''

کہتا ہے:

''باغی نہیں تھا' باغی کا بیٹا تھا۔''

کہتی ہے:

''اس کا نیزہ جھکا۔''

نیزہ جھکا...... ادھر نیزہ جھکا آہستہ سے اصغرؑ کا سر لیا' ایک ایک مستور نے اٹھایا' اپنے اپنے انداز میں کسی نے خون صاف کیا' کسی نے پیشانی پر بوسہ دیا' کسی نے سینے سے لگایا۔ جب عورتیں چوم رہی تھیں' سینے سے لگا رہی تھیں تو اس ضعیفہ نے عورتوں کو دیکھ کر کہا:

''ایک دعا مانگو...... ایک دعا مانگو...... ایک دعا مانگو۔''

عورتیں کہتی ہیں:

''کون سی دعا؟''

آواز آئی:

''دعا مانگو' اللہ کرے اس بچے کی موت دیکھنے سے پہلے اس کی ماں مرگئی ہو۔''

اس وقت ایک محمل سے آواز آئی ربابؑ کی:

''میں زندہ ہوں۔ میرے سامنے یہ تین دفعہ شہید ہوا ہے' ایک دفعہ حُرمل کے تیر سے' ایک دفعہ ایک ظالم کی تلوار سے' ایک دفعہ نیزے سے۔ میں ابھی زندہ ہوں......!''

جب رباب نے کہا' میں زندہ ہوں تو اس وقت ضعیفہ کہتی ہے:

''زندہ کیوں ہے؟''

آواز آئی:

''ایک امانت تھی دے آئی ہوں' ایک امانت کو ساتھ لے کر جا رہی ہوں شام کے زندان میں...... سپرد کر کے پھر واپس وطن جاؤں گی۔ بھائی سے سرخرو ہو گئی ہوں' بہن سے سرخرو ہونا ہے۔''

(سلامت رہو بھئی! دو لفظ اور...... لے لو سانس' رات ڈھل گئی ہے' آدھی رات ہے......جن کی چھوٹی چھوٹی اولاد ہے۔ رو لو' رو لو میرے ساتھ!)

دربار کے دروازے پہ آئی۔ (ذاکرین سے تم سنتے ہو' یہ روایتیں میں بھی پڑھی ہیں)

شمر کہتا ہے:

''پھوپھی سے کہہ دربار چلے۔''

سجادؑ کہتا ہے:

''پھوپھی اماں دربار جاؤ۔''

بی بیؑ کہتی ہے:

''دربار......اور میں!''

(جیو' مجھے حسینؑ کی عزت کی قسم! میں بہت بڑی کوئی مجلس پڑھ کر آؤں اور ماتم کرتے کرتے مر جاؤں' مجھے اتنا لطف نہیں آئے گا جتنا لطف اس وقت آ رہا ہے۔ ہر آنکھ رو رہی ہے اور آہستہ آہستہ رو رہی ہے' یہی میرا مصائب ہے اور یہی میں چاہتا ہوں)۔

آواز آئی:

''بھائی بھی میرے مرے' بیٹے میرے مرے' چادر بھی میری چھنی

اور دربار بھی میں جاؤں ...... نہیں جاتی دربار!"

جب بی بی زینبؑ نے کہا نا کہ نہیں جاتی دربار...... اب زینبؑ کی "نہیں" تھی، ہر شہید کی آنکھ سے آنکھ ملی، ہر نیزہ رک گیا۔

شمر کہتا ہے:

"سجادؑ! تیرے باباؑ کے سر والا نیزہ نہیں ہلتا۔"

آواز آئی:

"کیسے ہلے؟ میری پھوپھی نے دربار جانے سے انکار کر دیا ہے۔"

شمر نے ہنٹر کو ہاتھ میں لیا اور لہرایا۔

(اب مجھے معاف رکھنا) سجادؑ پھوپھی کے پاس آ کر کہتا ہے:

"پھوپھی! تیری مرضی دربار جا یا نہ جا، میری پشت پر تو کوئی جگہ ایسی نہیں بچی جہاں کربلا کی تاریخ لکھی جائے...... تیری مرضی تو جا نہ جا۔"

اس وقت زینبؑ نے حسینؑ کے سر کو دیکھا، دو آنسو حسینؑ کی آنکھوں سے گرے۔

آواز آئی:

"تو نہ رو میں جاتی ہوں۔" (ہائے، ہائے) تو نہ رو میں دربار جاتی ہوں۔"

جب بی بیؑ نے پہلا قدم بڑھایا، قبلہ! ادھر قدم بڑھایا، ادھر حسینؑ نے آنکھیں بند کیں۔ ادھر حسینؑ کی آنکھیں بند ہوئیں، ادھر زینبؑ کی آواز آئی:

"حسینؑ! ستر قدم پر تو ذبح ہوتا رہا میں نے آنکھیں بند نہیں کیں، شمر خنجر چلاتا رہا میں نے آنکھیں بند نہیں کیں، آخری وار چلا میں نے آنکھیں بند نہیں کیں، اس نے تیرا سر اٹھایا میں نے آنکھیں بند نہیں کیں، تجھے نیزے پر سوار ہوتے دیکھا میں نے آنکھیں بند نہیں کیں، تیری لاش پر گھوڑے دوڑتے رہے میں نے آنکھیں بند نہیں کیں۔ میرا پہلا قتل ہے یہ...... پہلی دفعہ قتل ہو رہی ہوں، اب آنکھیں بند نہ کر، مجھے دربار جاتا ہوا دیکھ!"

ادھر بی بی زینبؑ نے قدم بڑھایا...... دربار کے دروازے کے اوپر سے آہستہ سے آواز آئی:

"السلام علیک حجتہ و صابرۃ و مظلومہ، السلام علیک والمجاھدہ"

صابرۃ بی بیؑ نے اوپر دیکھا...... مسلمؑ کا سر ہے۔

آواز آئی:

"اتنے دن ہو گئے غلام انتظار میں ہے، اللہ جانے کیوں دیر ہو گئی تھی، آؤ......! میں تو استقبال کے لئے کھڑا ہوں۔"

آواز آئی:

"مسلمؑ جوڑی کہاں گئی؟"

آواز آئی:

"ماری گئی۔"

''میری بیٹیاں کہاں ہیں؟''

آواز آئی:

''میرے پیچھے پیچھے آ رہی ہیں۔''(سلامت رہو بھئی!)

(آگے ہیں مصائب...... جس نے دعا مانگنی ہے' میری ماؤں بہنوں نے' جس نے بھی دعا مانگنی ہے اسی مصائب میں مانگ لے' پھر ماتم شروع ہو جائے گا۔)

آ گئی...... دربار ابن زیاد میں (اب دعا کرو میں سید ہوں مجھے موت آ جائے' آدھی رات کو) ابن زیاد کے دربار میں!

(دعا کرو مجھے موت آ جائے' میں زینبؑ کی پیشی نہ پڑھوں' بس اتنی دعا مانگو مجھے موت آ جائے شیخوپورہ میں! میں علیؑ مسجد کے قریب کھڑے ہو کر علم میرے سامنے ہے' منہ سے نہیں کہہ رہا ہوں' دل سے کہہ رہا ہوں' مجھے موت آ جائے' میں یہ نہ بتاؤں کہ زینبؑ کیسے دربار میں آئی)۔

(ہائے' ہائے!) کس انداز میں سیدہؑ دربار میں آئی جب اللہ جانے...... (تو سنے یا نہ سنے) آج بھرے بازار میں کوئی مستور جائے تو سر سے چادر کا پلو اپنے منہ پر رکھ لیتی ہے۔

ہاتھ بندھے ہوئے ہیں' آگے آگے سیدہؑ ہے' سیدہؑ کی پشت کے پیچھے آواز آئی:

''اماں تیز نہ چلنا' کہیں تو ادھر ادھر ہو جائے اور ظالم مجھے دیکھ لیں' ظالم مجھے نہ دیکھیں۔''

سکینہؑ سیدہ کے پیچھے پیچھے ہے۔ ساری بیبیوں کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے

ہیں...... دربار میں کھڑی ہیں' تھوڑی دیر کھڑی رہنے کے بعد آواز آئی:

"اماں! میں تھک گئی ہوں۔"

سیدہؑ کہتی ہے:

"بیٹھ جا......!"

(میں نے وعدہ کیا ہے بیبیوں سے' تجھ سے کوئی وعدہ نہیں جہاں تک رو سکے رو) جب بی بی زینبؑ بیٹھی ابن زیاد نے دیکھا' ابن زیاد نے دیکھا' آواز آئی:

"شمر! یہ کون قیدی بیٹھی ہے؟"

آواز آئی:

"علیؑ کی بڑی بیٹی۔"

علیؑ کی بیٹی' ابن زیاد کہتا ہے:

"اس سے جا کر کہہ' علیؑ کی بیٹی! میرا دربار اور تو بیٹھے۔ (کیوں شرم کر کے روتے ہو؟) علیؑ کی بیٹی...... میرا دربار...... (ماتم بھی کرتے آؤ نا......) علیؑ کی بیٹی...... میرے دربار میں بیٹھے۔"

ابھی آواز نہیں دی کہ بی بی زینبؑ پھر کھڑی ہوئی' چپ کر کے کھڑی ہے بی بیؑ ...... تخت کی آخری سیڑھی کے پاس۔ (میں نے وعدہ کیا ہے' تو رو پڑا ہے' تیری بڑی مہربانی!)

مظلوم کا سر طشت پر رکھا ہے' ابن زیاد کے ہاتھوں میں شوبران کی چھڑی ہے۔ شوبران اس درخت کو کہتے ہیں جس کی شاخ پر کانٹے لگے ہوں۔ شوبران کی چھڑی لے کر زخمی ہونٹوں پر مارتا ہے' کہتا ہے:

''یہی وہ ہونٹ تھے جنہیں محمدؐ چومتا تھا' یہی وہ ہونٹ تھے جنہیں زہراؑ چومتی تھی۔'' (اب بھی تیری مرضی تو ماتم کر نہ کر...... بھئی!)

کہ یہی وہ ہونٹ تھے جنہیں محمدؐ چومتا تھا۔''

یہ ظالم گستاخی کر رہا ہے' اس وقت پہلی بار سجادؑ نے کہا:

''بارالہا! کاش میں پیدا نہ ہوتا۔''

اس وقت یہ ظالم کہتا:

''آج کوئی شیعہ ہوتا' میں اسے بتاتا...... حسینؑ کا انجام کیا ہوا۔''

ایک درباری اس سے کہتا ہے:

''اگر تو بلالے موجود تو ہے۔''

آواز آئی:

''کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''مختار!''

زندان میں سپاہیوں کو بھیجا جائے۔ (آہ...... میرے آخری الفاظ ہیں) سپاہی آئے...... زندان کا دروازہ کھولا' تاریک زندان میں مختار بیٹھا ہوا ہے' بوسیدہ عمامہ' پھٹی ہوئی عبا' گردن میں طوق' ہاتھوں میں ہتھکڑیاں' کمر میں زنجیریں' پاؤں میں بیڑیاں۔

اندھیرے میں کبھی کبھی ٹھنڈی سانس لے کر کہتا ہے:

''حسینؑ مولا تیرا وعدہ تو سچا ہے' تو نے کہا تھا ۱۲ محرم کو کوفہ آؤں گا۔ ۱۲ محرم کی رات ڈھل رہی ہے' اللہ جانے...... خیریت ہو...... تو

کونے کیوں نہیں آیا؟''

اس وقت سپاہی نے کہا:

''مختار! زندان سے باہر آ...... ہتھکڑیاں سمیت ہی باہر آ۔''

آواز آئی:

''کہاں......؟''

آواز آئی:

''دربار میں آ۔''

(بس ختم کر دی میں نے مجلس جتنا تو نے رولیا' رولیا' اب اس کے بعد ماتم ہے' رونا نہیں...... ماتم کرے گا تو...... رو نہ رو اپنی قسمت!)

آ گیا دربار کے بڑے دروازے پر...... مختار آیا...... زنجیروں کی جھنکار آئی۔ سیدہؑ نے مڑ کر دیکھا' قیامت تھی۔ تین دفعہ آسمان کی طرف دیکھ کر سیدہؑ کہتی ہے:

واغربتاه

''ہائے ہائے ہماری غربت۔''

اس وقت بی بیؑ کہتی ہے:

''اماں فضہؑ!''

آواز آئی:

''زینبؑ! دعا مانگ اماں مر جائے۔''

آواز آئی:

''کیوں......؟''

آواز آئی:

''زینبؑ تو بھی دربار میں ہے اور مختار بھی آ گیا ہے۔''

مختار کا نام آیا' دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھا اور بی بی زینبؑ نے فریاد کی:

واحجاہا

''ہائے...... ہائے میری چادر۔''

میرا بھائی بھی دربار میں آ گیا۔ میری چادر بھی نہیں ہے۔

مختار سامنے آ۔ (روتے آؤ' روتے) مختار سامنے آ......!

ابن زیاد کہتا ہے:

''مجھے مبارک دے۔''

آواز آئی:

''کس بات کی؟''

''ہمارا باغی مارا گیا۔''

مختار کہتا ہے:

''پھر......''

آواز آئی:

''میں قیدیوں کو رعایت دے رہا ہوں' کوئی رعایت مانگنی ہے تو مانگ۔''

مختار کہتا ہے:

''اگر رعایت دیتا ہے تو گھوڑے دے دو' سپاہی دے دو' جسم زنجیروں سے جکڑا رہے۔''

آواز آئی:

''کہاں جائے گا؟''

کہتا ہے:

''مدینے جاؤں گا۔''

''کیوں جائے گا......؟''

''میرے آقا حسینؑ نے آج کوفہ آنا تھا' حسینؑ نہیں آیا۔ تیرے سپاہیوں کے پہرے میں جا کر پوچھ آؤں کہ مولاؑ سب خیریت ہے...... اکبرؑ تو خیریت سے ہے' قاسمؑ تو خیریت سے ہے' عونؑ تو خیریت سے ہے' محمدؑ تو خیریت سے ہے۔''

ابن زیاد کہتا ہے:

''اگر حسینؑ دربار میں مل جائے......؟''

دربار کا نام آیا' مختار نے کرسیوں پر نگاہ دوڑائی' آواز آئی:

''یہاں نہیں ہوسکتا' لوگ شراب پی رہے ہیں۔''

آواز آئی:

''طشت میں دیکھ!''

طشت میں دیکھا مظلوم کے سر کو' دائیں جانب سے زلفیں پلٹیں' بائیں جانب سے زلفیں پلٹیں! کٹے ہوئے ابرو' زخمی پیشانی' آنکھوں میں تیر' رخسار نیلے' اصغرؑ کے خون

سے داڑھی تر......

دیکھ کر کہتا ہے:

''جو بھی ہے' ہے بڑا مظلوم! اگر اجازت دے تو اس کا سر اٹھا کر
اپنی میلی عبا کے دامن سے اس کا خون صاف کر دوں' شاید کہ
پہچان جاؤں۔''

(اب ذرا سنبھل کے میری بات سن!) اجازت لی' ہتھکڑیاں والے ہاتھوں میں حسینؑ کا سر اٹھایا' اپنی عبا کے دامن سے آنکھوں سے خون صاف کیا۔ ادھر خون صاف کیا' شبیرؑ نے آنکھیں کھولیں' اس کا دل دھڑکا' آواز آئی:

''یا کوئی ولی ہے یا کسی نبی کا بیٹا ہے' مرنے کے بعد بھی آنکھیں
کھول رہا ہے۔'' (اللہ جانے تم سمجھو نہ سمجھو میرا مصائب ختم ہے!)

چہرے سے خون صاف کرتا ہے۔ (ساری کائنات کی قسمت کا ایک لفظ کہہ رہا ہوں۔ مصائب اتنا ہے کہ تو گھر تک روتا جائے' اگر تو نے توجہ کی!)

خون صاف کرتا ہے...... حسینؑ کا سر...... حسینؑ کا چہرہ...... دل دھڑکتا ہے...... اپنے آپ سے کہتا ہے:

''لگتا ہے وہی ہے' اللہ کرے وہ نہ ہو...... لگتا وہی ہے' اللہ کرے
وہ نہ ہو۔''

ہونٹوں سے خون صاف کیا' شبیرؑ کے لب ہلے' مختار نے کان لگایا' آواز آئی شبیرؑ کی:

''مختار بھائی میرا سلام! وعدہ پورا ہو گیا' میں حسینؑ ہوں۔''

حسینؑ کا نام سنا' آواز آئی:

'مولاؑ ! اس رنگ میں...... اس حال میں! عباسؑ کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''نیزے پر دیکھ!''

'اکبرؑ کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''سامنے نیزے پر دیکھ!''

''قاسمؑ کہاں ہے؟''

آواز آئی:

''سامنے دیکھ!''

مختار نے حسینؑ کا سر لیا' سپاہی سے تلوار چھینی...... اور آ گیا ابن زیاد کے پاس:

''میرے آقاؑ کو قتل کیا ہے اور مجھے کہتا ہے...... مبارک باد' مجھے مبارک باد دے رہا ہے۔''

مختار آگے بڑھنے لگا' (میری ماؤں اور بہنو! دیکھنا میری طرف' میرے بھائیو! دیکھنا میری طرف!)

مختار آگے بڑھا جب...... پیچھے زنجیروں کی جھنکار آئی' بیمار سجادؑ کے ہاتھ مختار کی عبا پر آئے......

اللھم صلی علی محمدؐ و آلِ محمدؐ

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ سا غیر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید جار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی

۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید انعام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ممتاز بہرہ
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی

۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم